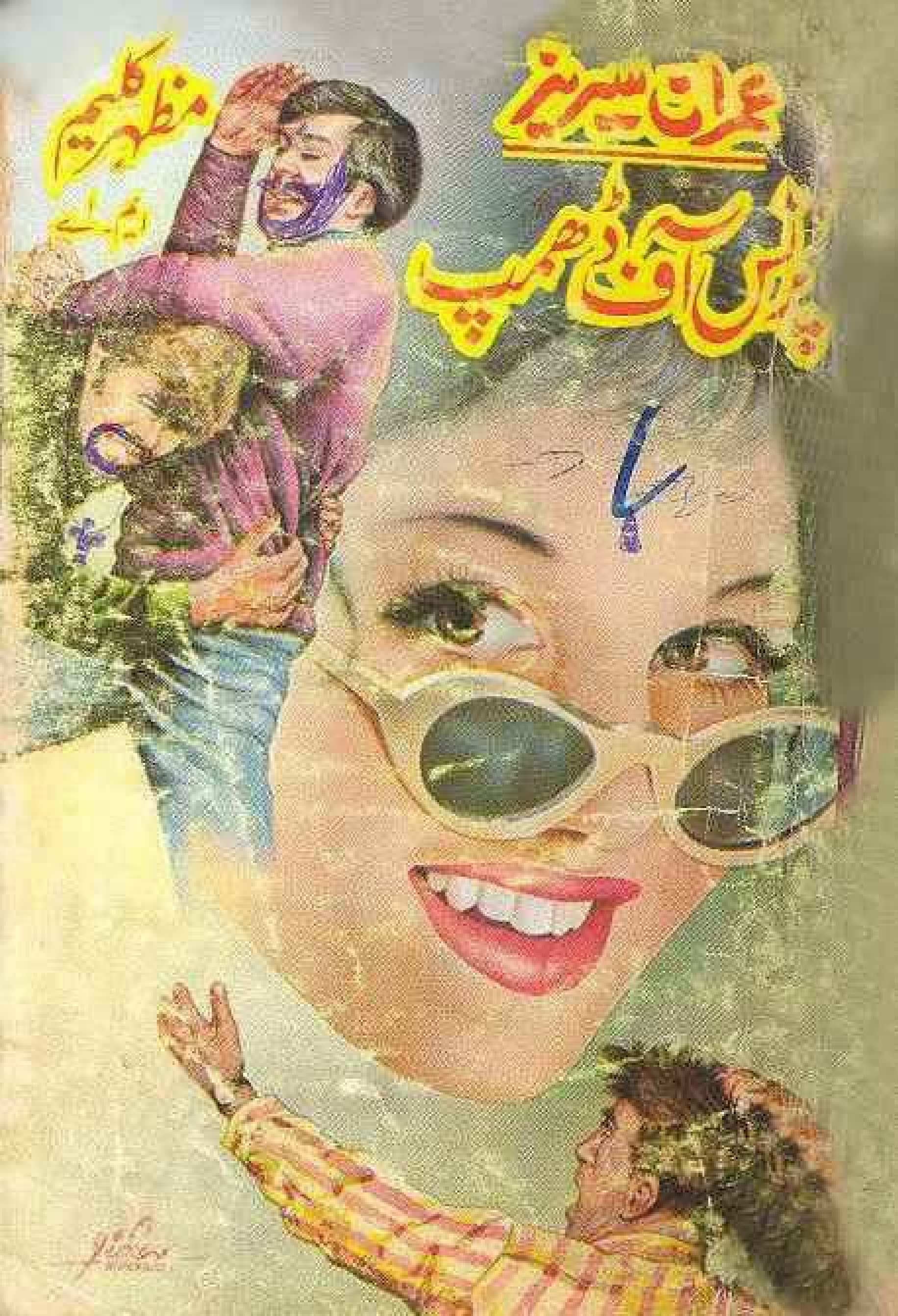

عمران سیریز
پرنس آف ڈھمپ
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران .... اشرف قریشی
.... یوسف قریشی
پرنٹر .... محمد یونس
طابع .... ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت .... -/35 روپے



چند باتیں

معزز قارئین!

سلام مسنون! نیا ناول پرنس آف ڈھمپ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور اس ناول کی خاص بات یہ ہے کہ عمران جیسا شخص بھی شادی پر تیار ہو جاتا ہے۔

ارے ہاں! یقین کیجئے بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں جب عمران جیسا شخص بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہی مجبوری وہ کچھ کرا دیتی ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ خود اندازہ کیجئے کہ عمران کے والد اپنی کنپٹی پر ریوالور رکھ کر جب عمران کو دھمکی دیں کہ وہ فوراً ایک بین الاقوامی مجرمہ سے شادی کر لے ورنہ وہ خودکشی کر لیں گے۔ تو عمران کے پاس سوائے شادی کے کیا چارہ رہ جاتا ہے۔

لیکن آخر یہ شادی کیوں ہو رہی تھی۔ ایک بین الاقوامی مجرمہ عمران سے شادی پر کیوں رضامند ہو گئی۔ کیا یہ بھی اس کے خطرناک اور خوفناک مشن کا ایک حصہ تھا۔ اور ایسا مشن کیا ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے شادی ضروری ہو۔ ان سب تفصیلات کا تو آپ کو ناول پڑھنے پر ہی پتہ چلے گا۔ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ یہ ناول آپ میں

بے حد پسند آئے گا۔ یہ ناول روایتی ڈگر سے ہٹ کر لکھا گیا ہے۔ خوبصورت کہانی کے ساتھ دلچسپ واقعات نے اسے انتہائی شاندار بنا دیا ہے۔ یقیناً آپ اسے خود نوازیئے گا۔

والسلام

مخلص

مظہر کلیم ایم اے

آفیسرز کالونی میں سر رحمان کی کوٹھی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ پوری کوٹھی پر مختلف رنگوں کے چھوٹے بلبوں کی لڑیوں کو کچھ اس طرح سجایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نظریں ہی نہ ہٹتی تھیں۔ لان کے ہر درخت میں بے شمار ننھے ننھے بلب جل رہے تھے۔ دوسرے لفظوں میں پوری کوٹھی بقعہ نور بنی ہوئی تھی —— کوٹھی کے وسیع و عریض لان میں پھیلے ہوئے قیمتی صوفوں پر ملک کے تمام اعلیٰ افسران اور معززین شہر بھی موجود تھے۔ سر رحمان نے آج کریم رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔ ان کے سر پر مخصوص قبائلی کلاہ موجود تھی جس کی وجہ سے ان کی وجاہت دوبالا ہو گئی تھی۔ ایک صوفے پر سر سلطان گہرے رنگ کے سوٹ میں ملبوس بیٹھے مسکرا رہے تھے —— سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بھی لان میں موجود تھے۔ سوائے جولیا کے۔ جو اچانک غائب ہو گئی تھی۔ ایک کونے میں بلیک زیرو بھی نیلے رنگ کے سوٹ میں

ملبوس بیٹھا تھا۔ کوٹھی کے گیٹ کے باہر پھیلے ہوئے وسیع و عریض میدان میں ہر طرف کاریں ہی کاریں بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اور اعلیٰ وردیوں میں ملبوس پولیس اور فوج کے سپاہی چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے۔ ابھی صدرِ مملکت خود تشریف لانے والے تھے۔ اور سب لوگ انہی کا انتظار کر رہے تھے۔

آج عمران کی شادی تھی۔ اور وہ سب عمران کی شادی میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ عمران کا شادی پر آمادہ ہو جانا بھی اس صدی کا عجوبہ تھا۔ اور اس کی تحریک خود عمران نے کی تھی۔ پہلے تو اس کی بات پر کسی کو یقین نہ آیا۔ مگر جب اس نے انتہائی سنجیدگی سے سر سلطان کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ واقعی اب شادی کرنا چاہتا ہے —— اور اس سلسلے میں اس نے اپنی دلہن کا انتخاب بھی کر لیا ہے تو سر سلطان کو یقین کرنا پڑا۔ عمران نے اپنی ہونے والی دلہن سے سر سلطان کو بھی ملایا اور ان کی سنجیدگی کو محسوس کر کے سر سلطان کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ اب دوسرا مرحلہ سر رحمان کو یقین دلانا تھا۔ چنانچہ جب سر سلطان نے اس سلسلے میں سر رحمان سے بات کی تو انہوں نے حسبِ عادت ان کی بات کا یقین نہ کیا —— مگر سر سلطان نے اس سلسلے میں کامیاب حربہ استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کی معرفت عمران کی والدہ کو عمران کے ارادے اور اس کی سنجیدگی سے آگاہ کیا۔ تو عمران کی والدہ جو نجانے کب سے عمران کی شادی کا ارمان دل میں چھپائے بیٹھی تھیں۔ پنجے جھاڑ کر سر رحمان کے پیچھے پڑ گئیں اور نتیجتاً سر رحمان کو ان کی بات ماننی پڑی۔ عمران کی والدہ اور اس کی بہن ثریا نے عمران کی ہونے

والی بیوی سے بھی ملاقات کی۔ جو ڈاکٹر داور کے گھر میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اس کا نام اشمارا تھا۔ اور وہ انتہائی خوبصورت اور گداز جسم کی لڑکی تھی۔ جس کا چہرہ اس قدر معصومیت لئے ہوئے تھا۔ کہ اسے دیکھ کر حوروں کا تقدس یاد آ جاتا تھا —— اس کی ماں کا تعلق مغربی جرمنی سے تھا۔ جب کہ اس کا باپ ترک تھا۔ عمران کے مطابق اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ عمران کی والدہ اشمارا سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ اور انہوں نے فوراً ہی اس کا نام حوریہ رکھ دیا۔ حوریہ اس قدر معصوم اور سادہ لڑکی تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے مغرب کی ہوا اسے چھو کر بھی نہیں گزری ہے —— چنانچہ انہوں نے عمران اور حوریہ کی شادی کا اعلان کر دیا۔ اور پھر حوریہ کو ڈاکٹر داور نے اپنی بیٹی بنا لیا۔ وہ اس کی ڈولی اپنی کوٹھی سے بھیجنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر داور نے ہی شادی کی تاریخ کا اعلان کیا۔ سر رحمان بھی حوریہ سے مل کر بے حد متاثر ہوئے۔ اور دل ہی دل میں عمران کے انتخاب کی داد دی۔

چنانچہ آج سر رحمان کی کوٹھی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ سلیمان بھی منہ پر تلے والی شیروانی پہنے خوشی سے اچھلتا پھر رہا تھا۔ وہ بار بار چونک پڑتا۔ اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب لوگوں کو دیکھتا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے جب عمران کی شادی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ایک زندہ اور اٹل حقیقت تھی۔ اس لئے فوراً ہی خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل اٹھتیں۔

مہمانوں میں ایک طرف جوزف بھی بیٹھا تھا۔ وہ اسی طرح اپنی خاکی وردی میں دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لٹکائے بڑی شان سے

گھومتا پھر رہا تھا۔ اُسے جیسے ہی عمران کی شادی کا علم ہوا۔ اُس نے عمران کو رو رو کر یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ عورت عمران کو لے ڈوبے گی۔ مگر عمران شادی کے معاملے میں موت کی طرح سنجیدہ تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے ہار ماننا پڑی۔ اور اب وہ شادی میں شرکت کے لئے موجود تھا۔ ـــ عمران کی شادی پر سب سے زیادہ خوشی تنویر کو ہو رہی تھی۔ اس کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ جولیا کے معاملے میں اس کے خیال کے مطابق سب سے بڑی رکاوٹ عمران تھا اور اب عمران کا کانٹا نکل جانے کے بعد اُسے یقین تھا کہ وہ جولیا کو ہموار کر لے گا۔

عمران بھی ایک خوب صورت شیروانی میں ملبوس سر پر پھولوں اور سنہری تاروں کا بنا ہوا سہرا باندھے لان کے درمیان میں رکھے ہوئے تخت پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت پچ پچ کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اُسے گھیر رکھا تھا۔

"جولیا کہاں ہے صفدر"۔ ــــــ عمران نے اچانک اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"جولیا آج صبح سے غائب ہے۔ وہ شاید آپ کی شادی برداشت نہیں کر سکی"۔ ــــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری شادی کی خبر سے اُسے ضرور بدہضمی ہو گئی ہو گی۔ بے چاری کا معدہ بڑا کمزور ہے"۔ ــــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ پولیس کی گاڑیوں کے

مخصوص ہارن نزدیک آتے سنائی دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی سے باہر پولیس کی سیٹیاں گونج اٹھیں۔ لان میں موجود سب لوگ چونکنے ہو گئے۔ مہمان خصوصی صدر مملکت تشریف لا رہے تھے۔ ــــــ تھوڑی دیر بعد صدر مملکت مسکراتے ہوئے اپنے باڈی گارڈوں کے حلقے میں کوٹھی میں داخل ہوئے۔ سر رحمان نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا ــــــ اور وہ سب سے ہاتھ ملاتے اور سب کا جواب دیتے ہوئے تخت کے قریب موجود ایک مخصوص صوفے پر آ کر بیٹھ گئے۔ فوراً ہی انہیں مشروب پلایا گیا اور پھر بارات کے چلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ سب لوگ آہستہ آہستہ کوٹھی سے نکل کر کاروں کی طرف بڑھنے لگے ــــــ صدر مملکت کی کار کو جان بوجھ کر درمیان میں رکھا گیا تھا۔ ان کی کار کے پیچھے دولہا یعنی عمران کی کار تھی۔ عمران کی کار جوزف چلا رہا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا ــــــ پچھلی سیٹ پر عمران سہرا باندھے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف کیپٹن شکیل اور دوسری طرف احمانی بیٹھا ہوا تھا۔

بارات بڑی آہستگی سے چل رہی تھی کیوں کہ بارات کے سامنے ملٹری کا مخصوص بینڈ خوب صورت دھنیں بکھیرتا ہوا پیدل چل رہا تھا۔

"عمران صاحب ــــــ واقعی یقین نہیں آ رہا کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے"۔ ــــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا۔ مگر بد قسمتی کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ بے چاری حور یہ"۔ ــــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور

کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔ کم از کم اس وقت تو بد فال منہ سے نہ نکالئے"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھئی ۔۔۔۔ یہ بد اور نیک فال اپنی سمجھ سے باہر ہے۔ ہمیں تو سکول میں فال کا معنی آبشار بتایا گیا ہے اور آبشار اب بڑی ہو یا نیک ۔۔۔۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں اردو کی فال کی بات کر رہا ہوں انگریزی فال کی نہیں"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لو ۔۔۔۔ اب فال کی نئی قسمیں بھی سامنے آ گئیں ۔۔۔۔ یعنی اردو اور انگریزی فال"۔۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی طرح کی خوش گپیوں میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور بارات ڈاکٹر داور کی کوٹھی پہنچ گئی۔ جو سر رحمان کی کوٹھی سے بھی زیادہ خوب صورت انداز میں سجی ہوئی تھی ۔۔۔۔ وہاں بھی شہر کے معزز شہری اکٹھے تھے۔ جن میں زیادہ تعداد سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی نظر آ رہی تھی۔

بارات کا استقبال انتہائی پرجوش طریقے سے کیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد سب لوگ اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کے لئے ایک خصوصی تخت کا بندوبست کیا گیا تھا ۔۔۔۔ اس تخت پر سنہرے رنگ کا خوب صورت قالین بچھا ہوا تھا اور سنہرے رنگ کے گاؤ

تکیے موجود تھے۔ عمران کو تخت پر لے جا کر بٹھایا گیا۔ تخت کے پیچھے جوزف یوں اکڑا کھڑا تھا کہ جیسے کسی جن کی طرح حکم ملتے ہی عمران کو اٹھا کر فضا میں پرواز کر جائے گا۔

تخت پر عمران کے ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک مولانا تشریف لائے اور عمران کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے۔ وہ نکاح پڑھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

"میرا خیال ہے نکاح کی کاروائی شروع کی جائے"۔۔۔۔ سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر داور سے پوچھ لو ۔۔۔۔ وہی بیٹی کے باپ ہیں"۔ سر رحمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان مسکراتے ہوئے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھ گئے۔ ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک تمام لائٹیں بجھ گئیں اور کوٹھی یکدم تاریک ہو گئی۔ انتہائی تیز روشنی کے یکدم بجھ جانے کی وجہ سے اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے ہر شخص اندھا ہو گیا ہو ۔۔۔۔ اور دوسرے لمحے بے تحاشا فائرنگ سے کوٹھی کا لان گونج اٹھا۔ پورے لان میں اچانک بھگدڑ سی مچ گئی۔

چند ہی لمحوں میں روشنی دوبارہ آ گئی۔ مگر ان چند لمحوں میں لان کا حلیہ ہی بگڑ گیا تھا۔ کرسیاں الٹی ہوئی تھیں۔ لوگ لان میں بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ بھگدڑ کی وجہ سے اوندھے منہ لان پر پڑے ہوئے تھے۔

البتہ صفدر وغیرہ محفوظ تھے۔ اندھیرا ہوتے ہی ان کے حفاظتی

عملے نے انہیں اپنے جسموں کے نیچے چھپا لیا تھا۔

تخت پر عمران بیٹھا الو کی طرح دیدے پھاڑے ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ کیا ہوا ہو۔ اُسی لمحے کوٹھی کے اندر سے چیخنے چلانے اور عورتوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیں ـــــ اور سب لوگ ادھر دوڑ پڑے۔ پھر یہ روح فرسا خبر سنی گئی کہ دلہن کو اغوا کر لیا گیا ہے ـــــ فائرنگ دراصل کوٹھی کے اندر ہوئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی عورت بھی زخمی نہیں ہوئی تھی۔ صرف دلہن کو غائب کر دیا گیا تھا۔



ڈاکٹر داور کی کوٹھی رنگین بلبوں سے جگمگا رہی تھی۔ زنان خانے میں عورتوں کا ایک میلہ سا لگا ہوا تھا۔ ابھی بارات آنے میں کچھ دیر تھی ـــــ دلہن کو سجا بنا کر ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔ اور دلہن کے قریب صرف گھر کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ چوں کہ بار بار عورتیں دلہن کو ڈسٹرب کرتی تھیں ـــــ اس لئے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور یہ طے کر لیا گیا تھا کہ جب

تک بارات آنہ جائے۔ دلہن کو باہر نہ لے آیا جائے

ڈاکٹر داور کے خاندان کی عورتیں انتظامات میں بری طرح مصروف تھیں۔ چوں کہ معزز بیگمات کوٹھی کے پائیں باغ میں بچھے ہوئے صوفوں پر براجمان تھیں ـــ اور پائیں باغ کے دروازے کے باہر نوکروں اور عورتوں سے ہدایات لینے والے لوگ اکٹھے تھے۔

دروازے کے قریب ہی ایک صوفے پر جولیا بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے مقامی عورتوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا ـــــ آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک تھی۔ وہ بڑے اشتیاق آمیز انداز میں پائیں باغ میں بکھری ہوئی عورتوں کو دیکھ رہی تھی ـــــ زندگی میں پہلی بار اس نے اس ملک میں شادی کی کسی تقریب میں شرکت کی تھی۔ اس لئے وہ یہاں کے دلچسپ اور انوکھے رسوم و رواج کو حیرت اور اشتیاق سے دیکھ رہی تھی ـــــ اس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اپنے آپ کو مسز احمد کے نام سے اس نے یہاں متعارف کرایا تھا۔ چوں کہ یہاں کوئی عورت اس سے واقف نہ تھی اس لئے وہ بڑی خاموشی سے ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی۔

اچانک ایک خادمہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"آپ مسز احمد ہیں" ـــــ خادمہ نے جولیا کے قریب آ کر پوچھا۔

"ہاں ـــ کیا بات ہے" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے شوہر آپ کو دروازے پر بلا رہے ہیں" ـــــ خادمہ

نے بڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ۔۔۔ اچھا شکریہ"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر ایک لمبا تڑنگا خوب صورت سا نوجوان کھڑا تھا۔

جیسے ہی جولیا اس کے قریب پہنچی اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا: "مسز احمد۔۔۔۔ تمام منصوبہ مکمل ہے۔ بس جیسے ہی بجلی جائے آپ نے دلہن کو پچھلی دیوار تک اٹھا کر لے آنا ہے۔ باقی سب کچھ ہم سنبھال لیں گے"۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں اسے پہنچا دوں گی ۔۔۔۔ تم بے فکر رہو۔ یہ خیال رکھنا کہ میرے آنے تک اس سے کوئی بات نہ کرے"۔ جولیا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔۔۔۔ آپ کی ہدایات کی مکمل تعمیل کی جائے گی"۔۔۔۔ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ اور جولیا دوبارہ اندر لوٹ آئی۔

چند لمحوں بعد دور سے بینڈ اور پولیس کی سیٹیوں کی آواز سنائی دی اور عورتوں میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ ہر طرف باراتی آ گئی۔ بارات آگئی کا شور برپا ہو گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دلہن کو لا کر پائیں باغ میں بٹھا دیا گیا۔ اب یہ جولیا کی خوش قسمتی تھی کہ دلہن کی نشست پائیں باغ کی پچھلی دیوار کے قریب ہی رکھی گئی تھی۔۔۔۔ جولیا تیزی سے اٹھ کر دلہن کی طرف بڑھی اور پھر وہاں جا کر دلہن کے قریب کھڑی ہو گئی۔ وہاں بے شمار عورتوں نے دلہن کو گھیر رکھا تھا پھر ڈاکٹر داور کے گھر کی عورتوں نے دلہن کے قریب سے عورتوں کو ہٹانا شروع کر دیا۔ تاکہ دلہن گرمی کی وجہ سے پریشان نہ ہو جائے۔ جولیا کو بھی وہاں سے ہٹنے کے لیے کہا گیا مگر جولیا ادھر ادھر ٹہل کر پھر دلہن کے قریب پہنچ گئی۔

دلہن سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسے بھاری ریشمی کپڑے پہنائے گئے تھے۔ اور سر پر پھولوں کا خوب صورت سہرا باندھا گیا تھا۔ جولیا بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔ اس پر لمحہ بہ لمحہ بے چینی سی طاری ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اب دلہن کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ اور پھر اس نے گھڑی دیکھی اور جیب سے ایک سبز رنگ کا رومال نکال لیا۔

"ہمیں بھی دلہن کا منہ دیکھنے دیا جائے"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے دلہن پر جھکتے ہوئے کہا۔ رومال اس نے ایک ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ دلہن پر جھکی اچانک بجلی غائب ہو گئی ۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی پائیں باغ کے کناروں سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور عورتوں کی چیخوں سے پائیں باغ گونج اٹھا۔ وہاں بھگدڑ سی مچ گئی ۔۔۔۔ جولیا نے اندھیرا ہوتے ہی انتہائی پھرتی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال دلہن کی ناک پر جما دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر دلہن کو یوں اٹھا لیا جیسے وہ کانچ کی بنی ہوئی گڑیا ہو ۔۔۔۔ پھر وہ انتہائی تیزی سے واپس مڑی اور دیوار کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ وہ راستے کا اندازہ اور رخ پہلے ہی دیکھ چکی تھی اس لیے اسے گھپ اندھیرے کے باوجود دیوار تک پہنچنے میں کوئی تکلیف

نہ ہوئی۔ دلہن کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس لئے جولیا نے رومال ہٹا لیا تھا۔

پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچی ایک مدھم سی آواز سنائی دی۔

"مسز احمد" ——— یہ آواز اسی نوجوان کی تھی جس نے دروازے پر اس سے بات کی تھی۔ جولیا نے دیکھا کہ ایک سیاہ پوش دیوار پر جما ہوا تھا۔ آواز اسی سیاہ پوش کی تھی ——— جولیا نے انتہائی پھرتی سے گٹھڑی سی بنی ہوئی دلہن کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھا دیا۔ دلہن کو اس سیاہ پوش نے جھپٹ لیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دیوار سے غائب ہو گیا ——— جولیا اس کے غائب ہوتے ہی تیزی سے واپس دوڑی اور پھر وہ تخت کے قریب ہی گھاس پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔ زیادہ سے زیادہ چند لمحوں بعد روشنی واپس آ گئی ——— عورتوں کی چیخوں سے ابھی تک پائیں باغ گونج رہا تھا۔ روشنی آتے ہی وہ سب چونک پڑیں۔ بے شمار عورتیں گھاس پر پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب اٹھ کھڑی ہوئیں ——— اسی لمحے کسی نے کہا کہ دلہن غائب ہے۔ اور پھر سب عورتیں تیزی سے اس تخت کی طرف لپکیں۔ جولیا بھی اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اور پھر عورتوں کے شور سے پوری کوٹھی گونج اٹھی ——— پھر پولیس۔ فوج اور بے شمار مرد زنان خانے میں گھس آئے۔ مگر دلہن وہاں ہوتی تو نظر آتی۔ وہاں چونکہ سب معزز عورتیں تھیں ——— اس لئے پولیس اور فوج والے عورتوں سے سختی سے پوچھ گچھ نہ کر سکے۔ اور اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد انہوں

نے پریشان اور گھبرائی ہوئی عورتوں کو جانے کی اجازت دے دی۔ جولیا بھی بھیڑ میں سے ہوتی ہوئی دروازے سے باہر آ گئی۔ دروازے سے باہر آتے ہی وہ سیدھی اس طرف بڑھ گئی جدھر بے شمار کاریں کھڑی تھیں ——— یہاں زبردست پہرہ تھا اور ہر کار کی تلاشی لے کر اُسے جانے کی اجازت دی جا رہی تھی۔ جولیا کی کار کی بھی اچھی طرح تلاشی لی گئی مگر اس میں کچھ ہوتا تو ملتا ——— اس لئے اُسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اور جولیا کار کوٹھی سے باہر لے آئی۔ مختلف سڑکوں پر کار دوڑانے کے دوران وہ چیک کرتی رہی کہ کہیں اس کا تعاقب تو نہیں کیا جا رہا ——— مگر کسی کو تعاقب میں نہ پا کر اس نے کار کا رخ شہر سے باہر ایک مضافاتی کالونی کی طرف کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرخ رنگ کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھی ——— جولیا نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو ایک نوجوان گیٹ سے باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو" ——— جولیا نے تحکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا ——— جولیا کار سیدھی پورچ میں لے گئی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئی۔ کمرے میں وہی نوجوان جس نے جولیا سے دلہن کو چھینا تھا۔ بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

"کیا دلہن ہوش میں آ گئی ہے مائیکل" ——— جولیا نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں مسز احمد ——— شاید کلوروفارم کی زیادہ مقدار اس کے

"بھیجڑوں میں چلی گئی ہے۔ وہ تہہ خانے میں ہے" ——— مائیکل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی اسے لے آنے میں" ——— جولیا نے پوچھا۔

"نہیں ——— ہر کام بالکل منصوبے کے مطابق ہوا۔ مارٹن بجلی والے کے روپ میں مین سوئچ کے قریب تھا ——— اس نے مین سوئچ آف کر دیا۔ آپ نے دلہن کو بے ہوش کر کے میرے حوالے کر دیا۔ میں اُسے لے کر سیدھا کوٹھی کی بیرونی دیوار کے قریب پہنچا ——— وہاں سے ایکس نے اُسے چھپایا اور قریبی گلی میں کھڑی کار میں ڈال کر سیدھا یہاں لے آیا۔ نمائشی فائرنگ کرنے والے آدمی بھی بکھر گئے ——— وہ سب مختلف ملازموں کے روپ میں تھے۔ ریوالور گٹر میں پھینک دیئے گئے ——— اس طرح منصوبہ تکمیل کو پہنچ گیا" ——— مائیکل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— میں تہہ خانے میں جا رہی ہوں۔ تم خیال رکھنا" ——— جولیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مسز احمد ——— مائیکل اپنا کام فرض شناسی سے کرتا ہے" ——— مائیکل نے جواب دیا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے تہہ خانے میں جانے والی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔

تہہ خانے میں صرف ایک بستر موجود تھا جس پر عمران کی ہونے والی دلہن بے ہوش پڑی ہوئی تھی ——— جولیا نے تہہ خانے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ تیزی سے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں

بے پناہ چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اپنا پسندیدہ شکار دیکھ کر پیدا ہوتی ہے ——— اس نے دلہن کی ناک چٹکی سے پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبا دیا۔ تاکہ وہ سانس نہ لے سکے۔ زیادہ سے زیادہ ایک لمحے میں دلہن کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی ——— اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ آنکھیں کھل گئیں۔ اور جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ اب دلہن تیزی سے سانس لے رہی تھی اس کی کھلی آنکھوں میں دہشت کے سائے تھے ——— چند لمحوں بعد ہی وہ مکمل طور پر ہوش میں آگئی اور پھر وہ اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی۔ اب وہ حیرت سے تہہ خانے اور جولیا کو دیکھ رہی تھی۔

"تم ——— میں کہاں آگئی ہوں" ——— دلہن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"عمران کے حجلۂ عروسی میں" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کک ——— کیا مطلب" ——— دلہن شاید حجلۂ عروسی کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔

"مطلب یہ کہ تم عمران کی مخصوص خوابگاہ میں ہو۔ جہاں وہ ہر نئی دلہن کو شادی کے بعد لے آتا ہے" ——— جولیا نے بڑے زہریلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر نئی دلہن کو" ——— دلہن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں مادام اشمارا ——— میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی ہوں۔ اور میرے بعد اب تمہارا نمبر ایک سو

تیہ سویں ہو گئی ہے "۔۔۔ جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک سو تینتیس ۔۔۔ خدا کی پناہ ۔۔۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر مجھے تو بے ہوش کر دیا گیا تھا "۔۔۔ مادام اشمارا نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ اسی طرح کرتا ہے ۔۔۔ چوں کہ عمران کا مذہب اسلام ہے۔ اس لئے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔ چنانچہ چار کے بعد اس نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے ۔۔۔ کہ عین نکاح سے پہلے دلہن کو بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور دلہن یہی سمجھتی رہتی ہے کہ اس کی شادی ہو گئی ہے۔ حالاں کہ شادی نہیں ہوتی ۔۔۔ جب اس کا دل بھر جاتا ہے تو وہ کسی نئی شادی کا ڈھونگ رچاتا ہے "۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"خدا کی پناہ ۔۔۔ وہ عمران اس قدر دھوکے باز ہے "۔ مادام اشمارا کی آنکھوں سے حیرت جھلک رہی تھی۔

"ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔ یہاں تو ایسے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ روح بلبلا اٹھتی ہے۔ عمران شدید قسم کا اذیت پسند واقع ہوا ہے ۔۔۔ وہ پہلے تو بیوی کو کوڑوں سے پیٹتا ہے۔ پھر خنجر سے اس کے جسم پر زخم لگاتا ہے۔ پھر ان زخموں پر نمک اور مرچیں چھڑک دیتا ہے۔ جب اس کی بیوی زخمی کبوتر کی طرح تڑپتی ہے تو وہ خوشی اور مسرت سے چیخیں مارتا ہے ۔۔۔ یہ عمل روزانہ دوہرایا جاتا ہے "۔۔۔ جولیا نے اسے اور زیادہ ڈراتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ ۔۔۔ میں کس شیطانی چکر میں پھنس گئی۔ خدا کے لئے مجھے اس درندے کے پنجے سے نکالو "۔۔۔ مادام اشمارا نے واقعی خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ تم نے عمران سے شادی پر خود اصرار کیا تھا "۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔ میں اس کی معصوم حرکتوں اور خوب صورتی پر مر مٹی تھی۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ انسان کے روپ میں شیطان ہے "۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔ اب یہاں سے تو مر کر ہی نجات ملے گی "۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"نہیں ۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جس طرح میں نے عمران کو شادی پر مجبور کیا تھا۔ اسی طرح میں اسے اس بات پر بھی مجبور کر دوں گی کہ وہ مجھے چھوڑ دے "۔۔۔ اچانک مادام اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت یک دم غائب ہو گئی تھی اب وہ کسی بھوکی اور زخمی شیرنی کی طرح غرا رہی تھی۔

"کوشش کر دیکھنا "۔۔۔ جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں ابھی یہاں سے جاؤں گی "۔۔۔ اچانک مادام اشمارا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باہر سخت پہرہ ہے۔ تم نے اس دروازے سے باہر قدم رکھا تو گولیاں تمہارے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا دیں گی "۔۔۔

"تو پھر عمران کو بلواؤ جلدی ——— اب میں یہاں ایک لمحہ بھی نہیں رکنا چاہتی ہے" ——— مادام اشمارا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے ——— جب اس کی مرضی ہو گی آ جائے گا" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"نہیں ——— میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی۔ یہ میرا فیصلہ ہے" مادام اشمارا نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ سمجھتی۔ مادام اشمارا نے اچانک جولیا پر چھلانگ لگا دی ——— اور جولیا کو لئے فرش پر جا گری۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا سنبھلتی مادام اشمارا نے انتہائی پھرتی سے جولیا کی کنپٹی پر مکہ مارا۔ اور جولیا نے ایک لمحے کے لئے سر ادھر اُدھر پٹخا۔ دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گئی۔ ایک ہی مکے نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"ہونہہ ——— ایک سو تئیسویں بیوی ——— خدا کی پناہ ——— میں اس شیطان سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی جہنم میں بلبلاتی رہے گی" ——— مادام اشمارا نے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے بھاری ریشمی کپڑے اتار دیئے اور جولیا کے کپڑے اتارنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ جولیا کے سادہ کپڑے پہنے کھڑی تھی ——— اس نے اپنے بھاری کپڑے جولیا کو پہنا دیئے اور پھر اسے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔

"اب عمران آئے گا تو اسے اپنی ایک سو بائیسویں بیوی ہی بستر پر ملے گی" ——— مادام اشمارا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مادام اشمارا کی پشت

ہوتے ہی جولیا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ تھی۔ مادام اشمارا نے بڑی آہستگی سے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر کمرے میں آ گئی ——— کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور اس کا سامنے والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دروازے میں سے ہوتی ہوئی سیدھی برآمدے میں آ گئی۔ یہاں پورچ میں جولیا کی کار کھڑی تھی ——— مادام اشمارا جھپٹ کر کار میں بیٹھی چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ دوسرے لمحے اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر اسے موڑ کر اس کا رخ گیٹ کی طرف کیا ——— اسی لمحے مائیکل قریبی کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ" ——— مائیکل نے چیخ کر کہا مگر مادام اشمارا نے پلٹ کر نہیں دیکھا بلکہ اس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ کار ابھی گیٹ سے دور تھی کہ گیٹ کے قریب کھڑے نوجوان نے کار کو آتے دیکھ کر تیزی سے گیٹ کھول دیا ——— مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے ایکسیلیٹر پوری قوت سے دبا دیا۔ اور کار رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح گیٹ کراس کرتی ہوئی سڑک پر پہنچ گئی۔ مادام اشمارا نے بڑی پھرتی سے کار کا رخ موڑا ——— کار کے ٹائروں نے احتجاجی چیخیں ماریں مگر مادام اشمارا نے رفتار کم نہ کی اور کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر جانے والی سڑک پر غائب ہو گئی۔

عمران دانش منزل کے مخصوص کمرے میں بلیک زیرو کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ابھی تک وہ شیروانی تھی جو اس نے اپنی شادی پر پہنی تھی ——— دلہن کے غائب ہونے کے بعد جب سب لوگ چلے گئے۔ تو سر سلطان اور سر رحمان عمران کے پاس آئے ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا یہ تمہاری شرارت تو نہ تھی" ——— سر رحمان نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"کمال کرتے ہو سر رحمان ——— بھلا عمران نے ایسے موقعے پر کیا شرارت کرنی تھی۔ خدا خدا کر کے تو یہ شادی پر آمادہ ہوا تھا" سر سلطان نے کہا۔

"دیکھو ——— میں حوریہ کو پاتال سے بھی نکال لاؤں گا اب وہ میری عزت ہے۔ لیکن اگر بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس میں تمہاری شرارت ہے تو میں گولیوں سے تمہارا سینہ چھلنی کر دوں گا" سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی ——— حوریہ کو پاتال سے کھینچنے کے لئے آپ بورنگ کا

ٹھیکہ جس کمپنی کو دیں وہ مہذب ہونی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ حوریہ کی بجائے پاتال سے حوریہ کا تیل برآمد ہو" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سر رحمان غصے سے بل کھا گئے۔ اسی لمحے سر سلطان سر رحمان کو کھینچتے ہوئے ایک طرف لے گئے ——— اور پھر عمران بلیک زیرو سمیت وہاں سے سیدھا دانش منزل آگیا۔ جوزف کو اس نے واپس زیرو ہاؤس بھیج دیا اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی عمران سے افسوس کر کے اپنے اپنے فلیٹوں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"ویسے عمران صاحب ——— مجھے اس تمام واقعے پر شدید حیرت ہے۔ دلہن کو آخر کس نے اغوا کیا ہوگا اور کس طرح کیا ہوگا" بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جس نے بھی اغوا کیا ہے وہ انتہائی بزدل ہے۔ بھلا اغوا اس طرح کیا جاتا ہے۔ انہیں تو چاہیئے تھا سیدھے آتے اور زور سے کہتے۔ یہ شادی نہیں ہو سکتی دلہن میری منگیتر ہے۔ ہا ——— ہا ——— ہا" ——— پھر وہاں لاٹھیوں سے زبردست لڑائی ہوتی اور وہ دلہن کو اغوا کر کے لے جاتے۔ کچھ ایکشن پیدا ہوتا۔ کچھ لطف آتا۔ یہ کیا کہ بجلی کا مین سوئچ بند کیا۔ دلہن کو اٹھایا اور بھاگ کھڑے ہوئے" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے اطمینان پر مجھے کچھ اور ہی شک پڑ رہا ہے۔ کہیں سر رحمان کا خیال درست نہ ہو" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ——— اب تو میں اور کیا کروں پنجابی فلموں کے ہیرو کی طرح گھوڑا دوڑاتے ہوئے اغوا کرنے والوں کا تعاقب کروں۔ اور

زبردست مار دھاڑ کے بعد اُسے واپس لے آؤں اور پھر وہ میرے بازوؤں میں دم توڑ دے ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا۔ اچانک عمران کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی سے ایک باریک سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا ۔۔۔ عمران نے بڑی پھرتی سے گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل پر ایک سبز نقطہ چمکنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ جولیا سپیکنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ ایکسٹو سپیکنگ اوور" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر جولیا کی آواز سن کر حیرت کے آثار چھا گئے۔

"باس ۔۔۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ مادام اشمارا میرا لباس پہن کر کوٹھی سے نکل گئی ہے۔ وہ میری کار بھی لے گئی ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے اوور" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"بس ٹھیک ہے تمہارا کام ختم ۔۔۔ تم مائیکل کو اور اس کے ساتھیوں کو فارغ کر دو اور خود اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ کسی کو بھی کہ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیے اوور" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ مگر ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ جولیا نے شاید

کچھ کہنا چاہا تھا۔

"جولیا ۔۔۔ جتنا تم سے کہا جائے اتنا ہی کیا کرو۔ زیادہ تجسس نقصان دہ ہوتا ہے اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا چکر ہے عمران صاحب" ۔۔۔ بلیک زیرو نے رابطہ ختم ہوتے ہی کہا۔

"وہی میری شادی کا چکر ہے۔ اور کیا چکر ہونا ہے۔ آؤ آپریشن روم میں چلیں باقی باتیں وہیں ہوں گی" ۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ کوئی بیوقوف تو نہ تھا کہ بات سمجھ نہ سکتا ۔۔۔ اُسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ دلہن کا اغوا تو عمران نے کرایا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس نے جولیا کو استعمال کیا ہے۔ مگر آخر اس ڈھونگ کی عمران کو ضرورت کیا تھی ۔۔۔ یہ بات وہ جاننا چاہتا تھا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑا کیس شروع ہونے والا ہے۔

جلد ہی وہ دونوں دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ یہ آپریشن روم جدید سائنسی لیبارٹری تھی۔ عمران نے جاتے ہی ایک مشین کا سوئچ آن کر دیا ۔۔۔ اور مشین پر بنی ہوئی بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ وہ دونوں کرسیاں کھینچ کر مشین کے سامنے بیٹھ گئے سکرین پر ایک کار کا منظر ابھر آیا۔ جسے ایک غیر ملکی عورت چلا رہی تھی ۔۔۔ کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ مشین بیک وقت کار کا اندرونی اور بیرونی منظر پیش کر رہی تھی۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر کے بڑے چوک پر پہنچی۔ پھر اس غیر ملکی عورت نے کار ایک سائیڈ سٹریٹ میں روک دی اور خود تیزی سے کار سے باہر آ گئی۔ اب اس کا چہرہ سکرین پر واضح ہو گیا تھا۔

"اسے پہچانتے ہو بلیک زیرو"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔۔۔ کون ہے یہ"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ میری ہونے والی بیوی تھی۔۔۔ مادام اشمارا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مادام اشمارا"۔۔۔ بلیک زیرو بُری طرح چونک پڑا۔

"ہاں۔۔۔ وہی مادام اشمارا۔۔۔ جس کی فائل ایک ہفتہ قبل میں نے مغربی جرمنی سے منگوائی تھی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ مگر شادی کے ڈھونگ کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بھئی مجبوری تھی۔۔۔ عورت کو مکمل طور پر قابو کرنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ اس سے شادی کر لو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا اب وہ کہانی کو کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔

سکرین پر اب مادام اشمارا ایک ٹیکسی میں بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ پھر ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی گلستان کالونی میں داخل ہو گئی [illegible] کالونی کے آخری سرے پر ایک بہت بڑی کوٹھی کے سامنے

ٹیکسی رک گئی۔ مادام اشمارا نیچے اتری اور پھر اس نے کال بیل بجا دی۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نے سر باہر نکالا۔

"اسے کرایہ دے دو"۔۔۔ مادام اشمارا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور خود تیزی سے پھاٹک کے اندر داخل ہو گئی۔ غیر ملکی نوجوان ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ مادام اشمارا تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی سیدھی کوٹھی میں داخل ہوئی۔۔۔ برآمدے میں چار غیر ملکی ہاتھوں میں مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے سر جھکا کر مادام اشمارا کو سلام کیا۔ مگر مادام اشمارا ان کی طرف توجہ دیئے بغیر سیدھی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک دیلوا پر زور سے پیر مارا۔ دیلوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔ مادام اشمارا سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا جو بڑے خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ مادام اشمارا نے کمرے میں جاتے ہی تیزی سے الماری کھولی اور پھر اس میں سے ایک چست قسم کا لباس نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین کا سوئچ آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔۔۔ خدا کے لئے تفصیل بتا دیجئے۔ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اس کیس کی ہوا بھی نہیں لگی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہوا لگنے سے نمونیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہوا سے ہمیشہ بچنا چاہیئے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر موٹر سائیکل پر سوار شہر سے باہر واقع ہل پارک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ شہر سے باہر پہاڑیوں کے درمیان ایک خوب صورت جھیل اور اس کے اردگرد پھیلے ہوئے خوب صورت باغ کو انتہائی خوب صورتی سے ایک پُر فضا تفریحی مقام میں تبدیل کیا گیا تھا ——— اور شام کو وہاں تفریح کے لئے آئے ہوئے جوڑوں کا بے حد رش ہوتا تھا۔

ہل پارک ٹائیگر کا سب سے پسندیدہ مقام تھا اور وہ جس شام کو بھی ذرا سی فرصت ملے۔ ہل پارک ضرور جاتا تھا ——— آج کل وہ فارغ تھا۔ کافی دنوں سے عمران نے اس کے ذمے کوئی کام نہیں لگایا تھا۔ اس لئے وہ روزانہ اپنی شام ہل پارک میں گزارتا تھا آج بھی وہ اپنی موٹر سائیکل اڑاتا ہوا ہل پارک کی طرف ہی جا رہا تھا ——— ایک خوب صورت لڑکی اس کی نئی نئی دوست بنی تھی۔ اور اس نے اس لڑکی سے ہل پارک میں ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ رات کا کھانا ہل پارک کے ایئر کنڈیشنڈ

ریسٹورنٹ میں کھائے گا۔ اس نے کراس پاکٹ ٹی شرٹ اور ہلکی نیلے رنگ کی خوب صورت پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس ہلکے پھلکے لباس میں اس کی شخصیت اور بھی زیادہ نکھر آئی تھی۔

ٹائیگر کی موٹر سائیکل نے جیسے ہی ہل پارک کی طرف مڑنے والی سڑک کا موڑ کاٹا اس نے ایک نئی مرسیڈیز کار کو سڑک کے کنارے کھڑا دیکھا ——— اور ایک غیر ملکی لڑکی کار کے قریب کھڑی اسے رکنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ ٹائیگر نے سپیڈ کم کی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے قریب جا کر موٹر سائیکل روک دیا۔

"جی فرمائیے ——— میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ——— ٹائیگر نے بڑے مہذبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا آپ کار ڈرائیو کر سکتے ہیں" ——— لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں ——— کیوں" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پھر ایک تکلیف کیجئے ——— آپ میری کار لے کر ہل پارک آ جائیے اور اپنی موٹر سائیکل مجھے دے دیجئے" ——— غیر ملکی لڑکی نے کہا۔

"کیوں ——— کیا کار خراب ہے" ——— ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں ——— ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل کار کا ایئر کنڈیشنر خراب ہو گیا ہے۔ اور میں اس شدید گرمی میں کار میں نہیں بیٹھ

سکتی۔ میرا دل ڈوبتا ہے" —— لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ —— تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ یہ موٹر سائیکل لے لیجئے میں آپ کی کار میں آجاتا ہوں" —— ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود موٹر سائیکل سے اتر آیا۔

"ہل پارک ریسٹورنٹ میں ملاقات ہوگی۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں" —— لڑکی نے کہا اور پھر وہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھ گئی۔ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

ٹائیگر تیزی سے کار کی طرف مڑا۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تو کار فوراً سٹارٹ ہو گئی —— کار بالکل نئی تھی۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی۔ لڑکی کا یہ بہانہ اس کے حلق سے تو نہ اترا تھا مگر اپنے فطری تجسس کی بنا پر اس نے لڑکی کی بات مان لی تھی۔

بھلا دس کلومیٹر کا فاصلہ کار میں طے نہیں کیا جا سکتا کہ گرمی لگتی ہے جب کہ موٹر سائیکل پر تو زیادہ گرم ہوا لگتی ہے۔ بہرحال اس نے کار کی رفتار تیز کی اور ہل پارک کی طرف جانے لگا۔

اور پھر ابھی اس نے دو کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک ایک موڑ پر اسے بڑے زوردار انداز میں بریک لگانی پڑی۔ کیونکہ سڑک پر ایک ٹرک ترچھا ہو کر کھڑا تھا —— جس سے پوری سڑک بلاک ہو کر رہ گئی تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر کی کار ٹرک کے قریب جا کر

رکی۔ ارد گرد پھیلی ہوئی چٹانوں کے پیچھے سے تین مسلح افراد باہر نکلے اور انہوں نے کار کو گھیر لیا۔ پھر انتہائی پھرتی سے کار کے دروازے کھلے اور وہ کار میں سوار ہو گئے —— ایک آگے اور دو پیچھے —— ان تینوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اور چہرے پر سختی تھی۔ وہ سب مقامی تھے۔

"کار کو تیزی سے دائیں طرف موڑ لو۔ اس کچی سڑک پر۔ جلدی" ٹائیگر کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے ریوالور کی نال ٹائیگر کی پسلیوں میں گھسیڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی —— وہ لڑکی کا سارا ڈرامہ سمجھ گیا تھا۔ لڑکی کو خطرے کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے کار ٹائیگر کے سر منڈھ دی اور خود نکل گئی —— اب یہ بات بھی صاف تھی کہ حملہ آور صرف کار پہچانتے تھے۔ انہیں لڑکی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ ورنہ ظاہر ہے لڑکی بھی موٹر سائیکل پر سوار اسی راہ سے گزری ہوگی —— ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے کار دائیں طرف کچی سڑک پر موڑ دی۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ٹائیگر کبھی اس طرف نہیں آیا تھا —— اسے علم ہی نہیں تھا کہ کوئی کچی سڑک ادھر جاتی بھی ہے۔ مگر وہ بڑی خاموشی سے کار چلائے جا رہا تھا۔ کافی دور جا کر سڑک ایک فارم ہاؤس کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی —— دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کار سیدھی اندر لے گیا اور پھر پورچ میں جا کر کار روک دی۔

"اب فرمائیے کیا کرنا ہے" —— ٹائیگر نے قریب بیٹھے ہوئے حملہ آور سے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے نیچے اتر آؤ۔ اگر کسی گڑبڑ کی کوشش کی تو یہاں تمہاری لاش پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہوگا" ۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور خود بھی نیچے اتر گیا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے دونوں افراد بھی نیچے اتر آئے تھے۔ ٹائیگر نیچے اتر آیا۔ اور پھر ان میں سے ایک نے ٹائیگر کی تلاشی لی ۔۔۔۔ مگر اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوتا تو نکلتا وہ تو خالصتاً تفریح کے لئے گھر سے نکلا تھا۔

"جیگر ۔۔۔۔ کار کو پیچھے لے جاؤ" ۔۔۔۔ ٹائیگر کے قریب بیٹھے والے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا کار کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اندر چلو مسٹر" ۔۔۔۔ اسی آدمی نے کہا اور ٹائیگر لمبے لمبے قدم اٹھاتا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ ریوالور بردار اس کے پیچھے تھے۔ پھر ان کے کہنے کے مطابق وہ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد ایک کمرے کے دروازے پر رک گئے ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ" ۔۔۔۔ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ اور ٹائیگر نے اندر قدم رکھ دیئے دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زبردست جھٹکا لگا ۔۔۔۔ کیونکہ سامنے ایک بڑی میز کے پیچھے وہی غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو اس کا موٹر سائیکل لے کر اسے کار دے گئی تھی۔

"اس نے گڑبڑ کرنے کی کوشش تو نہیں کی" ۔۔۔۔ لڑکی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مادام" ۔۔۔۔ ایک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر اس چکر کی ضرورت کیا تھی۔ آپ مجھے ویسے ہی کہہ دیتیں تو میں یہاں چلا آتا" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آہستہ بولو ۔۔۔۔ مادام کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے والے کی زبان کاٹ لی جاتی ہے" ۔۔۔۔ اچانک قریب کھڑے ایک آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"سالومن ۔۔۔۔ اسے رسیوں سے باندھ دو ۔۔۔۔ اس کی تلاشی لے لی" ۔۔۔۔ لڑکی نے اسی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام ۔۔۔۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے" سالومن نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے اپنی بیلٹ کے ساتھ لٹکے ہوئے نائیلون کی رسی کا گچھا اتارا۔ اور ان دونوں نے بڑی پھرتی سے ٹائیگر کو باندھ دیا۔

لڑکی نے بڑی پھرتی سے میز کی دراز کھولی اور ایک بلو لیمپ نکال لیا۔ یہ لیمپ آٹومیٹک تھا۔ اس میں سے آگ کی تیز دھار نکلتی تھی ۔۔۔۔ عام طور پر یہ لیمپ زیر زمین ٹیلی فون کی تاروں کو جوڑنے اور کاٹنے کے کام آتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی بلو لیمپ اٹھائے آہستہ آہستہ ٹائیگر کے قریب آ گئی ۔۔۔۔ ٹائیگر کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اسے ابھی تک اس سارے چکر کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ہاں ۔۔۔۔ اب بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو" لڑکی نے ٹائیگر کے قریب رکتے ہوئے بڑے سخت اور سپاٹ

لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہیں یکایک مجھ سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ میں ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں اور تفریح کے لئے ہل پارک جا رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ ایک چکر ڈال کر مجھے یہاں گھسیٹ لیا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں کہ تمہاری باتیں سنتی رہوں۔۔۔۔ بس میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ"۔۔۔۔ لڑکی نے لہجے کو پہلے سے زیادہ سخت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔۔۔۔ پوچھو۔۔۔۔ اب شام تو غارت ہو ہی گئی"

ٹائیگر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام"۔۔۔۔ لڑکی نے پوچھا۔

"سلیم رضا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہو"۔۔۔۔ لڑکی نے دوسرا سوال کیا۔

"موچی ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موچی۔۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شو میکر کو کہتے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔۔ لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہل پارک کیا کرنے جا رہے تھے"۔۔۔۔ لڑکی نے چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ایک نئی دوست سے ملنے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا"۔۔۔۔ لڑکی نے پوچھا۔

"مارگریٹ جولین"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ کہاں کام کرتی ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے پوچھا۔

"وہ کسی کاروباری فرم میں سیکرٹری ہے۔ مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں۔ بس ایک کیفے میں ملاقات ہو گئی تو آج شام ہل پارک ملنے کا وعدہ کر لیا گیا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہوں۔۔۔۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑی اور اس نے میز کی دراز کھول کر بلو لیمپ واپس دراز میں ڈال دیا۔

"اسے چھوڑ دو۔۔۔۔ اس کا موٹر سائیکل اس کے حوالے کر دو۔ یہ جا سکتا ہے۔ ہم نے غلط آدمی پر ہاتھ ڈال دیا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر مادام۔۔۔۔ یہ بعد میں ہمارے لئے کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ کیوں نہ اسے ختم کر دیا جائے"۔۔۔۔ سالومن نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت پسند نہیں کرتی۔ ہم اس کے جاتے ہی یہ جگہ چھوڑ دیں گے"۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا اور سالومن نے سر ہلاتے ہوئے ٹائیگر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر رسیوں کی بندش سے آزاد ہو گیا۔ پھر سالومن کے اشارے پر وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ ملک

کمروں سے گزر کر وہ اُسے فارم ہاؤس کے پورچ میں لے آئے۔ جیگر وہیں موجود تھا۔

"جیگر ـــــــ اس کا موٹر سائیکل لے آؤ"ـــــــ سالومن نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیگر سر ملا کر تیزی سے عمارت کے پیچھے کی طرف چل دیا۔

"سنو مسٹر ـــــــ یہ ہماری مادام کی رحم دلی ہے کہ تم زندہ واپس جا رہے ہو۔ لیکن تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنی یادداشت سے اس تمام واقعے کو کھرچ دینا ـــــــ ورنہ دوسری بار مادام رحم سے کام نہیں لے گی"ـــــــ سالومن نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ خواہ مخواہ کی الجھنوں میں پھنسوں۔ میری طرف سے بے فکر رہو"ـــــــ ٹائیگر نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا اور سالومن نے سر ملا دیا۔ چند لمحوں بعد جیگر اس کا موٹر سائیکل کھینچتا ہوا پورچ میں لے آیا۔

"اب تم جا سکتے ہو"ـــــــ سالومن نے کہا اور ٹائیگر تیزی سے موٹر سائیکل پر سوار ہوا۔ اس نے اُسے سٹارٹ کیا اور پھر اس کا موٹر سائیکل خاصی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا فارم ہاؤس کا دروازہ کراس کر گیا ـــــــ اس کا رخ پکی سڑک کی طرف تھا۔ وہ دل ہی دل میں مجرموں کی سادہ لوحی پر ملنس رہا تھا۔ جنہوں نے بڑی آسانی سے اس کی باتوں پر اعتبار کر لیا تھا۔ مگر شاید اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجرم اتنے سادہ لوح نہیں جتنا وہ انہیں سمجھ رہا ہے ـــــــ اس کی موٹر سائیکل کے انجن میں ایک ایسا آلہ نصب کر دیا گیا تھا جس

سے مجرم اپنا اصل مقصد حاصل کر سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے اس آلے کی موجودگی سے ٹائیگر قطعاً لاعلم تھا۔



مادام اشعارا کا ذہن غصے اور نفرت سے بری طرح کھول رہا تھا۔ جب سے جولیا نے اُسے عمران کے متعلق تفصیلات بتائی تھیں۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ عمران کی بوٹیاں نوچ کر خود اپنے آپ کو گولی مار دے۔ ـــــــ وہ جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی عیار سمجھتی تھی۔ اس عمران کے ہاتھوں بری طرح بے وقوف بن گئی۔ اُسے وہ دن یاد آ رہا تھا جب وہ ایک خصوصی مشن پر اس ملک میں داخل ہوئی تھی۔ اور پھر اپنی چالاکی اور ہوشیاری کی بنا پر وہ جلد ہی دنوں میں اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ـــــــ اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی۔ اس روز وہ ہوٹل میں بیٹھی واپس جانے کا پروگرام بنا رہی تھی کہ اچانک اس نے ڈائننگ ہال میں عمران کو داخل ہوتے دیکھا ـــــــ عمران نے بڑا نفیس سا لباس پہن رکھا تھا اور وہ کسی مشرقی شہزادے کی طرح نظر آ رہا تھا ـــــــ اس کے پیچھے ایک دیو ہیکل حبشی دونوں پہلوؤں

میں ریوالور لٹکائے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا ——— مادام اشمارا زندگی میں پہلی بار کسی مشرقی ملک میں آئی تھی۔ اس نے مشرق اور خصوصاً مشرقی شہزادوں کے بارے میں بڑی پُراسرار کہانیاں سن رکھی تھیں ——— اس لئے عمران کو دیکھتے ہی اس کا دل مچل اٹھا۔ اتنا خوب صورت۔ اتنا وجیہہ نوجوان اس نے زندگی میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے بے اختیار وہ عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ——— عمران اس وقت بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا اس کی میز کے قریب سے گذر رہا تھا۔

"کیا آپ چند لمحے مجھے اپنی میزبانی کا شرف بخشیں گے۔"

مادام اشمارا نے کھڑے ہو کر بڑے مہذب لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکرٹری ——— کیا یہ محترمہ اس قابل ہے کہ ہم اسے شرف میزبانی بخشیں" ——— عمران نے اپنے پیچھے آتے ہوئے جوزف سے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا اور اس کے معصوم سے انداز پر مادام اشمارا اور بھی زیادہ ریشہ خطمی ہو گئی۔

"شکل سے تو شریف معلوم ہوتی ہے۔ مگر باس ——— سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں" ——— جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جوزف ——— یہ خاتون بے حد مہذب ہیں اور ہمیں پسند آئی ہیں اس لئے ہم انہیں ضرور شرف میزبانی بخشیں گے۔"

عمران نے کہا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

مادام اشمارا بھی اس کے بیٹھتے ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں سے تجسس کے ساتھ ساتھ بے پناہ اشتیاق کی قندیلیں جل اٹھی تھیں۔

عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک بیرا انتہائی تیز رفتاری سے اس کے قریب آ کر بڑے مؤدب انداز میں جھک گیا۔

"آپ کی تعریف" ——— عمران نے اس کے جھکتے ہی بڑے شاہانہ انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ——— یہ ایک معمولی سا ویٹر ہے" ——— جوزف نے جو عمران کی کرسی کے پیچھے بڑے مؤدب انداز میں کھڑا تھا۔ فوراً جواب دیا۔

"اوہ ——— اچھا ——— تم ویٹر ہو۔ مگر تم میرے سامنے جھکے کیوں کھڑے ہو۔ کیا تمہاری کمر میں کوئی تکلیف ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر فرشتوں جیسی معصومیت تھی۔

"یہ آرڈر لینے کے لئے آیا ہے۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے۔"

مادام اشمارا نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اکیلے کبھی کچھ نہیں پیتے۔ مسٹر ویٹر ——— ہال میں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو میری طرف سے ہوٹل کا سب سے مہنگا مشروب پیش کیا جائے ——— اور ہمارے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس" ——— عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔ اور ویٹر کے چہرے پر حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی۔

"جاؤ ——— جو باس کہہ رہا ہے وہ کرو۔ اگر تم نے باس کی

تعمیل میں ایک لمحے کی بھی دیر کی تو۔۔۔۔۔۔" ——— جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ویٹر بیچارے جوزف کے لہجے سے گھبرا کر انتہائی تیزی سے مڑا۔ اور پھر مادام اشمارا نے دیکھا کہ پورے ہال میں مشروب کے جام تقسیم کیے جانے لگے ——— ہوٹل کا منیجر خود ہر میز پر جا کر عمران کی اس پیش کش کے متعلق بتایا۔ اور وہ سب مڑ مڑ کر بڑی حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے۔ مگر عمران یوں بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اتنے ڈھنگ مشروب کی بجائے لوگوں کو سادہ پانی دیا جا رہا ہو۔

"آپ کون سی ریاست کے شہزادے ہیں" ——— مادام اشمارا نے پوچھا۔

"ہم ریاست ڈھمپ کے شہزادے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں پھیلی ہوئی عظیم ریاست ——— مگر ہمارے ڈیڈی نے ریاست ہمارے حوالے کر کے یہاں اس ملک میں نوکری کر لی ہے جو ہمیں بالکل پسند نہیں۔ اس لئے ہم ڈیڈی سے ناراض ہیں" ——— عمران نے بڑے سادہ لہجے میں اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نوکری کر لی ——— یعنی بادشاہ سلامت نے" ——— مادام اشمارا نے چونک کر کہا۔

"ہاں ——— وہ اس ملک کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ سر رحمان" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا" ——— مادام اشمارا اور زیادہ مرعوب ہو گئی۔

"بس ——— پہلے تعارف ہونا چاہیئے۔ مہذب لوگ بات کرنے سے پہلے اپنا تعارف کراتے ہیں" ——— جوزف نے اچانک کہا۔

"اوہ ——— ہاں سیکرٹری ——— ہم بھول گئے۔ اچھا ہوا۔ تم نے یاد دلا دیا۔ ہاں تو محترمہ ——— پہلے آپ میرا تعارف سن لیں۔ ورنہ ہمارا اسمرتھ جیسا سیکرٹری تمہیں تو غیر مہذب قرار دے دے گا ——— ہمارا نام علی عمران ہے۔ علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) اور جیسا کہ تم نے پہلے بتایا ہے۔ ہم پرنس آف ڈھمپ ہیں" ——— عمران نے فوراً اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مادام اشمارا ہے۔ میرا تعلق مڈل ایسٹ سے ہے۔ یہاں یہاں تفریح کے لئے آئی تھی ——— یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی" ——— مادام اشمارا نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام اشمارا اچھا نام ہے۔ اور آپ خود بھی بے حد حسین ہیں۔ بالکل شبنم کی طرح پاکیزہ اور مقدس ہیں۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے" ——— عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"شکریہ ——— یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے مشرقی شہزادوں سے ملنے کی بے حد حسرت تھی۔ کیا آپ مجھے اپنی ریاست کی سیر کرائیں گے" ——— مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ مادام اشمارا ——— یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ ہماری ریاست کا قانون ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ریاست میں داخل نہیں ہو سکتی" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ تو بڑا سخت قانون ہے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے

کہ میں ریاست کی سیر کر سکوں"۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

"ایک طریقہ تو ہے۔ مگر اُسے آپ پسند نہیں کریں گی۔ ورنہ ویسے وہ طریقہ بے حد دل کش ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کون سا طریقہ ہے۔ مجھے بتائیں"۔۔۔۔ مادام اشمارا نے بے چینی سے پوچھا۔

"وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں اور پھر آپ ہماری ریاست کی بطور شہزادی سیر کر سکیں گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ مجھے شادی کے لفظ سے ہی نفرت ہے"۔۔۔۔ عمران نے آخری الفاظ بڑا برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شادی آپ سے۔۔۔۔ مگر آپ کو کیوں اس لفظ سے نفرت ہے"۔۔۔۔ مادام اشمارا نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"بس ہے نفرت۔۔۔۔ ہم تفصیل نہیں بتا سکتے۔ اس لئے مادام اشمارا یہ طریقہ تو ناممکن ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے برائے نام شادی کر لیں۔ یعنی صرف دنیا کو دکھانے کے لئے۔ میں آپ کی ریاست کی سیر کر لوں۔ پھر میں واپس اپنے ملک چلی جاؤں گی"۔۔۔۔ اچانک مادام اشمارا نے کہا۔

"برائے نام شادی۔۔۔۔ وہ کیا ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے ہم میاں بیوی ہوں۔ مگر

درحقیقت ایسا نہ ہو۔ اور ہم صرف دوست رہیں"۔۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"ایسا ممکن تو ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں پورے ٹھاٹ باٹ سے شادی کرنی پڑے گی۔ تمام رسوم و رواج پورے کرنے پڑیں گے"۔ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ یہ تو اور بھی دل کش بات ہے۔ اس طرح میں ذاتی طور پر مشرق کو قریب سے دیکھ سکوں گی"۔۔۔۔ مادام اشمارا نے مچلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ اگر آپ تیار ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر یہ سوچ لیں کہ ہم صرف دنیا کو دکھانے کے لئے ہی میاں بیوی ہوں گے۔ اگر آپ نے بعد میں کچھ اور مطالبات شروع کر دیئے۔ تو ہم خودکشی کر لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں"۔ مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ مشرقی شادی کے رسم و رواج دیکھنے کے لئے اس کا دل بری طرح مچل اٹھا تھا۔

"لیکن ایک اور بھی مسئلہ ہے کہ شادی سے قبل آپ کو اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی ہمیں تحفے کے طور پر دینی پڑے گی"۔ عمران نے اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی ایک خوب صورت سی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ انگوٹھی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔ میں یہ انگوٹھی کسی بھی قیمت پر اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی"۔۔۔۔ مادام اشمارا

نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"ارے ۔۔۔ آپ گھبرا گئیں۔ یہ تو ایک رسم ہے۔ ہم یہی انگوٹھی آپ کو حجلہ عروسی میں دوبارہ واپس تحفے کے طور پر دے دیں گے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور انگوٹھی آپ کو تحفے کے طور پر دیں گے جس کی مالیت کم از کم ایک لاکھ ڈالر ہو گی"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے بے نیازانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کی انگوٹھی"۔۔۔ مادام اشمارا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"تو کیا ہوا۔ ہمارے پاس ایسے خاندانی زیورات ہیں۔ جن کی قیمت شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی پوری نہ کی جا سکے۔ ہمارے خاندانی زیورات میں ایک ایسا ہیرا ہے جو کوہ نور ہیرے سے دوگنی جسامت کا ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ بدستور بے نیازی لئے ہوئے تھا۔

"اوہ ۔۔۔ کوہ نور سے دوگنی جسامت کا ہیرا۔ اوہ حیرت انگیز۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا مطلب ہے یہ معمولی سی انگوٹھی لے کر آپ کیا کریں گے۔ یہ تو بہت سستی ہے۔ مجھے ذرا اچھی لگی تو میں نے دو ڈالر میں خرید لی"۔۔۔ مادام اشمارا نے انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دولت یا قیمت کی کوئی پرواہ نہیں مادام اشمارا۔ ہماری نظر میں رسم و رواج اہم ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب

دیا۔

"مگر کیا یہ انگوٹھی آپ واقعی مجھے واپس کر دیں گے"۔۔۔ مادام اشمارا نے الجھی ہوئی نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شدید قسم کی کشمکش میں مبتلا ہو۔

"تو ہم نے اسے کیا کرنا ہے۔ یہ تو صرف ایک رسم ہے۔ اس سے مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ دلہن کی مرضی اس شادی میں شامل ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ میں یہ انگوٹھی آپ کو دے دوں گی۔ لیکن اس روز جس روز شادی کی رسوم ادا کی جائیں گی"۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کسی کوٹھی میں منتقل ہو جائیں۔ تاکہ ہماری والدہ اور بہن آپ سے مل سکیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ مگر ۔۔۔۔۔۔"۔۔۔ مادام اشمارا نے کچھ کہنا چاہا۔

"آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپ یہاں کس کی کوٹھی پر ٹھہریں گی تو ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر داور یہاں کے بہت بڑے سائنس دان ہیں ۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ آپ وہاں بہت خوش رہیں گی۔ ڈاکٹر داور کی لڑکی نجمہ بڑی پڑھی لکھی ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد شوخ اور شرارتی ہے وہ آپ کو خوش رکھے گی"۔۔۔ عمران نے فوراً ہی تجویز پیش کر دی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ان سے بات کر لیں میں کل وہاں منتقل

ہو جاؤں گی"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ شادی کی بات طے ہونے کے بعد آپ ہوٹل میں نہیں رہ سکتیں۔ یہ ہمارے خاندان کی بے عزتی ہے"۔ عمران نے غصہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں فوراً نہیں جا سکتی۔ یہ اچھا نہیں رہے گا"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تو مت جائیں ۔۔۔ ہم نے کوئی آپ کی منت کی ہے کہ آپ ہم سے شادی کریں۔ ہم تو صرف آپ کی خاطر یہ زہر کی گولی کھانے پر تیار ہو گئے تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"ارے ارے ۔۔۔ آپ تو ناراض ہو گئے۔ چلئے میں ابھی چلتی ہوں میں کسے کم آپ کو ناراض نہیں کر سکتی"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ۔۔۔ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ ہماری مرضی کا خیال رکھنے لگیں۔ اگر آپ کے یہی انداز رہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ہمارا ارادہ بدل جائے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام اشمارا بھی ہنس دی۔

"میں سامان لے لوں"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

"سامان ہوٹل والے پہنچا دیں گے۔ اب پرنس عمران کی ہونے والی بیوی سامان اٹھاتی پھرے گی۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر جوزف سے کہا۔

"سیکرٹری"۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اٹن شن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بل ادا کر دو ۔۔۔ اور مادام اشمارا کے کمرے کا تمام بل ادا کر ہوٹل والوں کو حکم دے دو کہ مادام اشمارا کا سامان ڈاکٹر داورکی کوٹھی میں پہنچا دیا جائے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"اوکے باس"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑا شاندار سیکرٹری ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے جوزف کے ڈیل ڈول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو پسند ہے تو ہم شادی کے موقعہ پر اسے تحفے کے طور پر آپ کو دے دیں گے۔ مگر یہ آپ کو علم ہو کہ یہ روزانہ وہسکی کی دو سو بوتلیں پیتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دو سو بوتلیں وہسکی کی"۔۔۔۔۔۔ مادام اشمارا کی آنکھیں پوری حد تک پھیلتی چلی گئیں۔

"ہاں ۔۔۔ ان سے صرف اس کا گزارہ ہوتا ہے۔ ظالم اتنا بلا نوش ہے کہ ڈرموں کے ڈرم وہسکی کے پینے کے باوجود اسے نشہ نہیں ہوتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے جوزف واپس آ گیا۔

"باس ۔۔۔ بل کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ ہوٹل کے تمام ممبروں کو ٹپ بھی دے دی گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے مودبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ آئیے مادام اشمارا" ۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مادام اشمارا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب عمران اور مادام اشمارا اکٹھے چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ اور جوزف ان دونوں کے پیچھے پیچھے مؤدبانہ انداز میں قدم اٹھاتا چلا جا رہا تھا ۔۔۔ اور ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیرت اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ مادام اشمارا کا دل عجیب سی احساس برتری سے بھرا جا رہا تھا ۔۔۔ پھر عمران کی شاندار کار میں بیٹھ کر وہ ڈاکٹر داور کی عظیم الشان کوٹھی میں آ گئے۔

تمام واقعات فلم کی ریل کی طرح مادام اشمارا کے ذہن پر ابھرتے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر داور کے گھر والوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔ اور پھر دوسرے روز عمران کی والدہ اور بہن اس سے ملنے آئیں۔ اور پھر وہ دلہن بنائی گئی ۔۔۔ عجیب وغریب قسم کے لباس اور عجیب وغریب قسم کے رواجات۔ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی دل کش۔ اور پھر شادی کا دن آگیا ۔۔۔ مادام اشمارا اپنی زندگی کے حیرت انگیز تجربے سے گزر رہی تھی۔ ڈاکٹر داور کی لڑکی نجمہ اُسے ایک لمحے کے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی ۔۔۔ مادام اشمارا اس انگوٹھی کی وجہ سے بے حد پریشان تھی۔ وہ جس راز کو حاصل کرنے کے لئے اس ملک میں آئی تھی وہ اس انگوٹھی میں ہی پوشیدہ تھا ۔۔۔ اور وہ کسی قیمت پر یہ انگوٹھی اپنے آپ سے جدا نہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر شادی والے دن صبح ہی صبح ایک نوجوان عمران کا پیغام لے کر آ گیا کہ رسم کے مطابق وہ انگوٹھی عمران کو پہنچا دی

جائے۔ مگر مادام اشمارا نے انگوٹھی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ یہ انگوٹھی خود عمران کے حوالے کرے گی ۔۔۔ اس نوجوان کے جانے کے بعد اس نے نجمہ کو مجبور کیا کہ وہ بازار جانا چاہتی ہے۔ تاکہ عمران کے لئے کوئی خوب صورت تحفہ خرید سکے۔ اور پھر وہ چپکے سے کار میں بیٹھ کر نجمہ کے ساتھ بازار چلی گئی۔

"میں ایک فون کر لوں" ۔۔۔ مادام اشمارا نے ایک ہوٹل کے باہر پبلک فون بوتھ کو دیکھتے ہی کہا اور نجمہ نے سر ہلا دیا۔

مادام اشمارا فوراً فون بوتھ میں گھس گئی۔ اس نے ایک نمبر گھمایا اور رسیور کانوں سے لگا لیا ۔۔۔ چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو راشیل سپیکنگ" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"مادام اشمارا" ۔۔۔ مادام اشمارا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ۔۔۔ آپ ہوٹل سے یکایک کہاں چلی گئی تھیں۔ ہم نے سارے شہر میں آپ کو چھان مارا۔ گریٹ باس آپ کی طرف سے بے حد پریشان ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے بے چین لہجے میں کہا گیا۔

"میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ڈبلیو تھری ٹاپ کی ایک خالی انگوٹھی لے کر پلازا شاپنگ سنٹر آ جاؤ۔ وہ انگوٹھی مجھے دے دینا اور میری انگوٹھی لے آنا۔ مگر اُسے انتہائی

حفاظت سے رکھنا ۔ میں واپس آکر لے لوں گی "۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

"او کے مادام ۔۔۔۔ مگر کیا اس انگوٹھی کو گریٹ باس تک نہ پہنچا دیا جائے "۔۔۔۔ راشیل نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔۔ ابھی کام نامکمل ہے ۔ میں اسے جلد ہی مکمل کر لوں گی ۔ پھر اسے باس تک پہنچا دیا جائے گا ۔ تم فی الحال ویسا ہی کرو جیسا میں کہہ رہی ہوں "۔۔۔۔ مادام اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں پلازا شاپنگ سنٹر میں پہنچ رہا ہوں "۔۔۔۔ راشیل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے سنو ۔۔۔۔ میرے ساتھ ایک مقامی لڑکی ہو گی ۔ اس لئے لین دین انتہائی خفیہ اور ہوشیاری سے ہو گا "۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ نجمہ کو ساتھ لئے سیدھی پلازا شاپنگ سنٹر آگئی ۔ وہاں اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی چین خریدا ۔۔۔۔ پلازا شاپنگ سنٹر کی وسیع عمارت میں گھومتے پھرتے انہیں کافی دیر ہو گئی ۔ اور اسی دوران راشیل وہاں پہنچ گیا ۔ وہ ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان تھا ۔۔۔۔ جو کسی سیاح کے بھیس میں تھا ۔ ایک کاؤنٹر پر مادام اشمارا اور راشیل اکٹھے ہوئے ۔ اور مادام اشمارا نے نجمہ کو ایک خوب صورت گھڑی دیکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی نجمہ ادھر متوجہ ہوئی ۔ مادام نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی

راشیل کے حوالے کر دی اور اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی پلک جھپکنے میں مادام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ۔ اور مادام نے وہ انگوٹھی پہن لی ۔ نجمہ کے فرشتوں کو بھی اس لین دین کا علم نہ ہوا۔

پھر مادام اشمارا واپس آگئی ۔ اب وہ مطمئن تھی ۔ ان کے واپس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد عمران وہاں پہنچ گیا ۔۔۔۔ نجمہ نے اس کے شادی والے دن دلہن کے گھر آنے کا خوب مذاق اڑایا ۔ مگر عمران بھی ایک ڈھیٹ واقع ہوا تھا ۔ بہرحال وہ انگوٹھی لے گیا۔

اور اب مادام اشمارا راشیل کی کوٹھی کے خفیہ تہہ خانے میں بیٹھی دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی ۔ وہ عمران کی معصومیت سے مار کھا گئی تھی ۔۔۔۔ اگر اسے پہلے پتہ چل جاتا کہ عمران کی ایک سو بائیس بیویاں موجود ہیں تو وہ عمران کے قریب بھی نہ آتی ۔ بہرحال اسے یہ اطمینان تھا کہ اصل انگوٹھی محفوظ ہے۔

اسی لمحے کمرے میں گھنٹی کی تیز آواز گونج اٹھی اور مادام اشمارا خیالات کی دنیا سے واپس آگئی ۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی گھنٹی کی آواز بند ہو گئی ۔ اب اس سے ایک بھاری مردانہ آواز نکل رہی تھی۔

"گریٹ باس سپیکنگ اوور "۔۔۔۔ بھاری اور تحکمانہ آواز میں دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام اشمارا سپیکنگ فرام دس اینڈ "۔۔۔۔ مادام اشمارا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ۔۔۔۔ مشن کا کیا رہا ۔ راشیل نے رپورٹ دی تھی کہ

تم چند روز کے لئے غائب ہوگئی تھیں اوور" ــــــ گریٹ باس نے پوچھا اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

"گریٹ باس ــــــ مشن مکمل ہوگیا ہے۔ مشن کے سلسلے میں ہی مجھے غائب ہونا پڑا۔ اوور" ــــــ مادام اشمارا نے جواب دیا ظاہر ہے اب وہ گریٹ باس کو اپنی حماقت کے بارے میں تو کچھ نہ بتا سکتی تھی۔

"کیا وہ راز ڈبلیو تھری رنگ میں منتقل ہو چکا ہے اوور" گریٹ باس نے پوچھا۔

"یس باس اوور" ــــــ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ ویری گڈ ــــــ کسی کو اس بارے میں علم تو نہیں ہوا اوور" ــــــ گریٹ باس نے پوچھا۔

"آپ مادام اشمارا کی توہین کر رہے ہیں باس ــــــ مادام اشمارا نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں اوور" ــــــ مادام اشمارا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ یہ بات نہیں ــــــ میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ تم ایسا کرو۔ ڈبلیو تھری رنگ رومانیہ کے سفیر کے حوالے کر دو سفارتی تھیلے میں بڑی حفاظت سے وہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا ــــــ اس طرح تم اس کی حفاظت سے بے فکر ہو کر واپس آسکو گی اوور" گریٹ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــــ کل وہ سفیر کو پہنچا دیا جائے گا اوور" مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"او۔ کے ــــــ کوڈ ڈبلیو تھری ہی رہے گا۔ میں ابھی سفیر کو ہدایات دے دیتا ہوں اوور اینڈ آل ٹ ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ گھنٹی کی آواز ابھرنے لگی۔ مادام اشمارا نے اس کا بٹن آف کر دیا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اگر جذبات میں آکر وہ اصل انگوٹھی عمران کو دے دیتی تو اس وقت کتنا بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا۔ ویسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ انگوٹھی سفیر کو پہنچانے کے بعد وہ کچھ روز یہاں رہے گی اور عمران سے اپنی توہین کا بھرپور بدلہ لے گی ــــــ ایسا بدلہ کہ عمران تو کیا اس کی آئندہ نسلیں بھی شادی کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگائیں گی۔

ٹائیگر کو رخصت کرنے کے بعد سالومن واپس اسی کمرے میں آیا جہاں وہ غیر ملکی لڑکی موجود تھی۔

"چلا گیا ہے" ——— غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں مادام ——— اب کیا حکم ہے" ——— سالومن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں ہیڈ کوارٹر جا رہی ہوں۔ تم سے جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ یہ جگہ خالی کر دو" ——— لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور سالومن نے ادب سے سر جھکا دیا۔ اور پھر غیر ملکی لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا وہ عمارت کے پچھلے پورچ میں آیا ——— جہاں ایک سپورٹس کار موجود تھی۔ لڑکی دروازہ کھول کر سٹیرنگ پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے مڑ کر سائیڈ گلی سے ہوتی ہوئی عمارت کی اگلی طرف آئی اور پھر پھاٹک سے باہر نکلتی چلی گئی۔

سڑک پر پہنچتے ہی لڑکی نے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈیش بورڈ سے ٹپ ٹپ کی آوازیں نکلنے لگیں ——— لڑکی بڑے اطمینان سے کار چلاتی

رہی۔ چند لمحوں بعد ان آوازوں پر ایک مردانہ آواز غالب آ گئی۔

"موکل سپیکنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ——— بولنے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"بلیک گرل فرام دس اینڈ اوور" ——— لڑکی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم اوور" ——— موکل کا لہجہ یکدم مؤدبانہ ہو گیا۔

"عمران کے ساتھی کے موٹر سائیکل میں میگا لاٹ نصب کر دیا گیا ہے۔ اسے چیک کرو اوور" ——— لڑکی نے جس نے اپنے آپ کو بلیک گرل کہا تھا ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم ——— ہم نے پہلے ہی چیکنگ شروع کر دی ہے اوور" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میڈم اشمارک کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے اوور" بلیک گرل نے پوچھا۔

"نہیں مادام ——— اس کا پتہ نہیں چل سکا اوور" ——— موکل نے جواب دیا۔

"راشیل کی کیا پوزیشن ہے۔ اس نے کچھ بتایا ہے اوور" بلیک گرل نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ——— بے پناہ تشدد کے باوجود اس سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا اوور" ——— موکل نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں خود آ کر [illegible]

لیس کا نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل" ——— بلیک گرل نے سفاک لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے
لگا ہوا بٹن آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔
وہ سوچ رہی تھی کہ آخر میڈم اشمارا کہاں غائب ہو گئی ——— اُسے
اچانک ہی اطلاع ملی تھی کہ میڈم اشمارا ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا
گئی ہے۔ چوں کہ اُسے معلوم تھا کہ میڈم اشمارا کسی عام مشن پر کام نہیں
کرتی ——— اس لئے اس نے اس بات کی تفتیش شروع کر دی
کہ میڈم اشمارا کا پاکیشیا میں کیا مشن ہو سکتا ہے۔ اور پھر اتفاق سے
اُسے معلوم ہو گیا کہ میڈم اشمارا پاکیشیا میں قائم کئے جانے والے
ایک نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے ——— یہ دفاعی
سسٹم حکومت شوگران نے ایک خفیہ معاہدے کے تحت پاکیشیا
کو دیا تھا۔ اور یہ ان کے اپنے سائنس دانوں کی ایجاد تھا ——— جس کو
حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا اور روسیاہی حکومتوں نے اپنے طور
پر خود بے حد کوشش کی تھی۔ لیکن شوگران میں انہیں کوئی کامیابی نہ
ہوئی تھی ——— اس لئے وہ خاموش ہو گئے۔ میڈم آسٹرچ کا تعلق ایکریمیا
سے تھا۔ وہ ایکریمین ٹاپ سیکرٹ سرکل کی سپیشل ایجنٹ تھی۔ اور
اُسے سرکاری طور پر بلیک گرل کے نام سے پکارا جاتا تھا ——— اس
نے اپنے ملک کے لئے ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے تھے کہ اس
کی شہرت سب ایجنٹوں سے اچھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی اہم کاموں
کے سلسلے میں اُسے آگے بڑھایا جاتا تھا ——— میڈم اشمارا کے
متعلق اسے معلوم تھا کہ بظاہر وہ ایک مجرم تنظیم سے متعلق ہے۔ لیکن

درپردہ وہ روسیاہی حکومت کی سپیشل ایجنٹ تھی۔ اس لئے وہ خاص طور
پر میڈم اشمارا کی حرکات و سکنات کے متعلق آگاہ رہتی تھی۔ چنانچہ جب
اُسے اطلاع ملی کہ میڈم اشمارا پاکیشیا کسی خاص مشن پر گئی ہے تو وہ چونک
پڑی ——— اور پھر جب تفتیش کی گئی تو اُسے یہ اہم اطلاع ملی کہ میڈم
اشمارا پاکیشیا اُسی دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ جس کے
متعلق شوگران میں وہ ناکام رہے ہیں ——— چنانچہ اس نے جب ایکریمیا
حکام کو یہ اطلاع دی تو وہ لوگ چونک پڑے۔ انہیں ابھی تک یہ خبر ہی
نہ تھی کہ حکومت شوگران نے یہ اہم دفاعی سسٹم پاکیشیا کے حوالے
کر دیا ہے ——— چنانچہ ٹاپ سیکرٹ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ایکریمیا
کو یہ راز حاصل کرنا چاہیئے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ روسیاہ تک
یہ راز نہ پہنچ سکے۔ اور پھر میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مشن بلیک گرل
کے حوالے کیا جائے ——— جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈم آسٹرچ اپنے مخصوص
ساتھیوں سمیت پاکیشیا پہنچ گئی۔ پاکیشیا پہنچنے سے قبل حسب عادت
اس نے مقامی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات اکٹھی
کر لیں ——— اور اس سلسلے میں ہی عمران کا نام سامنے آیا۔ یہاں پہنچ
کر جب اس نے کام کیا تو عمران کا ایک ساتھی ٹائیگر نظروں میں آ گیا۔ اس
کے متعلق انکشاف بھی بس اتفاق سے ہی ہو گیا تھا ——— کہ ایک ٹرانسمیٹر
واچ چیک ہو گئی جس میں عمران نے اُسے ہدایت کی تھی۔ اور پھر اس کے
ذریعے عمران تک پہنچنے کے لئے یہ جال پھیلایا گیا تھا کہ اُسے راستے میں
روک کر اس کی بے خبری میں موٹر سائیکل میں میگا ٹو نصب کر دیا گیا۔
اب جیسے ہی وہ اس موٹر سائیکل پر سوار عمران کے ہیڈ کوارٹر میں جاتا۔

ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو سکتا تھا اور عمران کے متعلق بھی پتہ چل جاتا اس طرح اس کی نگرانی آسانی سے کی جا سکتی تھی ——— عمران کے متعلق تفصیلات معلوم کرتے ہوئے اُسے عمران کے فلیٹ کا بھی پتہ چلا تھا لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا کہ فلیٹ گزشتہ ایک ہفتے سے بند پڑا ہوا ہے ——— میڈم اشمارا کے ایک ساتھی راشیل کو اتفاق سے چیک کر لیا گیا۔ وہ ایک کیفے سے باہر نکلا تھا اور پھر اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا گیا۔ اس سے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا تو علم ہو گیا ——— لیکن مادام اشمارا غائب تھی اور راشیل اس کے متعلق نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کہاں گئی ہے اور اس نے مشن کے سلسلے میں کیا کیا ہے ——— اس لئے اب اس نے خود اس سے یہ راز اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اُسے سب سے زیادہ فکر میڈم اشمارا کی تھی کیونکہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اس لئے اُسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ راز حاصل کر کے واپس نہ چلی جائے اور وہ ٹاپتے ہی رہ جائیں لیکن راشیل اور مادام اشمارا کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ مادام اشمارا ابھی تک راز حاصل نہیں کر سکی ورنہ ظاہر ہے وہ جا چکی ہوتی ——— لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ کہاں غائب ہو گئی ہے۔ چونکہ اس راز کے حصول کے بارے میں اُسے تفصیلات کا علم نہیں تھا اس لئے اس نے یہی پلاننگ کی تھی کہ مادام اشمارا کی نگرانی کی جائے اور جیسے ہی وہ کامیاب ہو اس سے یہ راز حاصل کر لیا جائے ——— اس طرح آسانی سے وہ مشن میں کامیاب بھی ہو سکتا

تھی اور راز وسیاہ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ راشیل مادام اشمارا کا خاص ساتھی ہے۔ اس لئے اُسے مادام اشمارا کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا ——— لیکن وہ کچھ بتا نہ رہا تھا بہرحال اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے اُسے راشیل کی بوٹی بوٹی کیوں نہ علیحدہ کرنی پڑے وہ اس سے مطلوبہ معلومات ضرور اگلوا لے گی ——— یہی سوچتی ہوئی وہ کار چلاتی شہر کی مضافاتی کالونی تشکیل ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تشکیل ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی ——— اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے بیپ بیپ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"موکل سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد موکل کی آواز سنائی دی۔

"بلیک گرل ——— کوٹھی کا پھاٹک کھلواؤ اوور" ——— بلیک گرل نے جواب دیا اور بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک گرل کار اندر لے گئی۔ اس نے کار کو پورچ میں روکا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گئی ——— برآمدے میں دو سٹین گن بردار مؤدب انداز میں کھڑے تھے۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا نوجوان راہداری سے نکل کر باہر آ گیا۔

"راشیل کو کہاں رکھا گیا ہے موکل" ——— بلیک گرل نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئیے میرے ساتھ" ——— موکل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ بلیک گرل سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی۔

عمران کو مادام اشمارا کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم اتفاق سے ہی ہوا تھا۔ اُسے یہ اطلاع کیپٹن شکیل نے دی تھی۔ کیوں کہ جب وہ ملٹری انٹیلی جنس میں تھا تو ایک مشن کے ــــ سلسلے میں اس کا ٹکراؤ مادام اشمارا سے ہوا تھا ــــ اور کیپٹن شکیل نے اتفاق سے مادام اشمارا کو ایک ہوٹل میں بیٹھے ہوئے دیکھ لیا۔ چوں کہ کیپٹن شکیل بغیر کسی کیس کے ایکسٹو سے بات نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے عمران سے اس کا ذکر کر دیا ــــ اور عمران مادام اشمارا کا نام سن کر چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کی ڈائری میں ایک خطرناک مجرمہ کا نام مادام اشمارا تو درج تھا۔ لیکن اس کے متعلق تفصیلات نہیں تھیں۔ اُسے اس نام کا علم جرمنی کی سیکرٹ سروس سے ہوا تھا۔ اس لئے اس نے جرمن سیکرٹ سروس کے سربراہ سے رابطہ قائم کیا اور وہاں اس کی ایک فائل موجود تھی ــــ چنانچہ عمران نے وہ فائل منگوالی۔ اس فائل سے بھی مادام کے متعلق زیادہ تفصیلات کا علم تو نہ ہو سکا البتہ اتنا اشارہ مل گیا کہ وہ مجرم تنظیم سے متعلق ہونے کے باوجود

حکومت روسیاہ کی بھی خفیہ ایجنٹ ہے۔ چنانچہ عمران نے کیپٹن شکیل کے ذمہ مادام اشمارا کی تلاش کا کام لگا دیا۔ تاکہ اس کی نگرانی کر کے اس کے مشن کا پتہ چلایا جا سکے ــــ اور پھر کیپٹن شکیل کی اطلاع پہ ہی کہ وہ ہوٹل سن ویو میں موجود ہے۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں جوزف کو ہمراہ لئے پہنچ گیا۔ اور پھر شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مادام اشمارا نے خود ہی اُسے اپنی میز پہ بیٹھنے کی دعوت دے دی ــــ اور اس کے بعد سب کچھ خود بخود ہوتا گیا۔ جب مادام اشمارا نے ریاست ڈھمپ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو عمران نے شرارتاً شادی والی بات کر دی ــــ لیکن جب مادام اشمارا شادی پہ تیار ہو گئی تو عمران چونک پڑا۔ اب تک تو وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ خود مادام اشمارا سے اور بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اب اس کی ذہنی رو اچانک پلٹ گئی ــــ مادام اشمارا کا خود ہی اُسے اپنی میز پہ دعوت دینے اور پھر یوں آسانی سے شادی پہ تیار ہو جانے کا مطلب یہی تھا کہ وہ خود ہی اسے اپنے کسی مقصد کی خاطر عمران کے گلے پڑنا چاہتی ہے ــــ اور پھر عمران نے اپنی طرف سے جان چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن مادام اشمارا تو شاید فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ عمران سے شادی کر کے ہی ہٹے گی۔ اور پھر عمران اس نتیجے پہ پہنچنے ہی والا تھا کہ اب وہ قہقہہ لگا کر اس شادی والے مذاق کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے ــــ کہ اچانک اس کی نظریں مادام اشمارا کی انگلی میں موجود ایک گھٹیا قسم کی انگوٹھی پہ پڑ گئیں۔ مادام اشمارا کا لباس اور اس کا رکھ رکھاؤ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مالی لحاظ سے بے حد خوش حال ہے۔ لیکن

اس کی انگلی میں انتہائی گھٹیا قسم کی انگوٹھی نے عمران کو چونکا دیا۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس سے انگوٹھی طلب کر لی ـــــ لیکن جواب میں مادام اشمارا جس طرح چونکی تھی۔ اور اس کا رنگ اچانک زرد پڑ گیا تھا۔ اس سے عمران کا شبہ یقین میں بدل گیا کہ انگوٹھی کسی خاص مقصد کے لئے ہے ـــــ حالانکہ بظاہر وہ انگوٹھی ایک سادہ اور گھٹیا سی انگوٹھی نظر آ رہی تھی جو فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر گھٹیا سامان بیچنے والوں کے پاس ڈھیروں کی صورت میں پڑی ہوتی ہیں ـــــ اور پھر عمران کا اصرار بڑھتا گیا۔ اور جواب میں مادام اشمارا نے جس انداز میں انگوٹھی نہ دینے کی ضد پکڑی اس سے عمران کے ذہن میں موجود شک جڑیں پکڑتا چلا گیا۔ اور پھر مادام اشمارا اس انداز میں راضی ہوگئی کہ وہ انگوٹھی شادی والے دن دے گی ـــــ تو عمران نے دل ہی دل میں ایک اور فیصلہ کر لیا کہ وہ انگوٹھی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مادام اشمارا اس طرح اس کے ساتھ شادی کا ڈھونگ رچا کر آخر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے ـــــ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ مادام اشمارا کو ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر لے جائے گا۔ اور پھر وہاں نجمہ سے کہہ کر اس کی مکمل نگرانی کرائے گا۔ چنانچہ وہ اسے زبردستی ڈاکٹر داور کے گھر لے گیا ـــــ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ اُسے وہاں دو چار روز ٹھہرائے گا اور پھر دیکھے گا کہ مادام اشمارا کیا چاہتی ہے۔ انگوٹھی کے بارے میں اُسے اب زیادہ تشویش نہ رہی تھی ـــــ کیوں کہ مادام اشمارا اُسے نہ صرف انگوٹھی دینے پر رضا مند ہوگئی تھی بلکہ وہ اس کے ساتھ سیدھی ڈاکٹر داور کے گھر منتقل ہونے پر بھی تیار ہوگئی تھی۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ مادام

اشمارا کسی خاص مقصد کے لئے ہر قیمت پر شادی کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے۔ عمران کا قطعاً اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ـــــ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مادام اشمارا ایک بین الاقوامی مجرمہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت روسیاہ کی سپیشل ایجنٹ بھی ہے۔ اس لئے شادی والی بات تو قطعاً اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی ـــــ اور جہاں تک ریاست ڈھمپ دیکھنے کی بات تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ مادام اشمارا جس نے پوری دنیا دیکھی ہوئی ہے صرف ایک ریاست دیکھنے کی خاطر اس حد تک نہیں جا سکتی ـــــ لیکن جیسے ہی اس نے مادام اشمارا کو ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر پہنچایا۔ معاملات اس کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے۔ اور اس نے تو مذاق میں سر سلطان سے شادی کی بات کی لیکن سر سلطان یوں سنجیدہ ہوگئے کہ جیسے وہ پیدا ہی اسی مقصد کے لئے ہوئے ہوں کہ عمران اور مادام اشمارا کی شادی کرا دیں ـــــ اور بات اس کی والدہ اور پھر ثریا سے ہوتی ہوئی سر رحمان تک پہنچ گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ بات اس حد تک پہنچ گئی کہ اب عمران کے لئے پیچھے ہٹنا محال تھا۔ ـــــ لیکن اس کے باوجود اس کا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اس نے شادی والے روز مادام اشمارا سے وہ انگوٹھی بھی حاصل کر لی تو نجمہ سے اس بات کی تسلی کر لی کہ اس نے مادام اشمارا کو ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا ـــــ اور نہ ہی اس سے کوئی ملنے آیا ہے۔ تو اس نے دانش منزل میں اس انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن وہ ایک عام سی انگوٹھی تھی۔ البتہ اس میں ایک نمایاں چیز تھی کہ وہ انگوٹھی اندر سے کسی صندوق کی طرح خالی تھی۔ اور

اس خانہ میں کوئی چھوٹی سی چیز رکھی جاسکتی تھی۔ اس صندوق کے ڈھکن کو ایک کیل کی مدد سے کھولا اور بند کیا جاسکتا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسی انگوٹھیاں عام ملتی ہیں ——— اس کے اندر عورتیں اور مرد اپنے دوستوں کی چھوٹی چھوٹی تصویریں چھپا کر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نے وہ انگوٹھی ایک طرف پھینکی۔ اور پھر اس نے شادی کے عین وقت پر خلل ڈالنے کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کر لیا ——— اس نے بطور ایکسٹو جولیا کو عین موقع پر مادام اشمارا کو اغوا کرنے کے لئے کہا۔ اور اس کے لئے اس نے مقامی بدمعاشوں کے ایک گروپ کی خدمات بھی اپنے ایک دوست کی معرفت جولیا کو دلوا دیں ——— شادی والے لاکٹ میں اس نے آئی ویٹران بٹن پہلے ہی لگوا دیا تھا۔ تاکہ مادام اشمارا جب اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو ——— اس بٹن کی مدد سے وہ اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا سکے ——— چنانچہ جولیا نے اپنا کردار بہت اچھی طرح نبھایا اور عین نکاح کے وقت مادام اشمارا کو اغوا کر لیا گیا۔ اور نہ صرف اغوا کر لیا گیا بلکہ اس آئی ویٹران بٹن کی وجہ سے وہ اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا تھا ——— اور سب سے بڑی بات یہ کہ عمران شادی سے بال بال بچ گیا۔ ظاہر ہے جب دلہن ہی غائب ہو جائے گی تو پھر شادی کا مسئلہ تو اپنے آپ ہی ختم ہو جاتا تھا ——— اسے خطرہ صرف سر رحمان کی طرف سے تھا۔ کہ وہ مادام اشمارا کی تلاش میں سنجیدہ ہو جائیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے دھمکی بھی دی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام اشمارا سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بس کا روگ نہیں ہے ——— اور سر رحمان کی زیادہ سے زیادہ دوڑ

سپرنٹنڈنٹ فیاض تک ہی تھی۔ اس لئے وہ اس طرف سے قطعاً مطمئن تھا۔ مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ چلنے کے بعد اب اس کا پروگرام صرف اس کی نگرانی تک ہی محدود تھا ——— تاکہ اس کے مشن کا پتہ چلایا جاسکے۔ چنانچہ اس نے میک اپ کیا اور پھر لباس بدل کر وہ کار لے کر دانش منزل سے باہر نکل آیا۔ تاکہ اطمینان سے اس مادام اشمارا کی رہائش گاہ کی نگرانی کر سکے۔



مادام اشمارا نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ تو دروازے میں ایک مسلح نوجوان نمودار ہوا۔

"یس مادام" ——— اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"راشیل کو بلاؤ" ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام ——— راشیل آج صبح سے ہی غائب ہے۔ وہ جاتے وقت کہہ کر گیا تھا کہ وہ آپ سے ملنے کے لئے جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس کی واپسی نہیں ہوئی" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب

دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ راشیل واپس نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں گیا وہ"۔۔۔ مادام نے چونک کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام"۔۔۔ نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ غضب ہو گیا۔ راشیل کو میں نے ایک اہم ترین چیز دی تھی تاکہ وہ میرے آنے تک اُسے سنبھال کر رکھے۔ مائیکل کو بلاؤ۔ شاید اُسے علم ہو"۔۔۔ مادام کا لہجہ غضب ناک ہو گیا۔

"یس مادام"۔۔۔ نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غائب ہو گیا۔ مادام کو یہ بات سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ راشیل انگوٹھی لے کر کہاں چلا گیا ہے۔ راشیل اس کا دست راست تھا۔ وہ اس کے متعلق تو شبہ بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ غداری کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ پھر آخر وہ کہاں چلا گیا۔۔۔ اُسے تو دس بجے کے قریب مادام نے بلا کر وہ انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اب تو رات پڑنے والی ہے۔ اتنی دیر وہ کہاں رہ سکتا ہے۔

"یس مادام"۔۔۔ اچانک ایک غیر ملکی نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"راشیل کہاں ہے مائیکل"۔۔۔ مادام نے غضب ناک لہجے میں پوچھا۔

"وہ صبح دس بجے کے قریب آپ سے ملنے گیا تھا۔ اس کے بعد

اب تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ مائیکل۔۔۔ غضب ہو گیا۔ میں نے اُسے مشن کی مائیکروفلم والی انگوٹھی دی تھی تاکہ وہ اسے محفوظ کر لے میں واپس آکر لے لوں گی۔ اب میں گریٹ باس کو بھی بتا چکی ہوں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے"۔۔۔ مادام اشمارا نے سخت تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ پھر تو واقعی حیرت اور تشویش کی بات ہے"۔ راشیل آخر کہاں جا سکتا ہے"۔۔۔ مائیکل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فوراً اُسے تلاش کرنا ہو گا۔ زندہ یا مردہ ہر قیمت پر"۔ مادام نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی تلاش میں آدمی بھیجتا ہوں مادام"۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"وہ کس چیز پر گیا تھا۔ اپنی کار میں یا ٹیکسی میں"۔۔۔ مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اب وہ حیرت انگیز طور پر اپنے غصے پر قابو پا چکی تھی۔

"وہ سپورٹس کار میں گیا تھا مادام"۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"پھر فوراً اپنے آدمیوں کو اس کار اور راشیل کی تلاش میں بھیج دو۔ انہوں نے برق رفتاری سے کام کرنا ہے۔ مجھے جلد از جلد وہ انگوٹھی چاہیئے"۔۔۔ مادام نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام"۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

مادام نے مائیکل کے جانے کے بعد کمرے میں ہی ٹہلنا شروع کر

دیا وہ سوچ رہی تھی کہ آخر راشیل کہاں جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اب تک کوئی مخالف پارٹی بھی سامنے نہ آئی تھی۔ جس کی طرف سے خطرہ ہو کہ راشیل کو لے اڑی ہو گی ۔۔۔۔ تو کیا راشیل خود ہی راز سمیت غائب ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اکیلا کیا کر سکتا ہے اور کہاں جا سکتا ہے۔ آخر سوچ سوچ کر وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ہو سکتا ہے راشیل کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو اور وہ کسی ہسپتال میں پڑا ہو ۔۔۔۔ یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے انٹرکام کی طرف بڑھی اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"تمام ہسپتال چیک کرو۔ کہیں راشیل کی کار کا ایکسیڈنٹ نہ ہو گیا ہو" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"نہیں مادام ۔۔۔۔ میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا۔ آج صبح سے صرف پانچ ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں۔ جن میں کوئی غیر ملکی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا ہے۔ میں نے تمام تھانوں اور ہسپتالوں کو چیک کر لیا ہے مادام" مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ پھر آخر وہ کہاں گیا۔ وہ جا ہی کہاں سکتا ہے"۔ مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ابھی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک منٹ مادام ۔۔۔۔ ایک کال آئی ہے" ۔۔۔۔ مائیکل نے کہا اور مادام رسیور لے کر کھڑی ہو گئی۔

"ہیلو مادام ۔۔۔۔ راشیل کی کار کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ شہر سے کچھ دور کھیتوں میں کھڑی ہے۔ اس کے ٹائر گولیوں سے برسٹ ہیں اور کار کی باڈی پر بھی گولیوں کے نشانات ہیں۔ کار کو سڑک پر روکا گیا ہے اور پھر اسے دھکیل کر کھیتوں میں چھپا دیا گیا ہے" ۔۔۔۔ مائیکل نے چند لمحوں بعد کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے راشیل کو جبراً اغوا کیا گیا ہے۔ لیکن ایسی حرکت کون کر سکتا ہے" ۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"مادام ۔۔۔۔ کار کے قریب ہی ایک چھوٹا سا بیج بھی ملا ہے۔ نمبر سکسٹی ۔۔۔۔ جس نے کار دریافت کی ہے بیج لے کر آ رہا ہے۔ شاید اس سے اغوا کرنے والوں کا کوئی کلیو مل جائے" ۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔۔ جیسے ہی نمبر سکسٹی بیج لے کر آئے فوراً اسے لے کر میرے پاس آ جانا۔ معاملہ کچھ زیادہ ہی خطرناک دکھائی دیتا ہے" ۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ کسی مخالف پارٹی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لیکن ایسی کوئی پارٹی اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کیوں کہ وہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشن پر آئی تھی ۔۔۔۔ مقامی سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس یا ملٹری انٹیلی جنس کے حرکت میں آنے کا بھی کوئی خدشہ نہ تھا۔ کیوں کہ اس نے اس سسٹم کو نصب کرنے والے ایجنٹ کو محبت کا فریب دیا تھا ۔۔۔۔ اور پھر دو راتیں اس کے فلیٹ میں بسر کرنے کے بعد وہ اس کے نقشے کی مائیکرو فلم اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اسے شاید اتنی آسانی سے یہ نقشہ حاصل نہ ہوتا۔

اگر اس انجینیئر نے اپنے طور پر یہ نقشہ بنا کر اپنی ذاتی فائل میں نہ رکھا ہو، ہوتا۔ وہ انجینیئر اپنے ہر کام کا ذاتی ریکارڈ رکھنے کا عادی تھا۔ اس لئے تلاش کے دوران اُسے وہ ریکارڈ سے مل گیا —— اور پھر اس نے اس نقشے کو اڑانے کی بجائے بروچ میں لگے ہوئے خفیہ کیمرے کی مدد سے اس کی مائیکرو فلم اتار لی اور فلم اس نے اس مقصد کے لئے پہنی ہوئی ڈبلیو تھری انگوٹھی کے اندر رکھ دی۔ —— اور پھر وہ اس انجینیئر سے رخصت ہو کر چلی آئی۔ وہ اسے ایک سیاح کے روپ میں ملی تھی اس لئے ظاہر ہے اس انجینیئر کو اس پر کوئی شک نہ ہو سکتا تھا۔ اب یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ واپسی پر ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئی۔ اور کھانے کے بعد وہ ابھی شراب پی رہی تھی —— کہ وہ عمران پرنس آف ڈھمپ اس سے ٹکرا گیا۔ اور پھر سنجانے اس نوجوان کی بے پناہ معصومیت سے مار کھا گئی یا مشرقی ریاست دیکھنے کے چکر میں وہ ڈاکٹر داور کی کوٹھی میں پہنچ گئی —— اور جہاں عمران سے اس انگوٹھی کو بچانے کے لئے اُسے راشیل کو بلا کر انگوٹھی اس کے حوالے کرنا پڑی اب وہ سوچ رہی تھی کہ راشیل کو دینے کی بجائے اگر وہ انگوٹھی عمران کو ہی دے دیتی تو ظاہر ہے عمران کو اس انگوٹھی کے راز کا کیسے علم ہو سکتا تھا —— وہ بعد میں آسانی سے اس سے حاصل کر سکتی تھی۔ اور پھر اچانک وہ ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑی۔ اُسے اپنے بے ہوش ہونے اور پھر اس غیر ملکی لڑکی کی باتیں اور وہاں سے نکلنا یاد آ رہا تھا —— اگر عمران اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور صرف اس کا مقصد تفریح ہوتا تو وہ ویسے بھی مادام اشمارا کو اپنے ساتھ رکھ

سکتا تھا۔ اُسے اتنا بڑا ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی اور اسی لمحے اُسے ڈاکٹر داور کے گھر والوں کا خلوص۔ عمران کی والدہ اور بہن ثریا کی باتیں۔ عمران کے والد سر رحمان سے ملاقات اور خاص طور پر ڈاکٹر داور کی بیٹی نجمہ کی باتیں یاد آ رہی تھیں —— وہ لوگ کتنے پر خلوص تھے اور پھر نجمہ نے اُسے کئی بار کہا تھا کہ وہ کتنی خوش قسمت ہے کہ اس کی شادی عمران سے ہو رہی ہے جس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہزاروں لڑکیاں تڑپتی رہ گئی ہیں —— اور پھر وہ تمام رسومات جو شادی سے پہلے ادا کی گئیں۔ اور بے شمار عورتوں کا جھمگٹا۔ کیا یہ سب لوگ عمران کے فراڈ میں شامل ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا —— یہ کوئی اور ہی چکر ہے۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ زبردست دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ غیر ملکی لڑکی جو اپنے آپ کو عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی کہہ رہی تھی —— کسی خاص مقصد کے لئے اُسے اغوا کیا ہو اور پھر اُسے ڈرا کر بھاگنے پر مجبور کیا ہو۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ عمران نے ہی کوئی چکر چلا دیا ہو۔ اسی لمحے اُسے خیال آ گیا کہ عمران کا والد مقامی انٹیلیجنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے —— ہو سکتا ہے کہ یہ سب کوئی چکر ہو۔ اور عمران کا تعلق بھی انٹیلی جنس سے ہی ہو۔ لیکن اگر انٹیلی جنس کی یہ حرکت تھی تو اس کے لئے اتنے بڑے ڈھونگ کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا وہ سمجھ رہی ہے۔ اس سادے ڈھونگ کی تہہ میں کوئی خاص راز پنہاں ہے —— اس نے تیزی سے میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اور پھر اس پر فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے

زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس گریٹ باس سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"مادام اشمارا سپیکنگ اوور" ——— مادام اشمارا نے کہا۔

"یس مادام ——— کیا بات ہے اوور" ——— گریٹ باس نے اس بار نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— راشیل ڈبلیو تھری انگوٹھی کے ساتھ ہی غائب ہو گیا ہے۔ میں نے اس کی تلاش شروع کرا دی ہے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُسے کسی نے جبراً اغوا کر لیا ہے ——— میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ سے پہلے جو بات ہوئی تھی۔ وہ ابھی پوری نہیں ہو سکی۔ انگوٹھی جس میں مشن کی فلم تھی اس کی تلاش کا چکر چل پڑا ہے اوور" مادام اشمارا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— یہ اچانک کیا ہو گیا۔ کس نے راشیل کو اغوا کیا ہے اوور" ——— گریٹ باس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں جلد ہی معلوم کر لوں گی۔ آپ بے فکر رہیں اگر میں مشن کی فلم حاصل کر سکتی ہوں تو میں یہ انگوٹھی بھی برآمد کر لوں گی اوور" مادام اشمارا نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ——— میں پھر فی الحال رومانیہ کے سفیر کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ کہ وہ انتظار میں نہ رہے اوور" ——— گریٹ باس نے جواب دیا۔

"ہاں ——— یہ درست ہے۔ دوسری بات یہ کہ مجھے پاکیشیا کی

انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان اور اس کے بیٹے علی عمران کے متعلق تفصیلی معلومات چاہئیں۔ آپ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں اوور" ——— مادام اشمارا نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ایک کے متعلق تو تم خود بتا رہی ہو کہ وہ انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے۔ ایسے سرکاری آدمیوں کے متعلق تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن ریکارڈ نہیں رکھتی۔ دوسرا نام علی عمران ——— اگر یہ کوئی مجرم ہے تو اس کا ریکارڈ ہو گا ورنہ نہیں اوور" ——— گریٹ باس نے جواب دیا۔

"میں نے تو سنا تھا کہ کراس ورلڈ آرگنائزیشن ہر اس آدمی کا ریکارڈ رکھتی ہے جس کا کسی بھی طریقے سے جرائم سے تعلق ہو اوور" ——— مادام اشمارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— ایسا ہی ہے۔ زیادہ تر ریکارڈ مجرموں کا ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ ریکارڈ صرف سیکرٹ سروس کے ممبران کا رکھتے ہیں۔ انٹیلی جنس کی کراس ورلڈ آرگنائزیشن کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں ہے اوور" ——— گریٹ باس نے جواب دیا۔

"چلیں آپ کوشش تو کریں کم از کم پتہ تو چل جائے گا کہ ان کی کیا حیثیت ہے اوور" ——— مادام اشمارا نے بددلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی کال بک کرا کر معلوم کر لیتا ہوں۔ میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں اطلاع دوں گا اوور" ——— گریٹ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ مادام اشمارا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"مادام ـــــ حاضر ہو سکتا ہوں" ـــــ اسی لمحے دروازے سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ـــــ آؤ مائیکل" ـــــ مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور مائیکل قدم بڑھاتا کمرے میں داخل ہو کر میز کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ بیج ملا ہے راشیل کی کار کے قریب" ـــــ مائیکل نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک چھوٹا سا بیج مادام کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ مادام نے چونک کر بیج اٹھایا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگی دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"بلیک گرل ـــــ اوہ ـــــ اب میں سمجھی راشیل کو کیا ہوا" مادام نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بلیک گرل ـــــ کیا وہ ایکریمین ٹاپ سپیشل ایجنٹ"

مائیکل نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مائیکل ـــــ یہ بیج بلیک گرل کا مخصوص بیج ہے۔ دیکھو اس پر ایک کالے رنگ کی لڑکی ڈانس کر رہی ہے۔ اور نیچے لکھا ہوا ہے بلیک بیوٹی ـــــ بظاہر یہ عام سا بیج معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی گلنے ریکارڈ کرنے والی کمپنی کا ہو۔ لیکن یہ بلیک گرل کا مخصوص بیج ہے۔ اور اس بیج کا راشیل کی کار کے قریب ملنے سے ظاہر ہے کہ بلیک گرل نہ صرف اس ملک میں موجود ہے بلکہ وہ ہمارے

پیچھے بھی لگی ہوئی ہے۔ اور ہو سکتا ہے وہ بھی اس مشن پر آئی ہو۔ کیونکہ شوگران میں بھی وہ ہمارے ساتھ اس مشن پر کام کرتی رہی ہے۔ اور راشیل کے پاس مشن کی فلم موجود ہے ـــــ اگر بلیک گرل نے وہ انگوٹھی حاصل کر لی تو پھر سمجھو ہم شکست کھا گئے۔ ہمیں فوراً راشیل کو برآمد کرنا ہے ہر قیمت پر" ـــــ مادام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مگر مادام ـــــ ہم کس طرح راشیل کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ سوائے اس بیج کے اور کوئی کلیو ہمارے پاس موجود نہیں ہے" ـــــ مائیکل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا پتہ لگانا ہوگا۔ ہر قیمت پر۔ اوہ ٹھہرو ـــــ رینج نمبر فور پر ٹرائی کرتے ہیں شاید راشیل سے لنک ہو جائے" ـــــ مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ ضروری تو نہیں کہ راشیل نے رینج نمبر فور کا رسیور اپنے پاس رکھا ہوا ہو" ـــــ مائیکل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کے پاس ہو ـــــ عام طور پر راشیل اسے اپنے پاس رکھتا ہے۔ اس سے وہ خود تو ہم سے رابطہ قائم نہیں کر سکتا لیکن ہم چاہیں تو اس کے ذریعے اس کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آؤ ٹرائی کرتے ہیں" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنے پیچھے دیوار میں نصب بڑی سی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے الماری کھول کر اس کی ایک سائیڈ دبائی تو الماری کے اندر لگے ہوئے تختے تیزی سے گھوم کر پچھلی طرف چلے گئے اور اب وہاں ایک بڑی سی مشین نصب نظر آ رہی تھی۔ جس کے درمیان میں ایک بڑی

سی سکرین نما جگہ خالی تھی۔ مادام نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین روشن ہوگئی اور سکرین پر شہر کا نقشہ ابھر آیا۔ مادام نے ایک اور بٹن دبایا۔ تو سکرین پر ایک روشن نقطہ نمودار ہوگیا۔

"ویری گڈ ——— راشیل کے پاس ریچ فور کا رسیونگ سیٹ موجود ہے ورنہ یہ نقطہ روشن نہ ہوتا" ——— مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے بیک وقت دو بٹن دبا دیئے اور روشنی کا نقطہ تیزی سے مشرق کی طرف اچھل اچھل کر بڑھنا شروع ہوگیا ——— انتہائی مشرق میں جانے کے بعد وہ ذرا سا ٹیڑھا ہو کر نیچے اترتا چلا آیا اور پھر ایک جگہ رک کر تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

اور مادام نے آگے بڑھ کر غور سے نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"شکیل ٹاؤن ——— کوٹھی نمبر ۱۲" ——— مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"مائیکل ——— فوراً شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہو کہ وہ فوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوٹھی نمبر ۱۲ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن والی انگوٹھی سمیت اسی کوٹھی میں ہے۔ ہمیں فوراً چھاپہ مارنا ہوگا ——— میرا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے" ——— مادام اشمارا نے مشین کو دوبارہ گھما کر الماری میں بند کرتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام ——— اگر یہاں بلیک گرل کا ہیڈ کوارٹر ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کا پورا گینگ موجود ہوگا" ——— مائیکل نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح

تیار ہو کر جانا چاہیئے۔ تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان کے ساتھ جا کر راشیل کو لے آؤں گی۔ ہر قیمت پر ——— مکمل مشن انگوٹھی میں ہے۔ ایسا نہ ہو بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کر لے" ——— مادام اشمارا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور مائیکل تیزی سے سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جبکہ مادام اشمارا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لباس کی خفیہ جیبوں میں اس نے ضروری سامان بھر لیا تھا ——— اور اب وہ بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی۔ اور پھر وہ مائیکل کے پاس جانے کے لئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور مادام چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے بٹن دبایا۔ تو اس میں سے گریٹ باس کی آواز بلند ہوئی۔

"گریٹ باس کالنگ مادام اشمارا اوور" ——— گریٹ باس کے لہجے میں جوش نمایاں تھا۔

"یس مادام ——— سپیکنگ۔ اوور" ——— مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ——— ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ پاکیشیا کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے بارے میں ان کے پاس کوئی فائل موجود نہیں ہے۔ البتہ علی عمران کے متعلق حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں۔ اوور" ——— گریٹ باس نے جوشیلے لہجے میں

کہا۔

"کیا مطلب —— کیا وہ کوئی مجرم ہے اوور" —— مادام نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے تو عمران کا نام صرف اس لئے لے لیا تھا کہ وہ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کا بیٹا ہے۔

مادام —— وہ مجرم نہیں بلکہ مجرموں کے لئے عزرائیل کا درجہ رکھتا ہے۔ مخصوص عزرائیل —— کراس ورلڈ آرگنائزیشن نے جو فوری رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ بظاہر ایک احمق سیدھا سادہ سا نوجوان ہے جو عام طور پر احمقانہ سا لباس پہنتا ہے اور احمقانہ گفتگو کرتا ہے۔ —— اور اس کی حرکات بظاہر احمقانہ دکھائی دیتی ہیں ۔ اپنے نام کے علاوہ وہ اپنے آپ کو ایک فرضی ریاست ڈھمپ کا شہزادہ بھی بتاتا ہے۔ یعنی پرنس آف ڈھمپ —— ایک حبشی بلوانوں میں پلا ہوا لنگڑا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ عمران انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ یہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے سربراہ ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہے —— بے حد عیار، چالاک اور ذہین ترین آدمی ہے۔ بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں اور لاتعداد بین الاقوامی مجرم اس کے ہاتھوں گردنیں تڑوا چکے ہیں —— مارشل آرٹ کا اتنا بڑا ماہر ہے کہ بڑے سے بڑا لڑاکا بھی آج تک اس سے نہیں جیت سکا۔ جوڈو، جوجٹسو، کنگ فو۔ غرضیکہ ہر قسم فن حرب کا ماہر ہے۔ سنگ آرٹ جانتا ہے۔ سنگ آرٹ کا مطلب ہے کہ وہ اتنا تیز ہے کہ بڑے سے بڑا نشانہ باز بھی ریوالور کی گولی اسے نہیں مار سکتا۔ مختصر یہ کہ وہ پوری دنیا میں مجرموں

کے لئے مجسم دہشت ہے۔ وہ جس مجرم تنظیم کے پیچھے لگ جائے اس مجرم تنظیم کے لئے بے بسی کی موت مقدر بن جاتی ہے —— کنوارہ ہے وہ ایک باورچی کے ساتھ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰ میں رہتا ہے۔ اس کے دیگر آدمیوں کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں۔ میک اپ کا ماہر ہے —— اتنا ماہر کہ چند منٹوں میں مکمل طور پر حلیہ بدلنے پر قادر ہے اوور" —— گریٹ باس نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ —— اس قدر خطرناک آدمی —— اتنی خوبیاں کسی انسان میں تو نہیں ہو سکتیں۔ میرا خیال ہے کراس ورلڈ والوں نے مبالغے سے کام لیا ہے اوور" —— مادام نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام —— کراس ورلڈ کی معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔ یہ لوگ زبردست چھان بین کے بعد معلومات اکٹھی کرتے ہیں اوور" گریٹ باس نے جواب دیا۔

"او۔کے —— پھر کراس ورلڈ والوں کو آپ بتا دیں کہ ان کا یہ سپر مین مادام اشمارا کے ہاتھوں چند روز بعد موت کے گھاٹ اتر چکا ہوگا اوور" —— مادام اشمارا نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام اگر ہو سکے تو ایسے لوگوں کو چھیڑے بغیر تم اپنا مشن مکمل کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ مشن کے درمیان یہ رکاوٹ بن جائے اوور" —— گریٹ باس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"گریٹ باس —— مشن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مشن مکمل ہو

چکا ہے۔ اس کی نعم میں نے ڈبلیو تھری انگوٹھی میں ڈال کر محفوظ کر لی تھی اب یہ اتفاق ہے کہ مجھے یہ انگوٹھی راشیل کو دینی پڑی۔ اور راشیل کو اغوا کر لیا گیا ۔۔۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ راشیل کو کس نے اغوا کیا ہے اور اس وقت وہ کہاں ہے۔ میں اپنے آدمی لے کر بس وہاں جانے ہی والی تھی کہ آپ کی کال آ گئی۔ اور میں رک گئی اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"کس نے اغوا کیا ہے۔ کیا کوئی مخالف پارٹی میدان میں اتر آئی ہے اوور" ۔۔۔ گریٹ باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ تو ابھی علم نہیں ہے کہ وہ کس حد تک مخالف ہے۔ بہرحال راشیل کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ کام بلیک گرل کا ہے اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے بتایا۔

"بلیک گرل ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ مگر وہ پاکیشیا میں کیسے پہنچ گئی اوور" گریٹ باس نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"راشیل کی کار کے پاس سے اس کا مخصوص بیج ملا ہے۔ اور میں نے ریتج فور سے راشیل کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راشیل بلیک گرل کے قبضے میں ہے ۔۔۔ راشیل کے متعلق مجھے پوری طرح علم ہے کہ چاہے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ وہ کچھ نہیں بتائے گی۔ لیکن ایک مسئلہ ہے کہ راشیل کو اس انگوٹھی کی اہمیت کا خود بھی علم نہیں ہے اوور" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ تو اچھا ہے کہ اسے انگوٹھی کی اہمیت کا علم نہیں ورنہ ہو سکتا ہے وہ بے پناہ تشدد کے سامنے گھٹنے ٹیک جاتی۔ بہرحال

تم فوراً ایکشن میں آ جاؤ۔ اور سنو اگر ضرورت محسوس کرو تو مجھے کال کر دینا میں مکمل ٹیم لے کر خود بھی پاکیشیا آ جاؤں گا اوور" ۔۔۔ گریٹ باس نے آفر دیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں فی الحال تو اس کی نوبت نہ آئے گی۔ لیکن اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اطلاع دے دوں گی اوور" مادام نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ راشیل کو بلیک گرل کے پنجے سے چھڑانے کے بعد صورت حال سے مجھے مطلع کر دینا۔ کیونکہ مجھے فکر رہے گی اوور" گریٹ باس نے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور اینڈ آل" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ کمرے کے باہر ہی مائیکل اس سے ٹکرا گیا۔

"میں آپ ہی کی طرف آ رہا تھا مادام ۔۔۔ سب آدمی پوری طرح تیار ہیں۔ لیکن ایک آدمی نے جو پچھلی سڑک سے آیا ہے نئے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک پھرتیلے سے نوجوان کو ہماری کوٹھی کی پچھلی دیوار پھاند کر اندھیرے میں غائب ہوتے دیکھا ہے" ۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"ہماری کوٹھی کی دیوار ۔۔۔ کیا اسے یقین ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دیوار پر تو بجلی کی تاریں لگی ہوئی ہیں" ۔۔۔ مادام نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"جی ہاں مادام ۔۔۔ میں نے چیک کیا تو تاریں بھی صحیح ہیں اور ان

میں کرنٹ بھی دوڑ رہا ہے "۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"کس نے رپورٹ دی ہے"۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"الیون تھرٹی نے مادام "۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"وہ باہر لوہ برج میں موجود ہے"۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"آؤ ۔۔۔ میں خود اس سے پوچھتی ہوں"۔۔۔۔ مادام نے کہا اور پھر وہ تیزی سے لوہ برج کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر اس نے الیون تھرٹی سے خود پوچھ گچھ کی۔ الیون تھرٹی کو اندھیرے میں احساس سا ہوا تھا۔ لیکن وہ حتمی طور پر کچھ نہ بتا سکتا تھا۔ اس لئے مادام نے آخر کار اُسے وہم سمجھ کر ٹال دیا۔

اور پھر وہ دس مسلح افراد کو لے کر ویگن میں سوار ہو گئی۔ مائیکل کو کوٹھی کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فلنگ تھا۔ جو شہر کے تمام راستوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور مادام کے شکیل ٹاؤن بتانے پر اس نے سر ہلاتے ہوئے ویگن پھاٹک سے نکالی۔ اور تیزی سے ویگن دوڑاتا مغرب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام اشمارا سے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد راشیل اطمینان سے
ت ہوا پلازہ سے باہر آ گیا۔ اس نے انگوٹھی کو اپنی کسی انگلی میں پہننے کی
وشش کی ۔۔۔ لیکن انگوٹھی اس کی کسی انگلی میں فٹ نہ آئی۔ وہ بہت
ھوٹی تھی۔ اس لئے اس نے انگوٹھی کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ
یا۔ اسے احساس تھا کہ مادام اشمارا نے جس انداز میں انگوٹھی اس کے
حوالے کی ہے ۔۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ انگوٹھی کسی خاص اہمیت کی
ل ہے۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح محتاط تھا۔ لیکن وہ
ی تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اُسے دُور سے سڑک بلاک نظر آئی۔ سڑک
دونوں اطراف کاروں کی طویل قطار موجود تھی ۔۔۔ اور راشیل نے
بی سے چیک کر لیا کہ مسلح سپاہی ہر کار کی تلاشی لینے میں مصروف
ی۔ سی لمحے اُسے خیال آ گیا کہ کہیں یہ تلاشی اس انگوٹھی کی نہ ہو۔ کیوں کہ
بتا تھا کہ مادام اشمارا جیسے اہم مشن پہ یہاں آئی ہوئی ہے ۔۔۔ اور
س کا اچانک غائب ہو جانا اور پھر اسی طرح پلازہ میں بڑے پُراسرار
یقے سے انگوٹھی اسے دینے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اُسے خطرہ تھا۔

کہ کسی بھی وقت انگوٹھی اس سے چھینی جا سکتی ہے۔ وہ بڑا مشہور محاورہ ہے
کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ اب راشیل کی داڑھی تو نہیں تھی لیکن تنکا اس
کے دل میں موجود تھا ——— اس لئے اس نے تیزی سے کار ایک کیفے
کے سامنے روکی اور پھر اتر کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کیفے میں داخل ہو گیا۔
اُسے معلوم تھا کہ تلاشی لینے والے کسی بھی لمحے اس کی کار کے ساتھ ساتھ اس
کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں ——— اس لئے وہ سب سے پہلے اس انگوٹھی کو
کسی محفوظ جگہ پہنچانا چاہتا تھا۔ اور یہی سوچنے کے لئے وہ کیفے میں داخل
ہوا تھا۔ اور پھر اس کی نظریں کیفے کے ہال میں دوڑتی چلی گئیں ——— ہال
کی تمام میزیں پُر تھیں۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اس لئے لوگ کھانا کھانے میں
مصروف تھے۔ وہ سب لوگ شکل و صورت و لباس سے ملازم پیشہ نظر
آتے تھے ——— اس لئے راشیل سمجھ گیا کہ ارد گرد موجود کاروباری مراکز
میں لنچ کا وقفہ ہوا ہے۔ اس لئے کیفے کا ہال پُر ہے۔ اور پھر ایک میز پر
اُسے ایک خوب صورت سی نوجوان لڑکی اکیلی بیٹھی کھانا کھاتی نظر آ گئی۔
اور راشیل تیزی سے اس کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں مس" ——— راشیل نے بڑے
مہذب لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— ہاں تشریف رکھئے" ——— لڑکی نے اچانک اپنے
قریب ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان کو کھڑا دیکھ کر چونک پڑی۔

"تھینک یو مس ...." ——— راشیل نے بیٹھتے ہوئے کہا۔
اور اس نے جان بوجھ کر مس کے بعد وقفہ دیا تھا۔

"میرا نام مارگریٹ جولین ہے اور میں یہاں رابرٹ سنز میں

پی اے ٹو ڈائریکٹر ہوں" ——— مارگریٹ جولین نے جواب میں اپنا مکمل
تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے مائیکل روڈالف کہتے ہیں۔ میں ایک سیاح ہوں"
راشیل نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری ——— میں نے آپ سے کھانے کے لئے پوچھا ہی نہیں"
مارگریٹ جولین نے ندامت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی ویٹر کو اشارہ کیا۔

"اوہ تھینک یو ——— میں کھانا کھا چکا ہوں۔ آپ کھانا کھا لیجئے۔
پھر چائے اکٹھی پی لیں گے۔ آپ جیسی حسین خاتون کے ساتھ چائے پینا
میرے لئے یادگار رہے گا" ——— راشیل نے کہا۔

"اوہ ——— آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں۔ میں کھانا کھا
چکی ہوں" ——— مارگریٹ جولین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
اور پھر اس نے ویٹر کو چائے لانے کا کہا اور ویٹر نے پھرتی سے میز
پر پڑے ہوئے برتن اٹھا کر میز صاف کر دی۔

"یہ رابرٹ سنز کہاں ہے" ——— راشیل نے پوچھا۔

"اس کیفے سے تیسری بلڈنگ ہے۔ ادویات کی امپورٹ ایکسپورٹ
کرتی ہے" ——— مارگریٹ جولین نے جواب دیا۔ اس کی نظروں میں
راشیل کے لئے پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ مارگریٹ جولین
آزاد خیال لڑکی تھی۔ ایک فلیٹ میں اکیلی رہتی تھی۔ اور جو اس
کی تنخواہ اس کے شوق کے لئے پوری نہ ہوتی تھی۔ اس لئے وہ
نئے نئے دوست بنا کر ان سے اپنا خرچہ نکالتی رہتی تھی۔ اور راشیل کو

دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی کہ راشیل نے اُسے پسند کیا ہے۔ اور لباس سے بھی وہ کوئی دولت مند سیاح لگتا ہے ـــــ اس لئے اس کے ساتھ وقت بھی اچھا گزرے گا اور ساتھ ہی رقم بھی تگڑی ہی حاصل ہو سکے گی اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ راشیل کو دوست بنائے گی۔

"یہ کچھ دور کاروں کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے" اچانک راشیل نے پوچھا۔

"اوہ چیکنگ ـــــ ارے ہاں ـــــ یہاں اکثر چیکنگ ہوتی رہتی ہے۔ نارکوٹنگ ایجنسی والے اکثر یونہی مصروف سڑکوں پر چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ہر کار۔ موٹر سائیکل اور ہر آدمی کے لئے مکمل چیکنگ کرتے ہیں۔ اس طرح اکثر انہیں منشیات اور اس کے سمگلر مل جاتے ہیں" ـــــ مارگریٹ جولین نے بغور راشیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تو کیا یہ سارا دن چیکنگ کرتے رہتے ہیں" ـــــ راشیل نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ بس اچانک چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اچانک ختم کر دیتے ہیں۔ نہ ہی وقت مخصوص ہے اور نہ جگہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ وہاں سے چیکنگ چھوڑ کر ہوٹلوں کے سامنے کھڑی کاروں اور اجنبی لوگوں کی چیکنگ شروع کر دیتے ہیں" مارگریٹ جولین نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تو یہ بات ہے" ـــــ راشیل نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل ـــــ آپ اگر مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کے اعتماد پہ پورا اتر سکتی ہوں" ـــــ مارگریٹ جولین نے ویٹر کے رکھے ہوئے چائے کے برتن اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل راشیل کے سوال اور اس کی آنکھوں میں موجود الجھن سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ راشیل کے پاس بھی منشیات موجود ہے ـــــ اس لئے وہ چیکنگ سے گھبرا کر اس کیفے میں آنکلا ہے۔ ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بڑی موٹی موٹی رقمیں ملنے کی توقع رہتی تھی۔ اس لئے مارگریٹ جولین کی دلچسپی بڑھ گئی تھی۔

"اعتماد ـــــ کیسا اعتماد ـــــ اوہ مس مارگریٹ ـــــ آپ غلط انداز میں سوچ رہی ہیں۔ میرا منشیات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا" ـــــ راشیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ مارگریٹ جولین کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

"یہ لیجئے ـــــ چائے لیجئے۔ اب یہ تو آپ کی مرضی ہے کہ آپ اعتماد کریں یا نہ کریں۔ بہرحال اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو مناسب معاوضے پر میری خدمات حاضر ہیں۔ میں چونکہ یہ لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں اس لئے ہماری تلاشی کبھی نہیں لی جاتی" ـــــ مارگریٹ نے چائے کی پیالی راشیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

اور اُسی لمحے راشیل نے کیفے سے باہر مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی کار رکتے ہوئے دیکھی۔ سپاہی کار سے اتر کر کھڑے ہو گئے تھے۔ انہیں شاید کسی افسر کے آنے کی توقع تھی۔

اور راشیل نے انہیں دیکھتے ہی بڑی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر

مادام اشمارا کی دی ہوئی انگوٹھی نکال کر مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مس مارگریٹ ــــــ یہ انگوٹھی امانت رکھ لیں۔ اور اپنا گھر کا پتہ بتا دیں۔ میں شام کو وہاں سے اسے واپس لے لوں گا اور آپ کو معقول معاوضہ بھی پیش کیا جائے گا" ــــــ راشیل نے تیز لہجے میں کہا اور مارگریٹ نے پھرتی سے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر اپنے گریبان میں ڈال دی۔

"اس کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کریں۔ اگر یہ گم ہو گئی اور یا اسے نقصان پہنچا تو آپ کے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی" ــــــ راشیل کا لہجہ بے پناہ سرد اور تلخ تھا۔

"آپ بے فکر رہیں مسٹر مائیکل ــــــ یہ محفوظ رہے گی۔ آپ آفس ٹائم کے بعد فلیٹ نمبر ۱۰ ولنگٹن روڈ پر آجائیں اور اپنی امانت حاصل کر لیں۔ لیکن وہ معاوضہ معقول ہونا چاہیے" ــــــ مارگریٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور راشیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب پولیس والے کیفے کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اور پھر پولیس والوں نے راشیل کو روک لیا۔ لیکن انہوں نے مارگریٹ جولین کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کیفے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"معاف کیجئے ــــــ ہم ہنگامی چیکنگ کر رہے ہیں۔ آپ کو تلاشی دینی ہو گی" ــــــ ایک پولیس افسر نے بڑے مودبانہ لہجے میں راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں آفیسر ــــــ قانون سے تعاون میرا نصب العین

ہے۔ آپ خوب اچھی طرح تسلی کر لیں" ــــــ راشیل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کی مکمل تلاشی لینے کے بعد اس سے معذرت کر کے جانے کی اجازت مل گئی۔ اور راشیل اپنی پیشانی پر مسکراتا ہوا کیفے سے باہر نکل آیا ــــــ اب کاروں کی چیکنگ بند تھی۔ اور کیفوں میں بیٹھے ہوئے افراد کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اس نے راشیل اطمینان سے کار میں بیٹھا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ شام کو مارگریٹ کو معقول انعام دے کر اس سے انگوٹھی حاصل کر لے گا۔

اس کی کار تیز رفتاری سے سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت وہ جس جگہ سے گزر رہا تھا اس کے دونوں اطراف میں دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے جن میں قد آور فصلیں موجود تھیں ــــــ راشیل اپنی ہی دھن میں کار دوڑاتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور راشیل کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کار کا سٹیئرنگ بری طرح لڑکھڑا گیا۔ راشیل نے لاشعوری طور پر اسے کنٹرول میں کرنا چاہا ــــــ لیکن کار سڑک سے اتر کر کھیت میں گھستی چلی گئی۔ راشیل نے بڑی مشکل سے اسے الٹنے سے بچایا تھا۔ اور پھر جیسے ہی کار رکی راشیل ایک طویل سانس لیتے ہوئے باہر نکل آیا ــــــ اس کا خیال تھا کہ کار کا ٹائر اچانک کسی شیشے کا ٹکڑا لگنے سے برسٹ ہو گیا ہے۔ چنانچہ نیچے اتر کر اس نے ٹائر کو چیک کیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ ٹائر کو گولی مار کر پھاڑا گیا تھا ــــــ اور اسی لمحے اسے آہٹ سی محسوس ہوئی۔

وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے گھوما مگر اسی لمحے کوئی شخص ہوکے شیر کی طرح اڑتا ہوا اس پر آپڑا۔ اور وہ دونوں گتھم گتھا ہو کر ہو کر زمین پر گر پڑے۔ راشیل نے نیچے گرتے ہی پھرتی سے حملہ آور کو اچھال دیا —— مگر اس سے پہلے کہ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کسی نے اس کے سر پر زوردار ضرب لگائی اور راشیل کی آنکھوں کے سامنے تاریکی کا دبیز پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا —— راشیل نے سر کو جھٹک کر اس پردے کو ہٹانا چاہا لیکن اسی لمحے اُسے ایک اور ضرب کا احساس ہوا اور پھر اس کا شعور اس کا ساتھ چھوڑتا چلا گیا۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا —— کیوں کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور تھا۔ اس کے جسم کو ایک پتلی پر نائیلون کی مضبوط رسیوں سے اس بری طرح سے جکڑ دیا گیا تھا کہ سوائے گردن اور سر کو حرکت دینے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکتا تھا ——۔ اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ اذیت رسانی کے پرانے اور جدید ترین آلات لٹکے ہوئے تھے۔ راشیل ان آلات کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کمرہ پوچھ گچھ کے لئے مخصوص ہے —— لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر اُسے یہاں سے لے آنے والے کون لوگ ہیں۔

اُسی لمحے کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوگئے۔ اور راشیل نے سب سے آگے آنے والے کی شکل دیکھتے

ہی ایک طویل سانس لیا۔ اب صورت حال کو وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ آنے والا موکل تھا۔ ایکریمین ایجنٹ جو بلیک گرل نامی سیکرٹ ایجنٹ گروپ کا رکن تھا اور شوگران میں اس دفاعی سسٹم کو حاصل کرنے کے لئے ان کے درمیان کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا —— چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ اُسے بلیک گرل نے اغوا کیا ہے۔ اس سے ظاہر تھا کہ بلیک گرل بھی اس ملک میں کام کر رہی ہے۔

"راشیل تمہیں ہوش آگیا" —— موکل نے اس سے چند قدم دور رک کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں موکل —— شکریہ —— مجھے پوری طرح ہوش آگیا ہے۔ لیکن میں اپنے اغوا کا مقصد نہیں سمجھ سکا" —— راشیل نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی سب کچھ سمجھ آجائے گا۔ اس کمرے میں آنے کے بعد بیوقوف بھی عقل مند بن جاتے ہیں۔ اور تمہاری ہماری تو پرانی دوستی چلی آ رہی ہے —— اور ظاہر ہے ایسے موقعے بار بار ہاتھ نہیں آتے کہ راشیل جیسا آدمی یوں بے بس پڑا ہوا ہو۔ اور موکل کو یہ موقع مل جائے کہ وہ اس سے جس طرح چاہے پوچھ گچھ کرے" —— موکل نے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے —— یہ تو موقعے موقعے کی بات ہے۔ لیکن تم مجھے جانتے ہو میرا نام راشیل ہے۔ جو اگر نہ چاہے تو موت بھی اس سے کچھ نہیں اگلوا سکتی۔ تم اپنی پوری سزا کی مجھ پر آزما سکتے ہو" —— راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو راشیل ——— تمہاری اور میری پوزیشن ایک جیسی ہے۔ میں بلیک گرل کا اسسٹنٹ ہوں اور تم مادام اشمارا کے۔ ہماری تمہاری آپس میں کوئی دشمنی نہیں ہے ——— ہم تو صرف مہرے ہیں جو دوسروں کے اشارے پر حرکت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کا جواب دے دو ——— میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی محفوظ رہے گی" ——— موکل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ راشیل کوئی عام آدمی نہیں جس سے تشدد کے ذریعے کچھ اگلوایا جا سکے۔

"تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ لیکن میں جس بات کا جواب مناسب سمجھوں گا دوں گا ورنہ نہیں" ——— راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر یہاں کہاں ہے"

راقبیل نے پوچھا۔

"یہ بات تم مجھ سے پوچھنے کی بجائے بہتر ہے کہ خود ہی اُسے تلاش کر لو" ——— راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— یہ تمہیں بتانا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہ مادام نے کس حد تک مشن مکمل کیا ہے۔ اور وہ کیا کر رہی ہے" ——— موکل نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر لوچھ لو میں تو نہیں بتاؤں گا" ——— راشیل نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"او۔ کے" ——— موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

اس نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی کو آنکھ سے اشارہ کیا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی سٹین گن اتار کر ایک طرف دیوار سے ٹکا کر رکھی اور پھر اس نے دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ایک لمبا سا راڈ اتار لیا ——— جس کے ایک سرے پر نائیلون کی باریک سی ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔ اس نے بڑے اطمینان سے وہ ڈوری کھولی۔ اور آگے بڑھ کر اس نے ڈوری بینچ پر لیٹے ہوئے راشیل کی گردن کے گرد لپیٹی اور اس کا دوسرا سرا راڈ میں لگے ہوئے ایک ہک میں اٹکا دیا ——— راشیل خاموش پڑا یہ سب کارروائی دیکھتا رہا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ تشدد کا کون سا طریقہ ہے۔ اس نے پہلے تشدد کا یہ آلہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس آدمی نے راڈ کا سرا پکڑا اور پھر اس کے نیچے لگی ہوئی ایک چھوٹی سی چرخی کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا ——— اور پہلی بار راشیل کو اس خطرے کا احساس ہوا کیونکہ نائیلون کی باریک ڈوری چرخی کے گھومتے ہی اس کی گردن کے گرد کستی چلی جا رہی تھی اور راشیل کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس لمحہ بہ لمحہ رکتا جا رہا ہو ——— اس کی آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنے آپ پر جبر کئے خاموش لیٹا ہوا تھا۔ اور پھر ڈوری اتنی تنگ ہوگئی کہ راشیل کو موت سامنے نظر آنے لگی۔

"راشیل اب بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو ورنہ یہ ڈوری تمہاری گردن کو اس طرح کاٹ دے گی جس طرح صابن کو تار کاٹ دیتا ہے" موکل نے سرد لہجے میں کہا۔

"تت ——— تم سے جو ہوتا ہے کر لو" ——— راشیل نے بھنچے بھنچے لہجے

میں جواب دیا اور موکل کے اشارے پر راڈ کو پکڑے ہوئے آدمی نے چرخی گھمانی شروع کر دی اور پھر نائیلون کی باریک ڈوری راشیل کی گردن کو کاٹتی ہوئی کھال میں گھستی چلی گئی ـــــ اور راشیل کے نہ چاہنے کے باوجود چیخیں نکلنے لگ گئیں۔ اس کی گردن سے خون نکلنے لگ گیا تھا۔

"بتاؤ ـــــ ورنہ دوسرا جھٹکا تمہاری موت پر ہی ختم ہو گا۔"
موکل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں" ـــــ راشیل نے تڑپتے ہوئے جواب دیا اور بری طرح سر ادھر ادھر مارنے لگا۔

"کھول دو ـــــ اور ترکیب نمبر ۳ آزماؤ" ـــــ موکل نے کہا۔ اور اس آدمی نے چرخی الٹی گھما کر رسی کھولنی شروع کر دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ڈوری گردن سے نکال کر اُسے بڑے اطمینان سے راڈ پر لپیٹا اور اُسے دیوار سے لٹکا دیا ـــــ جب کہ دوسرے آدمی نے ایک کونے میں موجود میز پر رکھا ہوا پانی کا جگ اٹھایا اور راشیل کے منہ پر پورا جگ ہی انڈیل دیا۔ اور راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ڈوبتا ہوا دل پھر معمول پر آ گیا ہو ـــــ ٹھنڈا پانی پڑنے سے اس کے زخم سے خون نکلنا بھی بند ہو گیا تھا۔

"یہ تو سب سے معمولی ترکیب تھی راشیل اب دیکھنا کہ تم کس طرح طوطے کی طرح بولنا شروع کرتے ہو" ـــــ موکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے اُسی آدمی نے راڈ دیوار سے لٹکا کر دیوار میں نصب ایک

الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج اور چھوٹی سی شیشی نکال لی شیشی میں سنہرے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا ـــــ اس نے اس محلول سے سرنج کو بھرا اور پھر سرنج اٹھائے وہ راشیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راشیل خاموش پڑا ہوا تھا۔ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے راشیل کے بندھے ہوئے بازو میں سرنج کے سرے پر موجود باریک سوئی گھونپ دی اور پھر ایک لمحے میں سرنج میں موجود سنہرے رنگ کا محلول سوئی کے راستے سے راشیل کے بدن میں غائب ہو گیا ـــــ اور وہ آدمی سوئی واپس کھینچ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جیسے ہی سنہرے رنگ کا محلول راشیل کے جسم میں انجکٹ ہوا۔ راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر کسی آبشار کی ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار پڑ رہی ہو اور اس کا جسم جیسے روئی کے گالوں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو ـــــ خوش گوار سی ٹھنڈک اس کے جسم میں دوڑ رہی تھی اور راشیل سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا تشدد ہے جس سے بجائے تکلیف کے لطف آ رہا ہے۔ مگر دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں خوف ناک دھماکہ ہوا ہو ـــــ اور پھر جیسے کوئی خوف ناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اُسے یوں لگا جیسے کھولتا ہوا لاوا اس کے جسم میں دوڑتا چلا جا رہا ہو۔ یہ تکلیف اتنی اچانک اور خوف ناک تھی کہ راشیل کو اپنے جسم کی ایک ایک رگ پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی ـــــ اور اُسے یوں لگا جیسے وہ کسی دہکتے ہوئے تنور میں جا گرا ہو۔ تکلیف لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور راشیل جتنا ضبط کر رہا تھا اتنی ہی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی ـــــ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں اور پھر اس کے پیٹ میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ اور ایک بار پھر اس کے

جسم میں خوش گوار ٹھنڈک کی لہر دوڑتی چلی گئی۔ اور راشیل نے نڈھال ہو کر ایک طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے اپنی بے پناہ قوت ارادی کی بنا پر اس تکلیف کو بھگتا لیا ہے لیکن خوش گوار ٹھنڈک کا یہ لمحہ بہت مختصر ثابت ہوا —— ایک بار پھر اس کے پیٹ میں دھماکہ ہوا اور پھر آگ کا خوف ناک طوفان اس کی رگوں میں دوڑنے لگا۔ اس بار تکلیف پہلے سے کہیں شدید تھی اور راشیل کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔

"ہر بار تکلیف پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے گی راشیل۔ مگر اب بھی وقت ہے بتا دو" —— موکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"گلستان کالونی کوٹھی نمبر ایک سو دس" —— راشیل نے بے اختیار اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا۔

"مشن کے بارے میں بھی بتا دو" —— موکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یقین جانو کوئی علم نہیں ہے" راشیل نے بے اختیار چیخیں مارتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے —— میں فی الحال تم پر اعتبار کر لیتا ہوں" —— موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کو اشارہ کیا جس نے موکل کو اس خوف ناک سنہرے محلول کا انجکشن لگایا تھا۔ اور اس نے الماری میں سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس کا منہ راشیل کی ناک سے لگا دیا —— شیشی میں سے گیس سی راشیل کی

ناک پر چڑھتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی راشیل بے ہوش ہو گیا۔ اس کے جسم میں دوڑتی ہوئی آگ ایک دم سرد پڑ گئی تھی —— اور ظاہر ہے یکدم نڈھال ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اسی طرح بنچ پر بندھے ہوئے پایا۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا —— اور کمرے کی چھت پر لٹکا ہوا اکلوتا بلب اب جل رہا تھا۔ بلب کو جلتا دیکھ کر راشیل سمجھ گیا کہ رات پڑ گئی ہے اور وہ بہت دیر بعد ہوش میں آیا ہے۔ اسے ہوش میں آتے ہی اس سنہری محلول کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف یاد آئی تو وہ کانپ اٹھا —— اس قدر خوف ناک تکلیف کا تو وہ تصور ہی نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال اب اس کا جسم نارمل تھا۔

ابھی اسے ہوش میں آئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پھر ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ لڑکی نے سیاہ رنگ کا نقاب اوڑھ رکھا تھا جس سے اس کی خوبصورت مگر سفاک آنکھیں جھانک رہی تھیں —— موکل بڑے مودبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ موکل کے پیچھے دو مسلح آدمی بھی تھے۔ اور راشیل سمجھ گیا کہ آنے والی خود بلیک گرل ہے۔ وہی بلیک گرل جس کی سفاکی کے چرچے ہر طرف عام تھے۔

"راشیل —— تم نے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ تو درست بتا دیا ہے۔ لیکن تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ مادام اشمارا کی یہاں آنے کے بعد اب تک کیا مصروفیات رہی ہیں اور اب وہ کیا کر رہی ہے تمہیں ایک ایک لفظ بتانا ہو گا —— ورنہ تم جانتے ہو کہ انسان کو اذیت دینے

میں بلیک گرل کو ایک مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔" ——— بلیک گرل نے بڑے سرد لہجے میں راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو۔ لیکن یقین کرو جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" راشیل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو راشیل ——— تم مادام اشمارا کے دست راست ہو۔ اور مادام اشمارا اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ وہ کیا کر رہی ہے" ——— بلیک گرل نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتاتی" ——— راشیل نے جواب دیا۔

"خنجر مجھے دو" ——— بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ موکل کے اشارے پر ایک مسلح آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک باریک مگر تیز دھار خنجر نکال کر بلیک گرل کی طرف بڑھا دیا ——— بلیک گرل خنجر ہاتھ میں لیتے ہی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر وہ گھوم کر راشیل کی پشت پر آ گئی۔ اس نے خنجر والا ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔ راشیل نے دانت بھینچ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسے معلوم تھا کہ ایک لمحے بعد وہ اپنی ایک آنکھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا۔

لیکن اس سے پہلے کہ بلیک گرل کا خنجر نیچے آتا ——— باہر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں ٹکرا گئی ہوں۔

"اوہ ——— یہ کس نے حملہ کر دیا ہے" ——— بلیک گرل نے

کر خنجر ایک طرف پھینکا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ موکل اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور راشیل کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ دوڑنے لگی ——— کیوں کہ اسے یقین تھا کہ مادام اشمارا نے اس کا کھوج نکال لیا ہے وہ اپنے ساتھیوں سمیت بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھ دوڑی ہے۔

ادھر جیسے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی دروازے سے باہر نکلے ایک سایہ سا اوپر چھت کے قریب بنے ہوئے روشندان سے نیچے کودا۔ روشندان کافی بلندی پر تھا ——— لیکن سائے نے نیچے کودنے سے پہلے ہی پیراشوٹ سے کودنے والوں کے انداز میں قلا بازی کھائی اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی اس کے قدم فرش سے ٹکرائے وہ تیزی سے راشیل کی طرف بڑھا ——— اس کے ہاتھوں میں ایک چمکتا ہوا خنجر تھا۔ جس کی مدد سے اس نے بڑی تیزی سے اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں۔ اور پھر اس نے راشیل کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

"باس ——— جلدی کرو" ——— اچانک روشندان سے کسی کی آواز سنائی دی۔ اور اسی لمحے روشندان سے رسی کی ایک سیڑھی نیچے پھینکی گئی جس کا دوسرا سرا اوپر روشندان میں تھا۔ اور نیچے کودنے والا راشیل کو اٹھائے بڑی پھرتی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ راشیل بولنے والے کی آواز سن کر ہی حیران رہ گیا ——— کیوں کہ بولنے والے کا لہجہ خالصتاً مقامی تھا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ کیا مادام اشمارا نے اپنی مدد کے لئے مقامی لوگوں کو بھی ملازم رکھا ہوا ہے۔

ٹائیگر اس فارم ہاؤس سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا کچی سڑک پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ عمران کو ان لوگوں کے متعلق اطلاع دے ـــــ کیوں کہ غیر ملکی لوگوں کی وہاں موجودگی سے استاد وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مجرم گروپ ہے جو اس ملک میں کسی مشن کے لئے اپنا جال پھیلائے ہوئے ہے۔ لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ فوری طور پر بدل دیا ـــــ کیوں کہ ظاہر ہے مجرم اب اس فارم میں نہیں رہ سکتے تھے اور ویسے بھی وہاں اُسے ان کا سامان نظر نہ آیا تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ مجرموں نے کسی کو ٹریپ کرنے کے لئے عارضی طور پر جال پھیلایا تھا ـــــ اور وہ فوراً اس فارم کو چھوڑ دیں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ اُسے یقین تھا کہ جب بھی چاہے گا ان کا کھوج نکال لے گا۔ کیوں کہ وہ مجرموں کی کار چلاتا رہا تھا۔ اور اس نے کار میں ایک ایسی نشانی دیکھ لی تھی کہ مجرم چاہے اس کی نمبر پلیٹ کے ساتھ ساتھ اگر اس کا رنگ بھی بدل دیں تب بھی وہ اس کار کو ڈھونڈھ نکالے گا ـــــ اور ظاہر ہے کار کا کھوج لگنے کے بعد مجرم اس کی نظروں سے بچ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے

وہ مطمئن تھا اور اس نے سوچا کہ نئی لڑکی سے تفریح کرنے کے بعد وہ واپسی میں عمران کو کال کرے گا ورنہ ہو سکتا تھا کہ عمران فوراً ہی اُسے اس کام کے پیچھے لگا دے اور اس کی خوب صورت شام برباد ہو جائے ـــــ اور پھر نئی لڑکی مارگریٹ جولین سے اس کی دوستی بھی نئی نئی تھی۔ اس نے اپنا نام تو غیر ملکی لڑکی کو غلط بتایا تھا۔ لیکن لڑکی نے نام درست بتا دیا تھا۔ کیوں کہ اس کے خیال میں اس میں خطرے والی بات کوئی نہ تھی ـــــ مارگریٹ جولین سے دو روز پہلے اس کی اتفاق سے ایک پارٹی میں ملاقات ہو گئی تھی۔ اور پھر ٹائیگر کو اس کی آزاد خیالی پسند آئی تھی۔ اس لئے اس نے اس سے تعلقات بڑھا لیے ـــــ وہ اس لڑکی کی ٹائپ کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ تھوڑی سی رقم کے عوض اس کے ساتھ اچھی دوستی نبھائی جا سکتی ہے۔ ٹائیگر کا کردار ہر لحاظ سے بے داغ تھا۔ لیکن نئی نئی لڑکیوں سے دوستی کرنے اور ان کے ساتھ گھومنے پھرنے سے وہ احتراز نہ کرتا تھا ـــــ چنانچہ اس نے پارٹی میں ہی لڑکی کو ایک بڑی رقم کی جھلک دکھا کر اس سے آج شام جھیل پر ملنے کا وعدہ لے لیا تھا۔ اور وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے جھیل پر جا رہا تھا کہ راستے میں یہ چکر چل گیا ـــــ ٹائیگر موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا جھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے موٹر سائیکل جھیل کے کنارے پر بنے ہوئے کیفے کے سامنے روک دیا اور خود اتر کر کیفے میں داخل ہو گیا ـــــ اُسے مقررہ وقت سے خاصی دیر ہو گئی تھی اس لئے اُسے خطرہ تھا کہ کہیں مارگریٹ اس کا انتظار کر کے چلی نہ گئی ہو۔ کیفے میں اُسے جب مارگریٹ نظر نہ آئی تو اس نے اپنے دوست ویٹر کو بلا کر اس سے پوچھا کہ کوئی لڑکی اس سے ملنے تو نہیں آئی تھی۔

"نہیں جناب" —— ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر مطمئن ہو کر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر مارگریٹ اب تک کیوں نہیں پہنچی کیا وہ بھول گئی ہے لیکن وہ ایسی لڑکیوں کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا —— اور اس نے نوٹوں کی خاصی موٹی گڈی کی جھلک اُسے دکھائی تھی۔ اس لحاظ سے اس کا یہاں پہنچنا یقینی تھا۔ اور اُسی لمحے اُسے کیفے کے دروازے میں مارگریٹ جولین داخل ہوتی نظر آئی —— اور ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اُسے اشارہ کیا اور مارگریٹ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

"بڑی راہ دکھائی تم نے —— میں تو اب مایوس ہو گیا تھا" ٹائیگر نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک شخص کا بڑی شدت سے انتظار تھا۔ اس نے مجھے شام کو فلیٹ پر وقت دیا ہوا تھا۔ لیکن وہ آیا ہی نہیں" —— مارگریٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے وہ کون خوش قسمت ہے جسے فلیٹ پر آنے کی دعوت ملی اور وہ بدنصیب پہنچا ہی نہیں" —— ٹائیگر نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو کچھ لانے کا بھی اشارہ کر دیا۔

"اوہ —— ایسی کوئی بات نہیں —— آج دوپہر کو دلچسپ واقعہ ہوا۔ میں لنچ کرنے کے لیے اپنی فرم کے قریب ایک کیفے میں بیٹھی تھی کہ ایک غیر ملکی گھبرایا ہوا وہاں آ گیا —— اُدھیڑ بالوں سی باتوں میں مجھے اندازہ ہوا کہ وہ پولیس کی منشیات کی چیکنگ سے گھبرا کر آیا ہے۔ میرا خیال تھا۔ اس کے پاس منشیات ہوں گی۔ لیکن اس نے بجائے

منشیات کے مجھے ایک سستی سی انگوٹھی دے دی۔ اور کہا کہ میں اسے حفاظت سے رکھوں۔ شام کو وہ فلیٹ پر آ کر مجھے معقول معاوضہ دے کر انگوٹھی لے لے گا —— چنانچہ میں نے انگوٹھی لے لی۔ اور معقول معاوضے کے چکر میں اس کا بل بھی اپنے حساب میں ڈلوا لیا۔ لیکن اب انتظار کر کے تنگ آ گئی ہوں وہ آیا ہی نہیں —— اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس غیر ملکی نے مجھے بے وقوف بنایا ہے" مارگریٹ نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا —— واقعی لگتا تو ایسا ہی ہے۔ تمہیں انگوٹھی کا چکر دے کر اس نے تم سے بل بھروا دیا" —— ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی بھی بے حد سستی سی ہے —— ورنہ اُسے ہی بیچ کر میں بل پورا کر لیتی" —— مارگریٹ نے بُرا سا منہ بنا کر جیب سے ایک انگوٹھی نکالتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ مجھے" —— ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لیتے ہوئے کہا۔ انگوٹھی واقعی عام سی اور سستی سی تھی۔ دس بارہ روپے میں عام مل جاتی تھی۔

"واقعی بڑی سستی سی انگوٹھی ہے۔ کتنا بل بھرا تھا تم نے" ٹائیگر نے انگوٹھی کو گھماتے ہوئے پوچھا۔

"ایک سو روپیہ —— اس نے کھانا کھایا تھا" —— مارگریٹ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر سو روپیہ بتایا تھا ورنہ ایک چائے کی پیالی غیر ملکی نے پی تھی۔

"تو تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو۔ یہ سو روپیہ —— ٹائیگر

انگوٹھی تمہاری نشانی سمجھ کر رکھ لوں گا" ---- ٹائیگر نے جیب سے نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکال کر اس میں سے ایک نوٹ کھینچ کر مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مارگریٹ نے جھپٹ کر سو کا نوٹ لے لیا ---- اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

ایک پیالی چائے پلانے کے بدلے سو روپیہ خاصا منافع بخش ثابت ہوا تھا۔ ٹائیگر نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور پھر ویٹر کا لایا ہوا کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے ---- کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کافی پی اور پھر ٹائیگر نے بل ادا کیا اور وہ دونوں کیفے سے باہر نکل آئے۔ کافی دیر تک وہ جھیل کے کنارے گھومتے پھرتے رہے جب خاصی رات پڑ گئی تو مارگریٹ نے واپس چلنے کے لئے کہا۔

"پھر اب ملاقات ہو گی" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضروری ہے ملنا" ---- مارگریٹ نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ---- میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں ایک خوب صورت ساڑھی تحفے میں دوں اس لئے پوچھ رہا تھا" ---- ٹائیگر نے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"او ڈیئر ---- پھر تو میں کل ضرور ملوں گی۔ تم واقعی اچھے دوست ہو" ---- مارگریٹ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"او کے ---- پھر کل یہیں ملاقات ہو گی ---- آؤ میں تمہیں شہر چھوڑ دوں" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ ساڑھی کا سن کر وہ کل ضرور آئے گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر مصروفیت کا بہانہ بنا کر ساڑھی کا وعدہ اور آگے ٹال دیتا وہ

ایسے کاموں میں ماہر تھا۔ اور پھر ٹائیگر نے اُسے موٹر سائیکل پر بٹھا لیا اور وہ دونوں شہر کی طرف چل پڑے۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی ہے" ---- اچانک ٹائیگر نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"لمبا چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے۔ آنکھیں نیلی تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر ایک لمبا سا زخم کا نشان تھا اور ایسا ہی ایک نشان اس کی ٹھوڑی پر تھا ---- لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بدصورت نہیں لگ رہا تھا" ---- مارگریٹ نے جواب دیا۔

"ہاں ظاہر ہے بدصورت کیوں لگتا" ---- ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مارگریٹ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گے" ---- اچانک مارگریٹ نے سوال کیا۔

"کہا تو ہے تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بہانے تم اپنے فلیٹ پر بھی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلا لو" ---- ٹائیگر نے جواب دیا۔

"بڑے شریر ہو تم ---- ویسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر ملنے کی بجائے میرے فلیٹ پر ہی آ جاؤ۔ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی پہن کر تمہیں دکھاؤں گی۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہی ہم سیر کرنے چلیں گے" ---- مارگریٹ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔ اس کی دعوت بتا رہی تھی کہ یہ سب کچھ ساڑھی کا ہی کرشمہ ہے۔

"اوہ شکریہ ـــــ پھر میں کل فلیٹ پر ہی آجاؤں گا۔ مگر مجھے تمہارے فلیٹ کا تو پتہ ہی نہیں" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"فلیٹ نمبر دس۔ ولنگٹن روڈ" ـــــ مارگریٹ نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"دس نمبر یہ فلیٹ تو مجھے یاد ہی رہے گا" ـــــ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی ہنس پڑی۔ اور پھر مارگریٹ کے کہنے پر ٹائیگر نے اُسے ایک چوک پر چھوڑ دیا۔ شاید مارگریٹ اُسے بغیر ساڈھی کے اپنے فلیٹ پر نہ لے جانا چاہتی تھی ـــــ اور ٹائیگر بھی یہی چاہ رہا تھا کہ کسی طرح مارگریٹ اس وقت سے ٹلے تو وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں جا کر اس انگوٹھی کا تفصیلی جائزہ لے۔ کیوں کہ اُسے انگوٹھی کی ساخت کچھ عجیب سی لگی تھی۔ اور پھر غیر ملکی کا اس طرح گھبرا کر اور پولیس چیکنگ سے بچنے کے لئے انگوٹھی دینا اُسے شک میں ڈال رہا تھا ـــــ چنانچہ اس نے مارگریٹ کو چوک پر اتارا اور پھر کل آنے کا وعدہ کر کے اس نے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی وہ اب جلد از جلد اپنے ہوٹل پہنچنا چاہتا تھا۔

عمران کار میں سوار گلشن کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جس کی نشان دہی مادام اشمارا کے لباس میں موجود آئی ڈیزائن بٹن نے کی تھی ـــــ کوٹھی سے کچھ فاصلے پر اس نے کار روک دی اور پھر کافی دیر تک کار میں بیٹھا کوٹھی کی نگرانی میں مصروف رہا۔ لیکن جب اُسے وہاں بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور اس نے کوٹھی سے کسی کو نکلتے یا داخل ہوتے نہ دیکھا تو اُسے اکتاہٹ سی محسوس ہوئی ـــــ اس نے سوچا کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو کر حالات کا جائزہ لے شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے مادام اشمارا کے مشن پر روشنی پڑ سکے ـــــ چنانچہ وہ کار سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی پشت پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کی دیوار تو زیادہ اونچی نہ تھی لیکن دیوار پر بجلی کی ننگی تاریں نصب کی گئی تھیں ـــــ اور عمران ان تاروں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ ان میں برقی رو بھی دوڑ رہی ہو گی۔ لیکن عمران بھلا ایسے بچگانہ حربوں سے کہاں ڈرنے والا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور پھر اس نے اُسے لہرا کر دیوار کے اوپر موجود تاروں پر ڈال دیا ـــــ دوسرے لمحے

اس نے اچھل کر دیوار کی اینٹوں پہ ہاتھ جمائے اور پھر ہاتھوں کے زور پر وہ اچھل کر کوٹ کے اوپر چڑھ گیا ـــــ کوٹ کی وجہ سے اس کا جسم تاروں سے مس نہ ہوا اور وہ آسانی سے دوسری طرف کود گیا۔ اس نے کوٹ اتار کر دوبارہ پہن لیا ـــــ کوٹھی کی پچھلی طرف اندھیرا تھا جب کہ سامنے کی طرف بلب جل رہے تھے۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ سامنے مسلح افراد کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے اور پچھلی طرف وہ صرف بجلی کی ننگی تاریں لگا کر ہی مطمئن ہو گئے تھے ـــــ عمران کوٹ پہن کر تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اسے دیوار کے ساتھ لگا ہوا سینٹری پائپ چھت تک جاتا نظر آ گیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پائپ پہ چڑھتا چلا گیا۔ چھت پہ پہنچ کر وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترتا چلا گیا ـــــ درمیانی منزل میں ایک راہداری گھوم کر بائیں طرف چلی گئی تھی۔ اس میں کمروں کے روشندان تھے۔ اور راہداری میں کاٹھ کباڑ بکھرا ہوا تھا ـــــ ایک روشندان سے روشنی راہداری میں پڑ رہی تھی۔ عمران احتیاط سے راہداری میں چلتا ہوا اس روشندان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے روشندان کے قریب پہنچ کر نیچے جھانکا دوسرے لمحے وہ چونک پڑا ـــــ کمرے میں مادام اشمارا ایک اور غیر ملکی کے ساتھ موجود تھی۔ روشندان ذرا سا کھلا ہوا تھا اس لئے ان دونوں کی باتوں کی مدھم سی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ مادام اشمارا اس غیر ملکی سے کہہ رہی تھی۔

"مائیکل ـــــ فوراً شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر

کے کہو کہ وہ فوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوٹھی نمبر ۲۱ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن والی انگوٹھی سمیت اسی کوٹھی میں ہے۔ ہمیں فوراً وہاں چھاپہ مارنا ہوگا۔ میرا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے"

مادام کا لہجہ پرجوش تھا۔

"مگر مادام ـــــ اگر یہاں بلیک گرل کا ہیڈ کوارٹر ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کا پورا گینگ موجود ہوگا" ـــــ دوسرے آدمی نے جس کو مادام نے مائیکل کے نام سے پکارا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا چاہیئے۔ تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان کے ساتھ جا کر راشیل کو لے آؤں گی ہر قیمت پر ـــــ کمل مشن انگوٹھی میں ہے اور ایسا نہ ہو کہ بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کر لے"

مادام اشمارا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر مائیکل کمرے سے باہر چلا گیا جب کہ مادام ایک اور دروازے میں غائب ہو گئی۔ بلیک گرل اور مشن والی انگوٹھی سے عمران بہت کچھ سمجھ گیا تھا ـــــ اسے خیال آ گیا تھا کہ یقیناً بات اسی انگوٹھی کی ہو رہی ہو گی جسے دیتے ہوئے مادام اشمارا کی جان نکل رہی تھی۔ اور اس نے شادی والے روز سے پہلے ہی اپنے کسی آدمی راشیل کو وہ انگوٹھی دے دی تھی ـــــ اور خالی انگوٹھی عمران کو پکڑا دی تھی۔ اور اب وہ راشیل انگوٹھی سمیت کسی بلیک گرل کے قبضے میں ہے۔

عمران تیزی سے واپس پلٹا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مادام

اشمارا سے پہلے ہی اس راشیل کو اٹھا لائے گا تاکہ اس سے انگوٹھی حاصل کی جا سکے۔ چنانچہ وہ واپس چھت پر پہنچا اور پھر اُسے صحیح سلامت کوٹھی سے باہر آنے میں کوئی تکلیف نہ ہو ۔۔۔ البتہ جس وقت وہ نیچے چھلانگ لگا رہا تھا اچانک سائیڈ روڈ سے ایک موٹر سائیکل گلی میں داخل ہوا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل کا رخ اس کی طرف کیا ۔۔۔ مگر عمران نے اس کا ارادہ بھانپتے ہی تیزی سے اُسے جھکائی دی اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا دوسری گلی میں بڑھتا چلا گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ موٹر سائیکل کو گھمانے اور اس کے پیچھے آنے تک کافی وقت لگے گا اور اس دوران وہ اپنی کار تک پہنچ جائے گا ۔۔۔

چنانچہ وہی ہوا جب عمران کار کے قریب پہنچا تو موٹر سائیکل سوار سڑک پر نمودار ہوا۔ عمران فوراً ہی کار کے پیچھے دبک گیا۔ موٹر سائیکل سوار کچھ دیر ادھر اُدھر دیکھتا رہا پھر وہ مادام اشمارا کی کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔۔۔ جب وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا تو عمران کار میں داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا قریبی چوک پر پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر چوک پر موجود پبلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ سکے ڈال کر اس نے دانش منزل کے نمبر گھمائے۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"طاہر ۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ تمام ممبروں کو ہدایت دے دو کہ وہ پندرہ منٹ کے اندر مشین گنوں اور بموں سے مسلح

ہو کر شکیل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے اندر ۔۔۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔ اور جوزف کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ بھی میرے پاس پہنچ جائے۔ اُسے ہدایت کر دینا کہ وہ موونگ سیڑھی والا بیگ اپنے ساتھ لے آئے" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر ۔۔۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اور عمران نے رسیور ہک سے لٹکایا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور پھر خاصی تیز رفتاری سے وہ شکیل ٹاؤن کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔۔۔ شکیل ٹاؤن اور گلستان کالونی کے درمیان چونکہ خاصا فاصلہ تھا۔ دونوں کالونیاں شہر کی مخالف سمتوں میں تھیں۔ اس لئے عمران کو امید تھی کہ وہ جتنا بھی تیزی سے جائے بہرحال اُسے شکیل ٹاؤن پہنچنے میں دس پندرہ منٹ تو لگ ہی جائیں گے ۔۔۔ اس لئے اس نے ممبروں کو وہاں پہنچنے کے لئے پندرہ منٹ دیئے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر وہ سب لوگ وہاں پہنچ جائیں گے۔

اور پھر واقعی عمران کی کار جب شکیل ٹاؤن کی حدود میں داخل ہوئی تو اُسے چلے ہوئے بارہ منٹ گزر چکے تھے تھوڑی دیر بعد عمران نے بارہ نمبر کوٹھی چیک کر لی ۔۔۔ اس کوٹھی کے دونوں اطراف خالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے کار ایک طرف کھڑی کی اور پھر نیچے اتر آیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی وہاں پہلے ہی

موجود تھے اور پھر تین منٹ کے اندر باقی لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔ جوزف بھی کار میں پہنچ گیا۔ اور عمران نے انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں ——— وہ چونکہ کوٹھی سے کافی دور اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے انہیں دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ عمران سے ہدایات ملنے کے بعد وہ سب تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

"آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے ان کے جانے کے بعد جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ جوزف کو ہمراہ لئے ہوئے تیزی سے چلتا ہوا کوٹھی کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— کوٹھی کی پشت پر پہنچ کر عمران نے جوزف کے ہاتھ سے بیگ لیا اور پھر اس میں سے ایک مخصوص قسم کی رسی نکال لی۔ کوٹھی کے اندر سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ——— اور کوٹھی کی دیوار بھی خاصی اونچی تھی۔ اس لئے عمران نے اندر جانے کے لئے ایک اور ہی طریقہ سوچا تھا۔ اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹے دہانے والی گن کے پارٹس نکالے اور پھر انہیں تیزی سے جوڑ دیا۔ پھر اس نے رسی کا ایک سرا جس کے اندر مخصوص قسم کا آنکڑا لگا ہوا تھا ——— اس گن کے بیرل کے آخر میں ڈالا اور گن اور رسی کا گچھا اٹھائے وہ دیوار کے ساتھ موجود ایک گھنے اور اونچے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ جوزف نے بیگ بند کیا اور اسے کاندھے پر لٹکا کر وہ بھی درخت پر چڑھتا چلا گیا ——— اسے معلوم تھا کہ عمران اندر جانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ عمران نے اس بیگ میں موجود سامان کے استعمال کی جوزف کو خاص

طور پر ٹریننگ دی تھی۔ اور یہ بیگ پوری عمرو عیار کی زنبیل تھی۔ اس میں عمران نے ایمرجنسی کے لئے ایسی ایسی چیزیں رکھی ہوئی تھی۔ جو بظاہر تو کسی کام کی دکھائی نہ دیتی تھی ——— لیکن جوزف جانتا تھا کہ ان کے ذریعے سے کیا کیا کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

عمران نے درخت پر پہنچ کر رسی کا دوسرا سرا درخت کی ایک مضبوط شاخ سے باندھا اور پھر گن کو کوٹھی کی عمارت کی طرف کر کے اس نے ایک مخصوص زاویے سے اسے جھکایا۔ اور پھر ٹریگر دبا دیا ——— اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور گن کے بیرل میں سے آنکڑا نکل کر گولی کی سی رفتار سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ رسی تیزی سے کھلتی چلی جا رہی تھی ——— اور پھر آنکڑا چھت کی منڈیر پر جا کر گرا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسی کے دوسرے سرے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا اور رسی تن گئی ——— ابھی بہت سی رسی بچی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے اسے کھینچ کر اس کو درخت کی شاخ سے مضبوطی سے باندھ دیا اور اب درخت اور عمارت کے درمیان رسی تنی ہوئی تھی ——— رسی چونکہ سیاہ رنگ کی تھی اس لئے وہ غور سے دیکھنے پر ہی نظر آ سکتی تھی۔

"میرے پیچھے چلے آؤ" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے تنی ہوئی رسی کو پکڑا اور تیزی سے جھولتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ رسی سے لٹکتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا ——— جوزف نے بیگ کی ڈوری کو

گلے میں ڈالا اور چند ہی لمحوں بعد ——— جوزف بھی عمران کی پیروی میں رسی سے جھولتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا ——— اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئے اور چند ہی لمحوں بعد عمران ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ عمارت کی ساخت سے ہی اس نے اس کی اندرونی بناوٹ کا اندازہ لگا لیا تھا ——— اس لئے وہ راہداری میں گزر کر ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بڑا سا روشندان تھا جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی عمران نے اندر جھانکا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ——— کمرے میں اُسے ہر طرف دیواروں کے ساتھ تشدد کے آلات لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ درمیان میں ایک بینچ پر ایک غیر ملکی نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا ——— جب کہ کمرے میں ایک نوجوان لڑکی جس نے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب پہن رکھا تھا تین مسلح افراد کے ساتھ موجود تھی۔ سیاہ نقاب دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہی بلیک گرل ہو گی جس کا ذکر مادام اشمارا نے کیا ہے۔

"میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو لیکن یقین کرو جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم" ——— بندھے ہوئے غیر ملکی کی آواز سنائی دی۔

"دیکھو راشیل ——— تم مادام اشمارا کے دست راست ہو اور مادام اشمارا اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ وہ کیا کر رہی ہے" ——— بلیک گرل نے ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتاتی" ——— راشیل نے جواب دیا۔ اور عمران ان سوال و جواب سے سمجھ گیا کہ بلیک گرل کو اس انگوٹھی کے بارے میں کوئی علم نہیں اس لئے انگوٹھی یقیناً راشیل کے پاس محفوظ ہو گی ——— چنانچہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کے ونڈ بٹن کو دو بار زور سے دبا کر ایک لمحہ کا وقفہ دیا اور پھر دوبارہ دبا دیا۔

"تیار رہو ——— میں نیچے جاؤں گا" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں جوزف سے کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص کاشن دے دیا تھا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد کوٹھی کے سامنے کے رخ پر اچانک تیز فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھیں اور بم کا خوفناک دھماکہ ہوا ——— بلیک گرل جو اس وقت خنجر اٹھائے راشیل پر تشدد کرنے ہی والی تھی فائرنگ اور بم کا دھماکہ سن کر چونک پڑی۔ اس نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے دونوں مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

"ہوشیار" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے روشندان کو پوری طرح کھولا اور دوسرے لمحے اس نے روشندان کے ذریعے نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دی ——— قلابازی کھا کر وہ مخصوص انداز میں نیچے گرا اور جیسے ہی اس کے پیر زمین پر ٹکے۔ اس نے پھرتی سے جیب سے خنجر نکالا اور راشیل کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں ——— فائرنگ اب پہلے سے زیادہ زور پکڑ گئی تھی۔ اور عمران نے رسیاں کاٹتے ہی خنجر واپس جیب میں

ڈالا اور جھپٹ کر بنچ پر پڑے ہوئے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

"بس — جلدی کرو" — اسی لمحے روشندان سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشندان سے جوزف نے رسی کی سیڑھی نیچے پھینک دی۔ اور عمران راشیل کو کندھے پر لادے تیزی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر روشندان کی طرف چڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جوزف نے راشیل کو عمران سے لیا اور اُسے کندھے پر ڈال کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگتا چلا گیا — عمران نے پھرتی سے سیڑھی لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور بیگ کی ڈوری گلے میں ڈال کر وہ بھی چھت کی طرف دوڑ پڑا۔ جب وہ چھت پر پہنچا تو اس نے جوزف کو ایک ہاتھ سے تنی ہوئی رسی سے لٹکتے ہوئے دیکھا — جب کہ اس نے دوسرے ہاتھ سے راشیل کو سنبھالا ہوا تھا۔ عمارت چونکہ خاصی بلند تھی۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس کا دوسرا سرا نیچے کر کے باندھا تھا۔ — اس لئے انسان عمارت کی طرف سے آتے ہوئے خود بخود پھسلتا چلا جاتا تھا۔ صرف شرط اتنی تھی کہ اس پر ہاتھ کی گرفت مضبوط ہو۔ اور جوزف چونکہ اس معاملے میں ٹرینڈ تھا۔ اس لئے وہ راشیل کو اٹھائے چند ہی لمحوں میں درخت پر پہنچ گیا — اس کے بعد عمران نے بھی اُسی کی پیروی کی۔ جب عمران درخت پر پہنچا تو جوزف راشیل سمیت درخت سے نیچے اتر کر اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔ — عمران نے اُسے پہلے ہی راشیل سمیت رانا ہاؤس پہنچنے کی ہدایت دے دی تھی۔ عمران نے درخت پر پہنچتے ہی رسی کو

مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور جیسے ہی رسی ڈھیلی ہوئی عمران نے رسی کو زوردار جھٹکا دے کر اپنی طرف کھینچا اور آنکڑا چھت سے نکل کر دیوار سے ہلکا سا ٹکرایا اور نیچے گلی میں آ گرا — عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں اس نے رسی لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور پھر درخت سے نیچے اتر کر وہ اپنی کار کی طرف بھاگتا چلا گیا — اس نے بھاگتے ہوئے گھڑی کے ونڈ بٹن کے ذریعے واپسی کا کاشن دیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار فائرنگ میں اچانک کمی آ گئی۔ اور عمران مطمئن ہو کر اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد اس نے کار موڑی اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا — جیسے ہی اس نے ایک چوک پر سے کار موڑی اُسے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن چیختے ہوئے سنائی دیئے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر کسی نے پولیس کو کال کر دیا ہوگا — لیکن عمران مطمئن تھا کہ اب پولیس جانے اور بلیک گرین۔ وہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبر چند ہی لمحوں میں بکھر کر واپس اپنے اپنے فلیٹوں پر پہنچ جائیں گے۔

مادام اشمارا کی ویگن تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جیسے ہی تنکیں ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ وہ وہاں پولیس کی گاڑیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر چونک پڑی ——— اور پھر جب اس نے پولیس کی گاڑیوں کو کوٹھی نمبر کو گھیرے ہوئے دیکھا تو اس نے ڈرائیور کو آگے بڑھتے چلے جانے کے لئے کہا۔ اُسے یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر پولیس نے بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر کیوں چھاپہ مارا ہے ——— جب اس کی ویگن کافی آگے چلی گئی تو مادام نے ویگن ایک طرف روکنے کے لئے کہا اور پھر اس نے ویگن کے ڈیش بورڈ کے نیچے ایک بٹن دبایا اور ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور پھر جیسے ہی بلب سبز ہوا۔

"ہیلو ——— مادام اشمارا کالنگ اوور" ——— مادام اشمارا نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس مائیکل سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی جو ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔

"مائیکل ——— بلیک گرل کی کوٹھی پر پولیس نے چھاپہ مارا ہے یقیناً

یہاں کوئی خاص بات ہوئی ہے۔ بہرحال تم ذرا ریج فورمشین پر چیک کرو کہ کیا راشیل ابھی تک اسی کوٹھی میں ہے۔ ہو سکتا ہے پولیس کے چھاپے کی وجہ سے بلیک گرل وہاں سے پہلے ہی نکل گئی ہو اور راشیل کو بھی ہمراہ لے گئی ہو ——— اگر راشیل کوٹھی میں ہے تو ہم پولیس کی واپسی کا انتظار کریں ورنہ بلیک گرل کے پیچھے جائیں اوور" ——— مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"بہتر مادام ——— میں معلوم کرتا ہوں آپ ہولڈ کریں اوور"

مائیکل نے جواب دیا اور مادام خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے جسم میں بے چینی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اُسے راشیل سے زیادہ انگوٹھی کی فکر تھی۔ اور پھر پولیس کا چھاپہ کچھ سمجھ میں بات نہ آ رہی تھی۔

پھر پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے مائیکل کی آواز ابھری۔

"ہیلو مادام ——— اوور" ——— مائیکل کے لہجے میں عجیب سا جوش پنہاں تھا۔

"یس مائیکل ——— کیا رپورٹ ہے اوور" ——— مادام نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"مادام ——— راشیل اب بلیک گرل والی کوٹھی میں نہیں ہے بلکہ ریج فور کے مطابق وہ اس وقت مولسری روڈ کی ایک عمارت میں ہے ——— عمارت کے بالکل سامنے سڑک کے پار اولگا ہوٹل ہے۔ یہی اس عمارت کی نشانی ہے اوور" ——— مائیکل نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— میرا خیال ٹھیک تھا کہ بلیک گرل پولیس چھاپے سے

قبل ہی راشیں سمیت نکل گئی ہو گی۔ ٹھیک ہے یہ کوٹھی نہ سہی وہ عمارت ہی سہی اوور اینڈ آل" ـــــ مادام نے کرخت لہجے میں کہا اور بٹن آف کر دیئے۔

"مولسری روڈ اور اولنگا ہوٹل دیکھا ہوا ہے"ـــــ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو چلو وہاں"ـــــ مادام نے کہا اور ڈرائیور نے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ اور پھر مختلف سڑکوں سے گزر کر وہ مولسری روڈ پر پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے ویگن اولنگا ہوٹل کی عظیم الشان عمارت کے سامنے روک دی ـــــ مادام نے ہوٹل کے مقابل کی عمارت پر نظر ڈالی۔ عمارت بہت وسیع و عریض تھی۔ اور ساخت کے اعتبار سے نئی لگ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمارت کو نئے سرے سے مرمت کیا گیا ہے۔

"کمال ہے ـــــ اتنی بڑی عمارت بلیک گرل نے کیسے حاصل کر لی"ـــــ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے تنقیدی انداز سے عمارت کا جائزہ لیتی رہی۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اندر داخل ہونے کے لیے ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے ویگن سے نکلتے چلے گئے ـــــ چوں کہ یہ عمارت شہر کے وسط میں تھی اس لئے مادام نے یہاں بے تحاشا فائرنگ کرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا تھا کیوں کہ یہاں پولیس فوراً ہی پہنچ سکتی تھی۔ اور پھر ان کی واپسی یہاں سے مشکل ہو سکتی تھی ـــــ اس لئے مادام نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ اس کے ساتھی عمارت کے گرد پھیل جائیں۔ اور

مادام پہلے خود اندر داخل ہو گی اور پھر جب وہ کاشن دے تو انہوں نے دیواریں پھلانگ کر اندر آجانا ہے۔ مادام نے یہی سوچا تھا کہ وہ اندر پہنچ کر گیس بم پھینک کر بلیک گرل کے تمام ساتھیوں کو بے ہوش کر دے گی ـــــ اور اس کے بعد جب اس کے ساتھی اندر آئیں گے تو وہ بغیر شور مچائے بلیک گرل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ راشیں بھی نکال لائے گی۔ یا اگر خطرہ ہو تو پھر اس کے ساتھی بے تحاشا فائرنگ کر کے بھی حالات کو سنبھال سکتے ہیں۔

چنانچہ ساتھیوں کے نیچے اتر جانے کے بعد مادام خود ڈرائیور سیٹ کے نیچے موجود بکس سے ایک طاقتور گیس بم نکالا۔ اس بم میں بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس موجود تھی ـــــ بم پھٹتے ہی گیس تیزی سے پوری عمارت میں پھیل جاتی۔ اور ظاہر ہے وہاں موجود لوگ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو سکتے تھے۔ اس کے بعد کام آسان ہو جاتا۔ گیس بم کوٹ کی جیب میں ڈال کر مادام نیچے اتری ـــــ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیٹ کے سامنے سے ہو کر وہ سائیڈ کی گلی میں گھستی چلی گئی۔ عمارت کی دیواریں خاصی بلند تھیں ـــــ لیکن مادام ان کی طرف سے بے فکر تھی۔ کیوں کہ اس کے پاس اور اس کے تمام ساتھیوں کے پاس کمندیں موجود تھیں۔ جن کے ذریعے وہ آسانی سے دیواروں پر چڑھ سکتے تھے ـــــ مادام گلی میں اس حد تک بڑھتی گئی جہاں سے اس کے اندازے کے مطابق عمارت کا صحن ختم ہو کر اصل عمارت شروع ہو رہی تھی۔ کیوں کہ وہ عمارت کے بالکل قریب ہی بم پھینکنا چاہتی تھی تاکہ گیس عمارت

کے اندر پھیل سکے ورنہ صحن میں بم پھینکنے سے گیس ہوا میں ہی پھیل کر فنا ہو سکتی تھی ـــــ اس نے جیب سے کمند نکالی اور پھر اس کا آنکڑے والا سرا پکڑ کر اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ گھمایا اور آنکڑا دیوار کی دوسری طرف رخنے میں پھنس گیا۔ اس کو کھینچ کر مادام نے اس کے تناؤ کا اندازہ لگایا اور پھر بندر کی سی پھرتی سے وہ اس کے ذریعے سے دیوار پر چڑھتی چلی گئی ـــــ چوڑی دیوار پر پہنچ کر وہ اس پر لیٹ گئی تاکہ دور سے اُسے دیکھا نہ جا سکے۔ اور پھر لیٹے ہی لیٹے اس نے جیب سے گیس بم نکالا اور ہاتھ گھما کر اس نے اُسے عمارت کے وسیع برآمدے میں پھینک دیا ـــــ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور گیس بم برآمدے کی اندرونی دیوار سے لگ کر پھٹ گیا۔ اور دودھیا رنگ کی گیس اس میں سے نکل کر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ مادام پانچ منٹ تک دیوار پر ہی ساکت پڑی رہی ـــــ اس کے بعد اس نے رسی کو سمیٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ اور پھر جیب سے ریوالور نکال کر وہ بڑے محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی ـــــ برآمدے میں پہنچ کر وہ ذرا سی رکی۔ گیس کی ہلکی سی بو محسوس ہو رہی تھی۔ اس گیس کی خاصیت تھی کہ وہ جتنی تیزی سے پھیلتی تھی۔ اتنی ہی تیزی سے غائب بھی ہو جاتی تھی اس نے اندر آہٹ لینے کی کوشش کی لیکن عمارت میں خاموشی تھی ـــــ اور پھر مادام سانس روکے آہستہ آہستہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ درمیانی راہداری میں موجود کمروں کے دروازوں میں سے ایک میں سے روشنی نکل کر راہداری میں پڑ رہی تھی اور وہ آہستہ آہستہ اس کمرے کی طرف کھسکتی گئی۔ دروازے

پاس پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکی اور دوسرے لمحے اس نے سر بڑھا کر کمرے کے کھلے دروازے سے اندر جھانکا۔ اور چونک کر آگے بڑھ گئی۔ کمرے کے درمیان میں راشیل ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ـــــ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ کرسی کے ایک طرف سے لوہے کے راڈ نکل کر دوسری طرف غائب ہو گئے تھے۔ ان راڈوں کی وجہ سے راشیل اس کرسی سے باہر نہ نکل سکتا تھا ـــــ کرسی کے قریب ہی ایک دیو ہیکل حبشی زمین پر پڑا ہوا تھا اور کرسی کے دائیں طرف ایک مقامی نوجوان بھی زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ابھی تک ریوالور دبا ہوا تھا۔ وہ سب بے ہوش تھے ـــــ مادام اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اور اس نے سب سے پہلے کرسی کے ایک پائے پر لگا ہوا بٹن جو دور سے ہی صاف نظر آ رہا تھا دبایا۔ تو راڈ غائب ہو گئے ـــــ مادام نے پھرتی سے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔ اور تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی آئی۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ ساری عمارت چیک کر لے ـــــ تاکہ بلیک گرل اور اس کے ساتھی جو یقیناً کہیں بے ہوش پڑے ہوں گے ان کا خاتمہ کر دے۔ لیکن پھر اس نے اپنا خیال بدل لیا۔ اس کا مقصد حل ہو رہا تھا۔ ویسے بھی بلیک گرل اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آ رہے تھے ـــــ اس لئے وہ راشیل کو اٹھائے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر باہر آ گئی سڑک سنسان پڑی تھی ـــــ اس نے چند ہی لمحوں بعد وہ راشیل کو ویگن میں پہنچانے میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر پر واپس ویگن کے پاس آنے کا حکم دے دیا۔ اور پھر اس کے

ساتھی ایک ایک کر کے ویگن میں پہنچ گئے۔ وہ سب حیران تھے کہ مادام ایکیا ہی بلیک گرل کے قبضے سے راشیل کو نکال لانے میں کامیاب ہو گئی ہے —— بہرحال چونکہ کام مکمل ہو چکا تھا اس لئے جیسے ہی وہ ویگن میں سوار ہوئے مادام نے ڈرائیور کو ہیڈ کوارٹر واپس چلنے کا کہہ دیا اور ویگن تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔



فائرنگ اور دھماکوں کی آواز سنتے ہی بلیک گرل بیگ اور اس کے ساتھی تیزی سے باہر کو لپکے۔ فائرنگ دیواروں پر بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے آرائشی ستونوں کے پیچھے سے ہو رہی تھی —— فائرنگ میں اتنی شدت تھی کہ ان سب کو آڑ میں رکنا پڑا۔ اس کے بعد بلیک گرل اور ساتھی مسلسل اس تاڑ میں رہے کہ وہ کسی طرح ان میں سے کسی کو مار گرائیں —— مگر فائرنگ کرنے والے بے حد محتاط تھے اور ان کی فائرنگ کچھ اس تسلسل سے ہو رہی تھی کہ بلیک گرل اور اس کے ساتھیوں کو اپنی جگہوں سے باہر نکلنے یا ادھر ادھر ملنے کی بھی جرأت نہ ہو رہی تھی —— فائرنگ کے ساتھ ساتھ بم بھی پھینکے جا رہے تھے۔ اور بم

کوٹھی کے باہر سے اندر پھینکے جا رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ کوٹھی کو باہر سے بھی گھیرا جا چکا ہے۔ اور پھر مسلسل دس منٹ تک دونوں فریق اپنی اپنی جگہوں پر دبکے مسلسل ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک طاقتور بم پھینکا گیا —— اور اس کے دھماکے میں فائرنگ کی آوازیں دب گئیں۔ لیکن دھماکے کی بازگشت ختم ہوتے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیونکہ اب دوسری طرف سے فائرنگ یکدم بند ہو چکی تھی —— اور بلیک گرل نے بھی چیخ کر فائرنگ بند کرنے کے لئے کہا۔ وہ چند لمحے اپنی جگہوں پر دبکے رہے۔ کہ شاید یہ بھی حملہ آوروں کی چال ہو۔ لیکن پھر ایک آدمی نے ہمت کی اور وہ آڑ میں سے نکل آیا —— لیکن جب دوسری طرف سے کوئی فائر نہ ہوا تو وہ سب آہستہ آہستہ باہر نکل آئے لیکن ان پر کوئی فائرنگ نہ ہوئی تو وہ سمجھ گئے کہ حملہ آور اچانک فرار ہو گئے ہیں اور اسی لمحے انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے جو تیزی سے نزدیک آتے جا رہے تھے۔

"اوہ —— یہ لوگ بھی شاید پولیس کی وجہ سے بھاگے ہیں۔ سب فالتو آدمی نیچے تہہ خانوں میں چلے جائیں۔ صرف موکل اور ہنری یہاں رہ جائیں"۔ بلیک گرل نے چیخ کر کہا اور ان دونوں کے علاوہ بلیک گرل کے باقی ساتھی تیزی سے غائب ہوتے چلے گئے —— بلیک گرل نے چہرے سے نقاب اتار کر جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن تیزی سے کوٹھی کے گرد پھیلتے چلے گئے اور پھر کوٹھی کا پھاٹک زور زور سے دھڑ دھڑایا جانے لگا —— اور بلیک گرل کے اشارے پر موکل

نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور پولیس کے کئی افسران اور سپاہی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ بلیک گرل نے آگے بڑھ کر ان میں سے بڑے افسر کا استقبال کیا۔

"شکر ہے آفیسر ـــــ آپ آگئے۔ ورنہ نجانے یہ ڈاکو ہمارا کیا حشر کرتے" ـــــ بلیک گرل نے بڑے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکو ـــــ تو کیا یہ حملہ ڈاکوؤں نے کیا تھا" ـــــ پولیس آفیسر نے حیرت سے صحن میں بکھرے ہوئے سٹین گنوں کی گولیوں کے خول اور بموں کے ٹکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو اور کون ہو سکتے ہیں آفیسر ـــــ کوٹھی کالونی سے بالکل علیحدہ ہے" ـــــ بلیک گرل نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"مگر مس ـــــ ڈاکو بم تو نہیں پھینکتے۔ اور پھر آپ کے ساتھیوں کے پاس بھی سٹین گنیں ہیں" ـــــ پولیس آفیسر نے اس بار تند سے درشت لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ اسی لئے تو ڈاکو اندر نہیں داخل ہو سکے۔ ویسے ہمارے پاس ان کے باقاعدہ اجازت نامے اور پرمٹ موجود ہیں"

بلیک گرل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا ـــــ آپ لوگوں کو سٹین گنوں کے پرمٹ کیسے مل گئے" ـــــ پولیس آفیسر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"موکل ـــــ کاغذات آفیسر کو دکھاؤ" ـــــ بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ آفیسر سے مخاطب ہوئی۔

"آئیے ـــــ ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں۔ پھر میں آپ کو اپنا تعارف

بھی کرا دیتی ہوں" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے ملحقہ کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفیسر بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا اور پھر وہ دونوں خوب صورت انداز میں سجے ہوئے وسیع ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھئے آفیسر" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور پولیس آفیسر سر ہلاتا ہوا ایک قیمتی صوفے پر بیٹھ گیا۔ بلیک گرل نے اس کے سامنے والا صوفہ سنبھال لیا۔

"مجھے مسز جارج کہتے ہیں۔ میں تیل کی تلاش کی ماہر ہوں۔ اور آپ کی حکومت کے خصوصی بلاوے پر یہاں آئی ہوں۔ میرا تعلق ایکریمیا سے ہے ـــــ اور سٹین گنوں کے پرمٹ بھی آپ کی حکومت نے خصوصی طور پر جاری کئے ہیں۔ آپ چونکہ پولیس کے ذمہ دار آفیسر ہیں اس لئے آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ـــــ کہ آپ کے ہمسایہ ملک کی حکومت نہیں چاہتی کہ یہاں تیل کی تلاش جاری رکھی جائے۔ اس لئے جو بھی ماہر یہاں آتا ہے وہ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکومت نے مجھے دو باڈی گارڈ ساتھ لے آنے کی نہ صرف ہدایت کی بلکہ لائسنس بھی جاری کئے ـــــ اور چونکہ آپ کے ساتھ دوسرے لوگ تھے اس لئے مجھے حملہ آوروں کو ڈاکو کہنا پڑا۔ ورنہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ آپ کے ہمسایہ ملک کی طرف سے بھیجے گئے تھے ـــــ وہ پوری تیاری سے آئے تھے لیکن شاید آپ کی گاڑیوں کے سائرن سن کر بھاگ گئے" ـــــ بلیک گرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پولیس آفیسر کوئی جواب دیتا۔ موکل ایک بڑا سا

لفافہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"صاحب کو تمام کاغذات دکھاؤ" ـــــ بلیک گرل نے کہا۔ اور پولیس آفیسر کی گردن ایک غیر ملکی عورت کی زبان سے اپنے آپ کو صاحب سن کر کچھ اور زیادہ تن گئی۔ موکل نے لفافہ کھول کر کاغذات پولیس آفیسر کے سامنے رکھ دیئے ـــــ ان میں مسٹر جارج کی یہاں آمد کا مقصد حکومت کی طرف سے سٹین گنوں کے اجازت نامے اور ساتھ ہی ایک ہدایت تھی کہ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے ـــــ اسے عام نہ کیا جائے۔ پولیس آفیسر وزارت دفاع و پٹرولیم کے کاغذات دیکھ کر خاصا مرعوب ہوا۔

"ٹھیک ہے مسٹر جارج ـــــ میں بھی تمام ڈاکوؤں کی رپورٹ کر دوں گا۔ لیکن یہ لوگ پھر بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں" ـــــ پولیس آفیسر کا لہجہ اس بار مؤدبانہ تھا۔

"اس بات کی فکر نہ کریں۔ میں ابھی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل اور وزارت دفاع سے بات کر دوں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری حفاظت کا کوئی معقول بندوبست کر دیں گے" ـــــ بلیک گرل نے جان بوجھ کر بڑے بڑے نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ٹھیک ہے ـــــ بہرحال کوئی نقصان تو نہیں ہوا" پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد مرعوب ہو چکا تھا۔

"نہیں ـــــ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ صرف سادہ سی رپورٹ لکھ دیں۔ تاکہ یہ بات عام نہ ہو" ـــــ بلیک گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا" ـــــ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد پولیس فورس باہر نکل گئی۔ اور بلیک گرل نے اطمینان کا طویل سانس لیا ـــــ اس کے پہلے سے بنائے ہوئے جعلی کاغذات آج کام آ گئے تھے ورنہ پولیس والے اتنی آسانی سے بھلا کہاں جان چھوڑتے تھے۔

"موکل ـــــ ہمیں اب جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ تم اس کا انتظام کرو میں ذرا راشیل کی خبر لے لوں" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور موکل سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔

لیکن تھوڑی دیر بعد بلیک گرل بھاگتی ہوئی آئی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔

"غضب ہوا موکل ـــــ ہمیں زبردست ڈاج دیا گیا ہے۔ فائرنگ کی آڑ میں وہ لوگ راشیل کو لے اڑے ہیں" ـــــ بلیک گرل نے کہا۔

"راشیل کو لے اڑے ہیں ـــــ مگر کیسے ـــــ راشیل تو اندر تھا" ـــــ موکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رسیاں کٹی پڑی ہیں اور راشیل غائب ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ سامنے کے رخ پر مادام اشمامانے ہمیں الجھائے رکھا۔ اور پچھلی طرف سے داخل ہو کر وہ راشیل کو لے اڑے" بلیک گرل نے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ ایسا ہی ہوا ہو گا" ـــــ موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہر حال ـــــ راشیل سے مزید معلومات مہیا ہو سکتی تھیں اس لئے ہمیں کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اب میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر بدل کر خود ہی اس مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاہئے" ـــــ بلیک گرل نے ٹہلتے ہوئے کہا۔

"لیکن میڈم ـــــ مادام اشمارا کے آدمیوں کو میں اتنا ذہین نہیں سمجھتا کہ وہ اس طرح ہمیں ڈاج دیں۔ یہ تو بڑی ذہانت سے پلان بنایا گیا ہے جب کہ مادام اشمارا تو ڈائریکٹ ایکشن کی قائل ہے۔ ویسے بھی وہ اگر اُسے ہمارا علم ہوتا تو یقیناً راشیل کو چھڑانے کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے خلاف بھی کوشش کرتی ـــــ لیکن یہاں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کا مقصد صرف راشیل کو لے جانا تھا"

موکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ـــــ لیکن راشیل سے اور کسی کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ وہ اتنا بڑا پلان بنا کر راشیل کو لے اڑے" ـــــ بلیک گرل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ مادام اشمارا کی بجائے کسی اور پارٹی کا کام ہے۔ بہر حال میں تحقیقات کراتا ہوں۔ اگر راشیل مادام اشمارا کے پاس واپس پہنچ گیا ہے تو پھر ظاہر ہے یہ اُسی کا کام ہوگا ورنہ ہم کسی اور پارٹی کا سوچیں گے" ـــــ موکل نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ درست ہے ـــــ اس سے صحیح صورت حال کا علم ہوگا۔ اور ہاں ـــــ وہ عمران کے ساتھی کے بارے میں کیا رپورٹ

ہے۔ اگر ہمیں خود مشن مکمل کرنا پڑا تو ہمیں پہلے اس کا بندوبست کرنا ہوگا" ـــــ بلیک گرل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کی فلم بن رہی ہوگی اگر آپ چاہیں تو اُسے دیکھ لیں جب تک میں یہاں سے منتقلی کا انتظام کر لوں" ـــــ موکل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم انتظامات کرو میں پروجیکٹر روم میں اُسے دیکھتی ہوں شاید کوئی کام کی بات کا پتہ چل سکے" ـــــ بلیک گرل نے کہا۔ اور موکل سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ پروجیکٹر روم کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ تاکہ وہاں اس فلم کے دکھائے جانے کے انتظامات کی ہدایات دے جس کا آلہ ٹائیگر کی موٹر سائیکل میں لگایا گیا تھا اور پھر خود واپس چلا گیا۔

بلیک گرل سکرین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد فلم آن ہو گئی اور سکرین پر اس نوجوان کو جسے اغوا کر کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ موٹر سائیکل پر سوار زرعی فارم سے باہر نکلتے دیکھا ـــــ نوجوان سیدھا جھیل کے کیفے میں پہنچا اور پھر موٹر سائیکل کو باہر کھڑا کر کے وہ کیفے کے اندر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ کیفے سے ایک خوب صورت اور جوان لڑکی کے ہمراہ باہر آیا اور پھر وہ جھیل کی طرف بڑھ گئے وہ اس وقت تک تو نظر آتے رہے جب تک آلے کا ویژن انہیں کیچ کرتا رہا پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے ـــــ اور مادام سوچنے لگی کہ موٹر سائیکل کی بجائے آئی ویژن بٹن اگر اس نوجوان کے جسم میں سی دیا جاتا تو زیادہ معلومات مل سکتی تھیں اب تو معاملہ صرف موٹر سائیکل تک ہی محدود رہ گیا تھا ـــــ اور پھر اس وقت تک انتظار کرتی رہی جب

تک وہ دونوں واپس موٹر سائیکل کے پاس نہ پہنچ گئے۔ اور پھر وہ دونوں ہی موٹر سائیکل پر بیٹھ گئے۔ اور موٹر سائیکل خاصی تیز رفتاری سے شہر کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا۔ جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی ہے"۔ اچانک نوجوان نے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی سے پوچھا۔

"لمبا چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے۔ آنکھیں نیلی تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر ایک لمبا سا زخم کا نشان تھا۔۔۔۔۔ اور ایسا ہی ایک نشان اس کی ٹھوڑی پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بدصورت نہیں لگ رہا تھا"۔ لڑکی نے جواب دیا۔۔۔۔۔ اور میڈم جو بیٹھی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی بُری طرح چونک پڑی۔ کیوں کہ غیر ملکی کا حلیہ جو لڑکی نے بتایا تھا وہ ہو بہو راشیل کا حلیہ تھا۔

"ہاں۔۔۔ ظاہر ہے بدصورت کیوں لگتا"۔۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گے"۔۔۔۔۔ اچانک لڑکی نے پوچھا۔

"کہا تو ہے۔ تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بہانے تم اپنے فلیٹ پر ہی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلا لو"۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"بڑے شریر ہو تم۔۔۔ ویسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر ملنے کی بجائے میرے فلیٹ پر ہی آجاؤ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی پہن کر تمہیں دکھاؤں گی بھی۔۔۔۔۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہم سیر کرنے

چلیں گے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ شکریہ۔۔۔۔۔ پھر میں کل فلیٹ پر ہی آجاؤں گا مگر مجھے تمہارے فلیٹ کا پتہ ہی نہیں"۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"فلیٹ نمبر دس۔۔۔۔ ولنگٹن روڈ"۔۔۔۔۔ لڑکی نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"دس نمبر۔۔۔ یہ فلیٹ تو مجھے یاد رہے گا"۔۔۔۔۔ نوجوان نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی ہنس پڑی۔ پھر لڑکی ایک چوک پر موٹر سائیکل سے اتر گئی اور نوجوان موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آخر کار ہوٹل شبانہ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا اور اس نے موٹر سائیکل پارکنگ میں چھوڑا۔۔۔۔۔ اور پھر اس سے اتر کر ہوٹل کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا۔ اس کے بعد فلم ظاہر ہے اسی موٹر سائیکل تک ہی محدود رہی۔ مگر بلیک گرل کے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ نوجوان عمران کا ساتھی تھا۔۔۔۔۔ جب کہ غیر ملکی راشیل تھا اور راشیل نے اس لڑکی کے فلیٹ پر جا کر کوئی انگوٹھی اُسے دی تھی جو اس لڑکی سے اس نوجوان نے حاصل کر لی۔ پھر راشیل کا اس کے ہیڈ کوارٹر سے اتنی زبردست پلاننگ کے بعد اغوا اور موکل کا یہ خدشہ کہ اتنی زبردست پلاننگ سے مادام اشمارا راشیل کو اغوا نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ تو کیا یہ اغوا عمران کی پارٹی نے کیا ہے۔ کیا اس اغوا اور اس انگوٹھی کے درمیان کوئی رابطہ ہے وہ بیٹھی سوچتی رہی۔ اُسی لمحے موکل اندر داخل ہوا۔

"میڈم۔۔۔۔۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین میں ہم شفٹ ہو رہے ہیں۔

ٹھیک ہے ـــــ وہاں شفٹ ہو کر معلوم کرو کہ راشیل کو کس نے اغوا کیا ہے۔ اور مادام اشمارا کے متعلق بھی تازہ ترین اطلاعات حاصل کرو۔ مجھے ایک نیا کلیو ملا ہے۔ راشیل نے ایک لڑکی کو کوئی انگوٹھی دی ہے ـــــ جو اس نے اُسی نوجوان کو دی ہے جس کے موٹر سائیکل میں ہم نے میگا ٹو نصب کیا تھا۔ مجھے اس انگوٹھی کے بارے میں شک ہے۔ بہرحال میں اس نوجوان کو چیک کرتی ہوں۔ پھر وہاں سے ہی نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاؤں گی" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور رسوکن کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔



عمران جب رانا ہاؤس پہنچا تو جوزف راشیل کو کرسی پہ باندھ چکا تھا۔ اور راشیل اس سے بار بار مادام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ لیکن جوزف ظاہر ہے کسی مادام کو تو نہیں جانتا تھا۔

"باس ـــــ یہ کسی مادام کے بارے میں بار بار پوچھ رہا ہے" جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو اچھا کر رہا ہے۔ اور بھلا راشیل کس کو پوچھ سکتا ہے؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مادام کے آدمی ہو" ـــــ راشیل نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمام آدمی مادام سے ہی پیدا ہوتے ہیں راشیل صاحب" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے مجھے یہاں باندھ کر کیوں رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں کہ میں مادام کا سیکنڈ ہوں" ـــــ راشیل عمران کے فقرے کو سمجھ نہ سکا تھا اس لئے اس نے شاید یہی مطلب لیا کہ وہ مادام کا آدمی ہے۔ اس لئے اس بار اس کا لہجہ کرخت تھا۔

"دیکھو راشیل ـــــ جو انگوٹھی تمہیں مادام نے دی تھی وہ انگوٹھی مادام کے حکم کے مطابق میں نے تم سے حاصل کرنی ہے۔ اور مادام کا ہی حکم ہے کہ جب تک راشیل وہ انگوٹھی حوالے نہ کرے اُسے باندھ کر رکھا جائے" ـــــ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"مگر مادام خود کہاں ہے۔ اور یہاں تو مجھے تم صرف وہی نظر آ رہے ہو" ـــــ راشیل نے انگوٹھی کی بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"مادام بھی آ جائے گی تم انگوٹھی [illegible]" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی میرے پاس موجود نہیں [illegible] وہ کہاں ہے ـــــ یہ میں مادام کو ہی بتاؤں گا" ـــــ راشیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اُسے شاید صورتحال پر شک پڑ گیا تھا۔

"اوکے ——— پھر مادام تمہاری لاش سے ہی انگوٹھی حاصل کر لے گی۔ اس کی تلاشی لو جوزف" ——— عمران کا لہجہ یک دم سخت ہو گیا۔ اور جوزف نے آگے بڑھ کر راشیل کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔

"اوکے مسٹر راشیل ——— اب تم زیادہ سے زیادہ دو منٹ میں بتا دو کہ انگوٹھی کہاں ہے جو مادام نے تمہیں دی تھی۔ ورنہ دو منٹ بعد تمہاری موت پر مجھے قطعاً کوئی افسوس نہ ہو گا" عمران نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کر لو۔ میں کسی انگوٹھی کے بارے میں نہیں جانتا" راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ تشدد کے مقابلے میں شکست ماننے والا آدمی نہیں ہے۔

"کوئی بات نہیں ——— نہ بتاؤ ——— مجھے بھی اتنی ضرورت نہیں ہے پوچھنے کی۔ بہرحال تمہیں چانس دے دیتا ہوں اگر بتا دو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مر جاؤ گے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے ساری گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں۔ اب ریوالور کا چیمبر بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اور پھر عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک گولی نکال لی۔

"دیکھو ——— میں نے تمہارے سامنے چیمبر خالی کر دیا ہے۔ اور اب میں اس میں ایک گولی ڈال رہا ہوں" ——— عمران نے کہا اور پھر چیمبر کے ایک خانے میں گولی ڈال کر اس نے چیمبر بند کر لیا۔

راشیل حیرت بھرے انداز میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ شخص کیا کر رہا ہے۔ اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے۔

اور پھر عمران نے اس کے سامنے چیمبر کو گھمانا شروع کر دیا۔ وہ اُسے مسلسل گھماتا رہا۔ اور اس کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

"دیکھو راشیل ——— ریوالور کے چیمبر میں ایک گولی ہے۔ اور پانچ خانے خالی ہیں۔ اور میں نے چیمبر کو گھما دیا ہے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ گولی جس خانے میں ہے وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب غور سے سن لو ——— میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا۔ ہو سکتا ہے پہلی بار ہی فائر ہو جائے اور تمہاری کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ جائیں۔ یا تمہیں ایک چانس مل جائے اس کے بعد میں پھر تین تک گنوں گا اور دوبارہ ٹریگر دبا دوں گا ——— اس طرح تمہارے پاس پانچ چانس ہو سکتے ہیں۔ یا پھر ایک بھی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال چھٹی بار تمہیں مرنا پڑے گا یہ بات تو طے ہے۔ اور اگر تم بتا دو تو میں ہاتھ روک لوں گا ——— اور یہ میرا وعدہ ہے کہ نہ صرف تمہیں زندہ رکھا جائے گا بلکہ آزاد بھی کر دیا جائے گا" ——— عمران نے بڑے سرد لہجے میں تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کی نال راشیل کی کنپٹی سے لگا دی۔

"مگر تم کون ہو اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہو" ——— راشیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔

"ایک . . . دو" ——— عمران نے اس کی بات کا

جواب دینے کی بجائے گنتی شروع کر دی۔ مگر راشیل نے ہونٹ بھینچ لیے تو عمران نے تین کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ مگر ایک کھٹکا ہوا اور گولی باہر نہ آئی ——— البتہ راشیل کے چہرے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

"ایک چانس تم نے ضائع کر دیا۔ اب چار چانس باقی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اور چانس کی نوبت ہی نہ آئے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایک ...... دو ...." ——— عمران نے دوبارہ گنتی شروع کر دی۔ راشیل کے چہرے پر اس بار بڑی طرح پسینہ بہنے لگا۔ اور پھر عمران نے تین کہہ کر ٹریگر دبا دیا۔ اور راشیل کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے بند ہو گئیں اور اب چہرے کے عضلات بھی پھڑکنے لگ گئے تھے۔ لیکن اس بار بھی ٹریگر خالی گیا۔

"دو چانس ختم" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔

"ٹھہرو ——— رک جاؤ ——— میں بتاتا ہوں" ——— راشیل نے اچانک چیخ کر کہا۔ اس کے اعصاب آخر کار جواب دے گئے تھے۔

"ایک .... دو ......" ——— عمران نے جواب دینے کی بجائے گنتی شروع کر دی۔

"انگوٹھی میں نے ایک لڑکی مارگریٹ جولین کو دے دی تھی۔ اس کا پتہ دس ولنگٹن روڈ ہے۔ وہ رابرٹ سنز میں پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر ہے" ——— راشیل نے تیز تیز لہجے میں بتانا شروع کر

دیا۔ تاکہ عمران تین تک نہ پہنچ جائے۔ ایسے لوگ جو بے حد مضبوط اعصاب کے مالک ہوں۔ ان کے اعصاب جب جواب دے جاتے ہیں تو پھر وہ بالکل ہی ختم ہو جاتے ہیں ——— ان سے پھر جھوٹ نہیں بولا جاتا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہو گا۔

"مگر کیوں" ——— عمران نے تین کہنے کی بجائے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام نے جب مجھے انگوٹھی دی تو راستے میں پولیس منشیات چیک کر رہی تھی اور وہ اجنبیوں کی تلاشی لے رہی تھی۔ چونکہ میں غیر ملکی تھا۔ اور اکثر غیر ملکی منشیات کے سلسلے میں ملوث ہوتے ہیں۔ اس لئے میں ایک کیفے میں گھس گیا ——— وہاں مجھے ایک لڑکی ٹکرا گئی۔ لڑکی کی نفسیات میں جانتا تھا۔ کہ وہ شکاری قسم کی لڑکی ہے۔ چنانچہ میں نے اُس سے سودا کیا۔ کہ یہ انگوٹھی رکھ لو میں شام کو تمہارے فلیٹ سے یہ انگوٹھی لے لوں گا۔ اور تمہیں مناسب معاوضہ دوں گا ——— اس کے بعد میری چیکنگ ہوئی لیکن ظاہر ہے میرے پاس کچھ نہ تھا۔ اور پھر مجھے فوراً ہی ٹریپ کر لیا گیا۔ اور وہاں سے مجھے تم یہاں نکال لائے۔ انگوٹھی اُسی لڑکی کے پاس ہی رہ گئی" ——— راشیل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھتا اچانک باہر ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران چونک پڑا۔

"جوزف ——— باہر دیکھو یہ کیا دھماکہ ہوا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف جو راشیل کی دوسری طرف خاموش کھڑا تھا۔ سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا۔ مگر ابھی اس نے ایک قدم اٹھایا ہی تھا کہ وہ بری طرح لہرایا اور پھر کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرتا

چلا گیا۔ عمران کو بھی ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا۔ جیسے اس کے دماغ پر اندھیرا سا چھانے لگا ہو۔ اور اس کی حساس ناک نے ہلکی سی بو محسوس کی ——— عمران نے اپنے سر کو جھٹکا دیا اور سانس روک لیا۔ لیکن دماغ پر چھانے والے اچانک اندھیرے نے اُسے بھی لڑکھڑا کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن سانس بروقت روک لینے سے وہ بالکل بے ہوش ہونے سے بچ گیا ——— راشیل کی گردن بھی ڈھلک گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ کسی نے بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس راہداری میں پھیلا دی ہے۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسے کسی کے کودنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی ——— اور پھر قدموں کی آواز راہداری میں ابھری۔ آواز سے عمران نے اندازہ لگا لیا کہ آنے والا ایک ہی ہے۔ اس لئے عمران خاموش پڑا رہا ——— اور پھر چند لمحوں بعد اُسے دروازے سے مادام اشمارا کے چہرے کی جھلک دکھائی دی اور عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ البتہ وہ کسی بھی قسم کے ایکشن کا جواب دینے کے لئے تیار تھا ——— آنکھوں میں موجود ہلکی سی جھری سے وہ مادام کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ پھر مادام نے بڑی پھرتی سے کرسی کے پائے میں لگا ہوا بٹن دبا کر راشیل کو کرسی کے آہنی کڑوں کی گرفت سے آزاد کیا ——— اور ایک جھٹکے سے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد کر واپس مڑ گئی۔ عمران دل ہی دل میں مادام کی سخت جانی کی داد دینے لگا۔ جس نے ایک لمبے چوڑے نوجوان کو آسانی سے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا تھا ——— مادام کے باہر نکلتے ہی عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ گیس کی بو اب ختم ہو چکی تھی اور پھر مادام نے بھی گیس ماسک

نہ لگایا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے سانس لینے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ اور دبے پاؤں باہر آ گیا۔ اس نے مادام کو تیزی سے پھاٹک کی طرف دوڑتے دیکھا ——— اور پھر مادام اس کے سامنے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر راشیل سمیت باہر نکل گئی۔ تو عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کے کام میں جان بوجھ کر کوئی مداخلت نہ کی تھی ——— کیوں کہ راشیل سے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پہلے ہی پوچھ چکا تھا اور اب راشیل اس کے لئے بے کار تھا۔ دوسری بات یہ کہ انگوٹھی بھی راشیل کے پاس موجود نہ تھی۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ مادام راشیل کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائے گی ——— اور پھر وہاں جا کر جب راشیل کو ہوش آئے گا تو وہ مادام کو اس انگوٹھی کے متعلق بتائے گا۔ اس درمیانی وقفے سے عمران نے خود ہی فائدہ اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھا ——— تا کہ جولیا کو کہہ کر اس لڑکی سے انگوٹھی حاصل کی جائے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ خود اس لڑکی سے انگوٹھی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ اُسے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ مادام جس مشن پر بھی یہاں آئی ہے ——— اس مشن کی فلم اس انگوٹھی میں موجود ہے۔ اس لئے ظاہر ہے اب مسئلہ صرف انگوٹھی کا حصول تھا۔ اور چوں کہ انگوٹھی غیر معمولی اہمیت حاصل کر گئی تھی۔ اس لئے وہ خود اُسے حاصل کرنا چاہتا تھا ——— ہو سکتا تھا کہ جولیا کامیاب نہ ہوتی اور پھر ظاہر ہے مادام بھی سامنے آ جاتی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ مادام آخر کیسے یہاں تک پہنچ گئی۔ لیکن فی الحال اس نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اُسے پہلے انگوٹھی پر قبضہ جمانا تھا۔

چنانچہ وہ تیزی سے واپس مڑا۔ مگر اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"رانا تہور علی صندوقی سپیکنگ"۔۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر رانا کا نام لیا۔ تاکہ اگر کال غیر متعلق آدمی کی ہو تو اسے ٹالا جا سکے۔

"عمران صاحب۔۔۔۔۔ میں طاہر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"بولو بھئی بولو۔۔۔۔۔ تمہارا کام ہی بولنا ہے۔ یہ تو ہم ہی ہیں جنہیں بولنے ہی کوئی نہیں دیتا"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔۔۔ میں سر سلطان صاحب کے پاس گیا ہوا تھا انہوں نے ایک پرانے کیس کی فائل طلب کی تھی۔ اب واپس آیا ہوں تو ٹیلی فون کے ٹیپ پر ٹائیگر کا پیغام موجود تھا۔۔۔۔۔ اس نے پیغام دیا ہے کہ عمران صاحب اس سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اس کے پاس کوئی اہم انگوٹھی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کال کر دیا"۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کے پاس انگوٹھی۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے میں اس سے بات کر لیتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ وہ حیران تھا کہ ٹائیگر کس انگوٹھی کی بات کر رہا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے ماوام اشمارا کی انگوٹھی سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اس نے ٹائیگر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کون سی انگوٹھی ہے تمہارے پاس"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔۔۔۔۔ ایک عجیب ساخت کی انگوٹھی مجھے ملی ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ میری ایک دوست لڑکی ہے مارگریٹ جولین۔۔۔۔۔ اُسے ایک غیر ملکی نے۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"وہ انگوٹھی اب بھی ہے تمہارے پاس"۔۔۔۔۔ عمران نے مارگریٹ جولین کا نام سنتے ہی اس کی بات قطع کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں باس"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ فوراً اس انگوٹھی کو حفاظت سے لے کر میرے پاس رانا ہاؤس میں پہنچ جاؤ۔ بے حد حفاظت سے لے آنا۔ اور فوراً"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر۔۔۔۔۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ حیرت انگیز اتفاق تھا کہ جس انگوٹھی کے پیچھے سب لوگ بھاگ رہے ہیں وہ ایک غیر متعلقہ آدمی کے پاس پہنچ گئی ہے۔ عمران نے ساری کہانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔۔۔۔۔ کہ راسغیل نے انگوٹھی پولیس کی اچانک چیکنگ سے بچنے کے لئے مارگریٹ جولین کے حوالے کر دی۔ لیکن وہ اس سے واپس نہ لا سکا۔ کیونکہ مابیک گرل نے اُسے ٹریپ کر لیا۔۔۔۔۔ ادھر مارگریٹ جولین نے دوستی کے چکر میں انگوٹھی ٹائیگر کے حوالے کر دی۔ یا پھر ٹائیگر نے اس کی عجیب

ساخت بھانپ لی ہوگی۔ اس لئے اس نے وہ اس سے حاصل کر لی۔ اور اب انگوٹھی عمران کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور مادام اشمارا کا سارا مشن ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ جائے گا ——— وہ سوچ رہا تھا کہ اتنا آسان کیس تو شاید ہی اس نے کبھی ڈیل کیا ہو۔ یہی سوچتا ہوا وہ ہوٹل والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ اس دیو کو ہوش میں لائے۔



ھیڈ کوارٹر پہنچتے ہی مادام نے سب سے پہلا کام راشیل کو ہوش میں لے آنے کا کیا۔ اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد راشیل نے آنکھیں کھول دیں ——— آنکھیں کھولتے ہی جب اس کی نظریں مادام اشمارا پر پڑیں وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔

"شکر ہے مادام ——— آپ کی شکل تو نظر آئی" ——— راشیل نے اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈبلیو تھری ٹائپ انگوٹھی کہاں ہے جو میں نے تمہیں بلانے کے لئے دی تھی ——— تمہاری جیبوں میں سے تو نہیں نکلی" ——— مادام

نے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام ——— آپ سے انگوٹھی لینے کے بعد میں پولیس چیکنگ میں پھنس گیا۔ وہاں سے انگوٹھی بچانے کے لئے میں نے اسے ایک مقامی لڑکی کے حوالے کر دیا۔ لیکن بعد میں مجھے بلیک گرل نے ٹریپ کر لیا۔ بلیک گرل سے مجھے ایک نوجوان اور ایک حبشی لے اڑا۔ اور اب آپ کے سامنے ہوش آیا ہے" ——— راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی کون ہے ——— اس کا اتہ پتہ بتاؤ" ——— مادام نے دانت بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کا نام مارگریٹ جولین ہے۔ وہ رابرٹ سنز پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر ہے۔ رہائشی پتہ ۱۰ ولنگٹن روڈ ہے" ——— راشیل نے جواب دیا۔

"دس ولنگٹن روڈ ——— اوہ ——— چلو اٹھو میرے ساتھ۔ تم نے غضب کر دیا۔ اس انگوٹھی میں مشن کی مائیکرو فلم تھی" ——— مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور راشیل کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ انگوٹھی اتنی اہم بھی ہو سکتی ہے۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس لڑکی نے اپنا پتہ غلط نہ بتا دیا ہو ——— بہرحال وہ تیزی سے اٹھا اور پھر مادام کے پیچھے چلتا ہوا باہر پورچ میں کھڑی کار کے پاس پہنچ گیا۔ مادام اس سے قبل ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔ وہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"مادام ——— آپ مجھے ذرا بھی اشارہ کر دیتیں تو میں اس کی حفاظت کا کوئی اور بندوبست کرتا" ——— راشیل نے مادام سے مخاطب ہو کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو راشیل ——— تم میرے پرانے ساتھی ہو اس لئے میں نے تمہاری یہ کوتاہی برداشت کر گئی ہوں۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ایسی حرکت کرتا تو میں اُسے گولی مار دیتی" ——— مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

مادام انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتی ہوئی ولنگٹن روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ولنگٹن روڈ کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی تھی۔ کیوں کہ وہاں ایک ہوٹل میں وہ سب سے پہلے آکر ٹھہری تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ولنگٹن روڈ پر پہنچ گئی ——— اور تھوڑی دیر بعد اس نے دس نمبر بلڈنگ کے سامنے کار روک دی۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بلڈنگ کے اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ بلڈنگ چار منزلہ تھی اور اس کے آؤٹ گیٹ پر ہی لیٹر بکسوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جن پر ہر ایک کا نام لکھا ہوا تھا ——— اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے مارگریٹ جولین کا نام ڈھونڈ لیا۔ اس کا فلیٹ دوسری منزل پر چالیس نمبر تھا۔ چنانچہ وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دوسری منزل پر پہنچ گئے ——— چالیس نمبر کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ مادام نے بڑی آہستگی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کا جی تو چاہتا تھا کہ ایک ہی جھٹکے سے دروازہ توڑ ڈالے۔ لیکن وہ ساتھ والے فلیٹوں کے مکینوں کو جگانا نہ چاہتی تھی ——— پہلی دستک کا جب کوئی جواب نہ آیا۔ تو

مادام نے ذرا زور سے دستک دی۔ اور دوسرے لمحے کمرے میں بتی جل گئی۔

"کون ہے؟" ——— چند لمحوں بعد نیند سے بھری ہوئی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور راشیل نے آواز سن کر اطمینان کا سانس لیا۔ کیوں کہ آواز اسی لڑکی کی تھی جس کو اس نے انگوٹھی دی تھی۔

"دروازہ کھولو مارگریٹ ——— ہم دوست ہیں" ——— مادام نے بڑے شیریں لہجے میں کہا۔ اور شاید یہ نسوانی آواز کا اثر تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر دروازے پر مارگریٹ کی شکل نظر آئی وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی ——— دروازہ کھلتے ہی مادام اُسے دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ راشیل بھی اس کے پیچھے تھا۔

"اوہ ——— تم ——— لیکن تم نے تو شام کو آنے کے لئے کہا تھا" مارگریٹ نے راشیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں شام کو نہیں آسکا۔ اب آگیا ہوں ——— وہ انگوٹھی دو اور اپنا انعام لو" ——— راشیل نے کہا۔ مادام خاموش کھڑی تھی۔

"انگوٹھی ——— وہ تو میں نے ایک دوست کو دے دی۔ میں نے سمجھا کہ شاید تم نے میرے ساتھ شرارت کی ہے" ——— مارگریٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس دوست کو دی ہے؟" ——— مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مگر تم کون ہو مجھ سے پوچھنے والی؟" ——— مارگریٹ نے شاید مادام کے سخت لہجے کا بُرا مانا تھا ——— مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ مادام کا ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا ——— اور وہ اچھل

کر بستر پر جا گری تھی۔ بستر پر گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھی مگر دوسرے لمحے وہ سہم گئی۔ مادام کے ہاتھ میں لمبی نال والا خوفناک ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"جلدی بتاؤ ——— کس دوست کو تم نے انگوٹھی دی اور وہ کہاں رہتا ہے" ——— مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ہوٹل شبانہ ——— آصف روڈ میں رہتا ہے۔ اس کا نام ٹائیگر ہے" ——— مارگریٹ نے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوٹل میں رہتا ہے ——— کیا وہ کہیں باہر سے آیا ہے" ——— مادام نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں ——— مقامی ہے ——— لیکن رہتا ہوٹل میں ہے۔ اس نے تو مجھے نہیں بتایا تھا۔ لیکن میں نے ٹیکسی میں تعاقب کر کے اس کا پتہ معلوم کر لیا تھا۔ میں دراصل اس کی مالی حیثیت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی۔ ہم آج پہلی بار جھیل پر ملے تھے ——— پھر اس نے مجھے چوک پر چھوڑ دیا۔ میں نے ٹیکسی میں اس کے موٹر سائیکل کا تعاقب کیا اور اس طرح مجھے پتہ چل گیا کہ وہ ہوٹل شبانہ میں رہتا ہے۔ پھر میں نے وہاں کی ایک ویٹرس سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ وہ مستقل طور پر وہیں رہائش پذیر ہے۔ اس کا کمرہ نمبر ایک سو بیس دوسری منزل پر ہے ——— مارگریٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم نے اسے انگوٹھی کیوں دی تھی" ——— مادام نے پوچھا اور جواب میں مارگریٹ نے جھیل پر ہونے والی تمام گفتگو اسے سنا دی۔

"ٹھیک ہے ——— اگر انگوٹھی اس سے نہ ملی یا تم نے جھوٹ بولا

تو میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی" ——— مادام نے انتہائی سخت لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ راشید جو خاموش کھڑا تھا نے مادام کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد مادام کی کار ہوٹل شبانہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔



ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر کپڑے بدلنے کے لئے وہ باتھ روم میں چلا گیا۔ کیونکہ عمران کے فون آنے کے وقت وہ نائٹ سوٹ پہنے بستر میں دبکا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا ——— اسے خوشی اس بات کی تھی کہ جب انگوٹھی کو اس نے صرف اپنے تجسس کی وجہ سے حاصل کیا تھا وہ عمران کے لئے بے حد اہم نکلی۔ لباس بدلنے کے بعد اس نے خاص طور پر میز کی دراز سے انگوٹھی نکال کر اسے کوٹ کی جیب میں ڈالا ——— اور پھر کمرے پر ایک سرسری نظر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان" ——— ٹائیگر نے کہا۔ وہ سمجھا تھا کہ ویٹر چائے کے برتن لینے آیا ہے۔ مگر دروازہ کھلتے ہی وہ حیرت سے چونک پڑا۔ کیونکہ

دروازے پر ایک غیر ملکی نوجوان لڑکی کھڑی غور سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ لڑکی خاصی خوب صورت تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر خوب صورتی کے ساتھ ساتھ سرد مہری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے"۔۔۔ لڑکی نے کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ میرا نام ٹائیگر ہے۔۔۔ فرمایئے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس غیر ملکی لڑکی کی اس طرح اچانک آمد اور پھر اپنا نام تک جاننے کا پس منظر نہ سمجھ سکا تھا۔

لڑکی نے اس کا جواب سنتے ہی بڑے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ اور پھر مڑ کر نہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اس کی چٹخنی بھی چڑھا دی۔ ٹائیگر کی چھٹی حس نے فوراً ہی خطرے کا الارم بجایا۔۔۔ چنانچہ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں گیا اور جب غیر ملکی لڑکی دروازہ بند کر کے واپس مڑی تو ٹائیگر کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

"کیا مطلب۔۔۔ یہ تم نے ریوالور کیوں نکال لیا"۔۔۔ غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو۔۔۔ اور میرا نام کیسے جانتی ہو"۔۔۔ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سب سے اہم سوال تو تم نے پوچھا ہی نہیں کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں"۔۔۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں بتاؤ"۔۔۔ ٹائیگر نے ریوالور کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔

"سنو ٹائیگر۔۔۔ مارگریٹ جولین کو میرے ایک دوست راشیل نے ایک انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اُسے اچانک ملک سے باہر جانا پڑا۔ چنانچہ وہ انگوٹھی واپس لینے نہ جا سکا۔ اس نے مجھے ہدایت کی کہ میں اس سے انگوٹھی حاصل کر لوں۔۔۔ میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ وہ انگوٹھی تمہیں دے چکی ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس پہنچ گئی۔ تم وہ انگوٹھی مجھے دے دو تاکہ میں اُسے راشیل تک پہنچا دوں"۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"مارگریٹ جولین۔۔۔ میں کسی مارگریٹ جولین کو نہیں جانتا اور نہ کسی نے مجھے انگوٹھی دی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ یہ بات ہے۔ لیکن اس نے تو تمہارے متعلق بتایا تھا۔ میرے دوست راشیل کے لئے یہ انگوٹھی بے حد اہم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم نوجوان بھی ہو اور اکیلے بھی رہتے ہو۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پھر رات بھی تمہارے ساتھ بسر کر لوں۔ صبح انگوٹھی بھی لیتی جاؤں گی۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ تمہارے پاس انگوٹھی نہیں ہے تو ٹھیک ہے میں دوبارہ مارگریٹ سے جا کر پوچھتی ہوں"۔۔۔ غیر ملکی لڑکی نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گئی۔ ٹائیگر بے اختیار مسکرا پڑا۔ کیونکہ غیر ملکی لڑکی نے اپنے طور پر رات بسر کرنے کا کہہ کر ایک بہت بڑی آفر کی تھی۔۔۔ لیکن اول تو ٹائیگر اس قماش کا ہی نہ تھا۔ اور اب تو ظاہر ہے جب عمران کے لئے انگوٹھی اہم ہے تو پھر تو وہ ایسا سوچ بھی

نہ سکتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے چیخنی گرائی۔ اور ٹائیگر بھی مطمئن ہو گیا۔ لیکن ریوالور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔ مگر اسی لمحے غیر ملکی لڑکی بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز ابھری اور ریوالور ٹائیگر کے ہاتھوں سے نکل کر دور کمرے کے کونے میں جا گرا۔۔۔۔ لڑکی کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا سائیلنسر لگا ریوالور چمک رہا تھا۔ اور ظاہر ہے لڑکی کا نشانہ بھی بے خطا تھا کیوں کہ اس نے مڑتے ہی فائر کیا تھا اور گولی ٹھیک ٹائیگر کے ریوالور کی نال پر پڑی تھی۔

"وہ انگوٹھی میرے حوالے کر دو۔۔۔۔ ورنہ دوسری گولی تمہارے دل میں لگے گی۔ اور پھر وہ انگوٹھی میں خود ہی حاصل کر لوں گی"۔۔۔۔ اس بار لڑکی کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے پاس کوئی انگوٹھی نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر تم آرام کرو۔۔۔۔ انگوٹھی میں خود ہی تلاش کر لوں گی"۔۔۔۔ لڑکی نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کی انگلی ٹریگر پر دبتی چلی گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ گولی ریوالور کی نال سے برآمد ہوتی۔ ٹائیگر اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ اور گولی اس کے جسم کے بالکل قریب سے ہوتی ہوئی سامنے کھڑکی کی چوکھٹ میں لگی۔۔۔۔ ٹائیگر نے لڑکی کو دوسری گولی چلانے کی مہلت ہی نہ دی اور وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا لڑکی سے جا ٹکرایا۔ لڑکی نے بڑی پھرتی سے جھکائی دے کر اس کے وار سے بچنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن ٹائیگر نے ہوا میں ہی

اپنا رخ بدل لیا تھا۔ اس لئے وہ لڑکی کو اپنے ساتھ لیتا ہوا پوری قوت سے دروازے سے جا ٹکرایا تھا۔۔۔۔ مگر لڑکی بھی انتہائی پھرتیلی ثابت ہوئی اس نے تیزی سے پہلو بدلا اور پھر ٹائیگر سمیت وہ اچھل کر فرش پر جا گری۔ اس بار ٹائیگر نیچے تھا۔ ٹائیگر نے دونوں گھٹنوں کی مدد سے اسے اچھالنا چاہا مگر لڑکی نے انتہائی پھرتی سے سر کی بھرپور ٹکر ٹائیگر کے سینے پر ماری اور ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اور اس نے لڑکی کے دونوں بازو پکڑے اور مچھلی کی طرح اس کے جسم کے نیچے سے پھسلتا چلا گیا۔۔۔۔ لڑکی کو مجبوراً سر کے بل قلابازی کھانی پڑی اور اس طرح وہ پشت کے بل زمین پر جا گری اور ٹائیگر نے انتہائی پھرتی سے اس کے بازو چھوڑے اور پھر اچھل کر سیدھا ہو گیا۔۔۔۔ مگر اسی لمحے لڑکی تیزی سے کروٹیں بدلتی چلی گئی اور اس کی ایک لات پوری قوت سے ٹائیگر کی پنڈلی پر پڑی۔ اور ٹائیگر چیخ مار کر گھٹنوں کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔۔۔۔ اسی لمحے زمین پر لیٹے ہی لیٹے لڑکی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس کے دونوں پیر اکٹھے ہو کر نیچے گرتے ہوئے ٹائیگر کی ٹھوڑی پر پوری قوت سے پڑے اور ٹائیگر اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔۔۔۔ لڑکی بجلی کی سی تیزی سے کھڑی ہو گئی۔ اور پھر ٹائیگر کے دماغ پر سوار ہوتی چلی گئی۔ ایک لڑکی سے مار کھا جانے کا تصور ہی اس کے لئے ہولناک تھا چنانچہ دیوار سے ٹکرا کر اس نے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے وہ توپ کے گولے کی طرح اڑتا ہوا لڑکی کے سینے سے ٹکرایا۔۔۔۔ اور لڑکی اچھل کر بستر پر جا گری۔ ٹائیگر نے زمین پر پیر رکھتے ہی انتہائی تیزی سے الٹی

قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ پوری قوت سے سر کے بل لڑکی کے جسم سے ٹکرایا — مگر لڑکی نے تیزی سے کروٹ بدل لی اور ٹائیگر سر کے بل بستر کے گدے سے ٹکرا کر ایک طرف پڑی ہوئی میز پر گرا اور میز سمیت نیچے فرش پر جا گرا — اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے لڑکی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شیشے کا بنا ہوا بھاری ایش ٹرے جو ٹائیگر نے بستر کے دائیں طرف رکھا ہوا تھا پوری قوت سے ٹائیگر کے سر پر پڑا — اور ٹائیگر کے دماغ پر اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے سر کو جھٹک کر اپنے آپ کو سنبھالنا چاہا مگر اسی لمحے لڑکی نے انتہائی پھرتی سے ٹیبل لیمپ کی تار ٹائیگر کی گردن کے گرد لپیٹ کر اسے زور سے کس دیا — اور ٹائیگر نے تار میں ہاتھ ڈال کر اسے علیحدہ کرنے کی کوشش کی اور لڑکی کے زور لگانے اور ٹائیگر کے زور لگانے پر اچانک تار کو توڑ دیا۔ اور دوسرے لمحے ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی — تار ٹوٹ کر اس کے ہاتھ سے ٹکرا گئی تھی اور چونکہ ٹیبل لیمپ جل رہا تھا اس لئے بجلی کی رو اس کے جسم میں سرایت کرتی چلی گئی اور ٹائیگر کو اتنا زوردار جھٹکا لگا کہ اس کا جسم مفلوج ہوتا چلا گیا — لڑکی نے بڑی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا وہی شیشے کا بھاری ایش ٹرے اٹھایا اور پھر وہ پوری قوت سے لگاتار اس سے ٹائیگر کے سر پر ضربیں لگاتی چلی گئی۔ اور پھر ٹائیگر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور اس کا دماغ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

مادام اشمارلنے کا ہوٹل شباند کے پورچ میں رکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے نیچے اتر آئی۔ راشیل بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ سے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے — ہال میں اس وقت خاصا رش تھا۔ لیکن دونوں ہال کا جائزہ لینے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں چونکہ ٹائیگر کے کمرہ نمبر کا علم تھا۔ اس لئے انہیں ہال میں ٹھہر کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ تھی — جیسے ہی وہ لفٹ کے قریب پہنچے لفٹ والے نے ایک طرف ہٹ کر ان کا استقبال کیا۔ اور وہ دونوں گیٹ میں داخل ہو گئے۔ لفٹ والا بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا — مگر دروازہ بند کرتے ہوئے مادام اور راشیل کی نظریں دوسری لفٹ کے دروازے پر پڑیں۔ جہاں سے بلیک گرل نکل کر ہال کے گیٹ کی طرف تیزی سے بڑھی چلی جا رہی تھی — لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق کچھ سوچتے۔ لفٹ والے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ صرف ایک دوسرے کو عجیب نظروں سے دیکھتے رہ گئے

"دوسری منزل" ـــــ راشیل نے کہا۔ اور لفٹ لوائے نے دوسری منزل کا بٹن دبا دیا۔ مادام کے چہرے پر بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے یہاں بلیک گرل کا نظر آنا اور پھر اس کا لفٹ سے اتر نا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا ـــــ لیکن وہ اس لئے خاموش رہی تھی کہ راشیل نے انگوٹھی کے متعلق اُسے کچھ بتایا نہیں تھا اور مارگریٹ تک وہ پہنچی نہ تھی ورنہ مارگریٹ اس کا ذکر کرتی اور مارگریٹ تک پہنچے بغیر وہ ٹائیگر تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ اس لئے وہ خاموش تھی کہ ہو سکتا ہے وہ کسی اور سلسلے میں یہاں آئی ہو۔

دوسری منزل پر پہنچتے ہی وہ تیزی سے لفٹ سے نکلے اور پھر کمرہ نمبر ایک سو بیس کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ـــــ مادام نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر کمرے کی حالت اور فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کو دیکھ کر وہ بُری طرح چونک پڑے۔ اور تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں زبردست جنگ ہوئی ہے ـــــ مادام تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کی طرف دوڑی۔ اس نے سب سے پہلے نوجوان کی نبض چیک کی وہ بے ہوش تھا۔ لیکن اس کی نبض نارمل تھی ـــــ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہوش میں نہیں آ سکتا۔ لیکن مادام کو انتہائی جلدی تھی۔ اس نے سب سے پہلے نوجوان کی تلاشی لی کہ شاید انگوٹھی مل جائے لیکن انگوٹھی موجود نہ تھی ـــــ مادام نے نوجوان کو پشت کے بل الٹا کیا اور پھر اپنی انگلی ٹیڑھی کر کے اس نے نوجوان کی گردن کی پشت پر ایک مخصوص انداز میں ضرب لگائی

ضرب لگنے سے نوجوان کا جسم یوں تڑپا جیسے اُسے الیکٹرک شاک لگا ہو۔ مادام نے دوسری ضرب لگائی اور نوجوان کا جسم پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں تڑپا ـــــ اور تیسری ضرب پر نوجوان کا جسم حرکت میں آ گیا۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔ وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ مادام نے دراصل اعصابی مرکز کی مخصوص رگ پر ضربیں لگا کر نوجوان کے شعور کو جگا دیا تھا۔ اس طرح وہ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ گیا تھا۔

"انگوٹھی کہاں ہے ٹائیگر" ـــــ مادام نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ نوجوان نے آنکھیں تو کھول دی تھیں لیکن اس کی آنکھوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں آیا۔

"میری جیب میں ہے۔ مگر وہ غیر ملکی لڑکی" ـــــ نوجوان نے لاشعوری کیفیت میں کہا۔

اور اُسی لمحے مادام اچھل کر سیدھی ہو گئی۔ نوجوان کی تلاشی وہ پہلے ہی لے چکی تھی۔ انگوٹھی اس کی جیب میں نہ تھی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے حوالے سے وہ سمجھ گئی کہ غیر ملکی لڑکی سے اس نوجوان کا مقصد بلیک گرل سے تھا ـــــ اور ظاہر ہے بلیک گرل انگوٹھی لے جا چکی ہے۔

"آؤ" ـــــ مادام نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ راشیل نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور اس بار انھوں نے لفٹ کا انتظار نہ کیا اور انتہائی برق رفتاری سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے ہال میں پہنچ گئے ـــــ مادام کا غصے کے مارے بُرا حال تھا۔ اس کی محنت مفت میں بلیک گرل کے ہتھے چڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کاش وہ اوپر جانے کی بجائے اُسی وقت بلیک گرل کو روک لیتی۔ لیکن اب

ظاہر ہے کیا ہو سکتا تھا۔

ہال سے نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی ہوٹل کمپاؤنڈ سے نکلی اور سڑک پر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے لگی۔ مادام کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"میں اس لفنگے کمال کی بوٹیاں نوچ لوں گی" ۔۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ راشیل خاموش بیٹھا تھا۔ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ بنیادی غلطی اسی سے ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ سارا چکر چلا ہے۔

مادام آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتی ہوئی شکیل ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ اور پھر اس نے کار کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر جا کر روک دی مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑی ۔۔۔۔ کیونکہ گیٹ کھلا ہوا تھا اور کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ مادام کار اندر لے جاتی گئی اور پھر وہ دونوں اتر کر پوری کوٹھی میں گھوم گئے۔ کوٹھی کے کمروں کی بتیاں جل رہی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔۔۔۔ کوٹھی کی حالت سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہاں سے بڑی جلدی سے لوگ نکلے ہیں۔

"نکل گئی وہ نکل گئی ۔۔۔۔ اب اُسے کہاں ڈھونڈا جائے"

مادام نے غصے سے زمین پر پیر مارتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے راشیل کی نظریں کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے کاغذ پر پڑی۔ کسی نے کاغذ کو مروڑ کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔ اس نے بڑھ کر وہ کاغذ اٹھایا کہ شاید کلیو مل جائے ۔۔۔۔ اور پھر کاغذ کھولتے ہی وہ اچھل پڑا۔ کاغذ پر ایک ٹیلی فون نمبر لکھا ہوا تھا۔

"مادام ۔۔۔۔ میرے خیال میں اس فون نمبر سے کوئی بات معلوم ہو

سکتی ہے" ۔۔۔۔ راشیل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مادام چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ کمرے کی دیوار کے ساتھ نصب سٹینڈ پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے تیزی سے وہ نمبر ملایا ۔۔۔۔ چند لمحے گھنٹی بجتی رہی اور پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو ۔۔۔۔ جان پراپرٹی ڈیلرز" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔۔۔۔ کون صاحب بول رہے ہیں" ۔۔۔۔ مادام نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں سیٹھ جان بول رہا ہوں۔ فرمائیے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دیکھیے میں شکیل ٹاؤن کوٹھی نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ میری ایک دوست یہاں رہتی تھی اس نے مجھے یہاں کا پتہ بتایا تھا۔ لیکن اب میں سوئیزرلینڈ سے یہاں پہنچی ہوں تو کوٹھی خالی پڑی ہے ۔۔۔۔ آپ کا فون نمبر یہاں ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے ملا ہے تو میں نے آپ کو فون کر دیا" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"اوہ میڈم ۔۔۔۔ آپ نے بروقت فون کر دیا۔ میں اتفاق سے فرم کا حساب کتاب کرنے کی وجہ سے دفتر میں موجود تھا ورنہ ہمارا دفتر تو شام کو ہی بند ہو جاتا ہے آپ کو یقیناً پریشانی ہوتی ۔۔۔۔ آپ کی دوست نے آج اچانک کوٹھی خالی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ کوٹھی آبادی سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور یہاں رونق نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے ان کے لئے نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کا بندوبست کر دیا ہے۔ وہ

وہاں شفٹ ہو چکی ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اتفاق سے ہی کام بن گیا ورنہ بلیک گرل کے نئے پتے کو تلاش کرنا مصیبت بن جاتا۔

"شکریہ سیٹھ صاحب" ——— مادام نے کہا اور تیزی سے کریڈل دبا کر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر گھمانے لگی۔

"مائیکل سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"مادام سپیکنگ ——— انگوٹھی بلیک گرل لے اڑی ہے۔ اور اس نے اپنا ٹھکانا بھی بدل لیا ہے۔ اب وہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین میں شفٹ ہو گئی ہے۔ ہم نے فوراً اس سے انگوٹھی حاصل کرنی ہے۔ تم اپنے سب آدمیوں کو لے کر مکمل تیاری کے ساتھ نشاط کالونی پہنچ جاؤ۔ میں راشیل سمیت وہاں پہنچ رہی ہوں۔ ہمیں فوراً ریڈ کرنا ہے"

مادام نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام ——— ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں" ——— مائیکل نے جواب دیا اور مادام نے رسیور کریڈل پر پھینکا اور پھر راشیل سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔

"آؤ راشیل ——— جلدی کرو" ——— اور پھر تیزی سے پورچ کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ راشیل نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔ بہرحال اسے خوشی تھی کہ اس کی وجہ سے بات بن گئی ہے۔ ورنہ انگوٹھی نہ ملتی تو مادام کا غصہ بہرحال اسی پہ اترنا تھا۔

عمران نے جوزف کو ہوش میں لا کر اسے میک اپ صاف کرنے اور کپڑے بدلنے کے لئے کہا۔ جوزف کی عادت تھی کہ جب بھی عمران اسے کسی مشن پر بلاتا ——— تو اس نے ایک خوفناک قسم کا میک اپ بنایا ہوا تھا۔ وہ ضرور وہی میک اپ کر کے ہی باہر نکلتا۔ اس کو میک اپ کرنے کی عادت اس وقت پڑی تھی جب وہ بلیک پرنس کا روپ دھار کر عمران سے ٹکرا گیا تھا ——— نہ صرف ٹکرا گیا تھا بلکہ عمران کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ چنانچہ اس بار بھی جب عمران نے اسے میک سمیت بلوایا تو جوزف اپنی عادت کے مطابق میک اپ کر کے اور جیت سیاہ لباس پہن کر آیا تھا ——— کیوں کہ میک اپ منگوانے کی وجہ سے اتنا تو وہ سمجھتا تھا کہ عمران کسی عمارت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

عمران اب کمرے میں بیٹھا ٹائیگر کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور عمران کے اندازے کے مطابق اتنا وقت گزر چکا تھا کہ ٹائیگر اپنے ہوٹل سے چل کر رانا ہاؤس تک پہنچ سکتا ہے ——— لیکن اس کے باوجود ٹائیگر نہ آیا تو عمران کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجانا شروع

کر دیا۔ اس نے چند لمحے مزید انتظار کرنے کے بعد ٹیلی فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو۔

"کیا بات ہے ٹائیگر۔۔۔۔ تم انگوٹھی لے کر پہنچے نہیں"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔۔۔۔ میں انگوٹھی لے کر کمرے سے نکلنے ہی والا تھا کہ ایک غیر ملکی لڑکی وہاں آ گئی اور پھر زبردست جنگ کے بعد وہ مجھے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔۔ اس کے بعد مجھے قدرے ہوش آیا تو ایک غیر ملکی لڑکی مجھ پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے بھی انگوٹھی کے متعلق ہی سوال کیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی مرد تھا۔ میں نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کچھ کہا۔۔۔۔ جس کا مجھے احساس نہیں۔ اور وہ دونوں ہی فوراً چلے گئے۔ پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے چیک کیا تو انگوٹھی غائب تھی۔ اور میں آپ کو فون کر رہا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے رک رک کر کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ یہ بہت برا ہوا۔ مگر ایک لڑکی نے تم پر قابو کیسے پا لیا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔۔ اتفاق ایسا ہوا کہ چلتے ہوئے ٹیبل لیمپ کی تار ٹوٹ گئی اور مجھے زبردست الیکٹرک شاک لگا اور میں مفلوج سا ہو گیا۔ اور اس نے میرے سر پر ایش ٹرے مار کر مجھے شدید زخمی کر کے بے ہوش

کر دیا۔ بہر حال میں شرمندہ ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔۔ اس غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیوں کہ اتنا تو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ٹائیگر آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے بس اتفاق سے مار کھا گیا ہو گا۔ اور جب ٹائیگر نے تفصیل سے پہلی لڑکی کا حلیہ بتایا تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ حلیہ بلیک گرل کا ہے۔۔۔۔ جس کے قبضے سے وہ راشیل کو چھڑوا لایا تھا۔

"اور دوسری غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتا سکو گے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا کیوں کہ ٹائیگر نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس وقت وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا۔

"مجھے کچھ کچھ یاد ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس نے اندازے سے مرد اور عورت کا جو حلیہ بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ مادام اشمارا اور راشیل کا حلیہ ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم آرام کرو میں خود انہیں دیکھ لوں گا"۔

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ انگوٹھی ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ خود ٹائیگر کے پاس چلا جاتا تو شاید یہ واقعہ پیش نہ آتا۔۔۔۔ یا کم از کم وہ انہیں راستے میں ہی چیک کر لیتا۔ لیکن اب بھلا سوچنے سے کیا ہو سکتا تھا۔ مادام اشمارا اور راشیل کا تو ٹائیگر کے پاس پہنچنے کی سمجھ آتی تھی کہ وہ پہلے مارگریٹ جولین کے پاس گئے ہوں گے اور وہاں سے ٹائیگر پہ چڑھ دوڑے ہوں گے۔۔۔۔ لیکن بلیک گرل کس طرح ٹائیگر کے پاس پہنچ گئی۔ یہ بات اس کی سمجھ سے

باہر تھی۔ لیکن بہرحال اب اس نے فوری ایکشن لینا تھا۔ اس لئے اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور بلیک زیرو کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ایکس ٹو سپیکنگ" ——— بلیک زیرو نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ شکیل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں جب کہ نعمانی۔ صدیقی اور چوہان کو گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر چھبیس پر بھیج دو ——— انہیں وہاں نگرانی کرنی ہے۔ دونوں پارٹیوں کے پاس زیرو لوڈ کے ٹرانسمیٹر ہونے چاہئیں۔ تاکہ میں کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر سکوں" ——— عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ عمران نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پھینکا اور خود اٹھ کر کمرے میں لگی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اس نے الماری میں سے زیرو لوڈ کا ٹرانسمیٹر نکال کر جیب میں ڈالا پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے جوزف بھی وہاں پہنچ گیا۔

"جوزف ——— میں جا رہا ہوں ——— تم اس عمارت کو تالا لگا کر رانا ہاؤس شفٹ ہو جاؤ۔ مادام یقیناً واپسی پر اس عمارت پر حملہ کر دے گی" ——— عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر خود تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر کی رپورٹ کے مطابق انگوٹھی بلیک گرل ہی لے اڑی تھی۔ اور

مادام اشمارا بعد میں پہنچی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ بھی بلیک گرل کے پیچھے ہی گئی ہوگی ——— اگر ٹائیگر نے نیم بے ہوشی کے عالم میں اسے کچھ کلیو دے دیا ہو۔ بہرحال اس نے چونکہ انگوٹھی برآمد کرنی تھی اس لئے وہ سیدھا گلستان کالونی کی طرف ہی جا رہا تھا ——— مادام اشمارا کی کوٹھی کی نگرانی تو اس نے صرف احتیاطی تدبیر کے طور پر کرائی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی میں پہنچ گیا۔ اور پھر جب اس نے کار کوٹھی نمبر بارہ کے قریب جا کر روکی تو ایک طرف سے صفدر تیزی سے بڑھتا چلا آیا۔ وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔

"عمران صاحب ——— کوٹھی تو خالی پڑی ہے" ——— صفدر نے آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"خالی ہے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— جب میں یہاں پہنچا تو میں نے اپنے طور پر کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ کوٹھی کی اندرونی بتیاں جل رہی ہیں مگر پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ مجھے شک ہوا تو میں اندر گیا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"تنویر اور شکیل نہیں پہنچے" ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تنویر کو تو میں کوٹھی کے اندر چھوڑ آیا ہوں۔ تاکہ وہ وہاں کوئی کلیو ڈھونڈ سکے۔ البتہ کیپٹن شکیل کے متعلق مجھے علم نہیں ہے۔ وہ شاید ابھی تک نہیں پہنچا" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"حالانکہ کیپٹن شکیل کا فلیٹ یہاں سے بہت قریب ہے۔ اسے

تو پہلے پہنچنا چاہئے "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ بلیک گرل کو کہاں تلاش کرے۔ اس انداز میں فوراً رنگ نگاہ چھوڑ دینے کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ انگوٹھی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی تھی ۔۔۔۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ ابھی وہ اس سوچ میں تھا کہ اچانک ٹیں ٹیں کی ہلکی سی آواز اس کی جیب سے ابھری اور عمران نے چونک کر جیب سے زیرو ٹو ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ آواز اُسی میں سے آ رہی تھی عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔۔ شکیل سپیکنگ اوور "۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں اوور "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔ جب میں ہدایت کے مطابق گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کے قریب پہنچا تو اُسی لمحے کوٹھی میں سے ایک کار باہر نکلی۔ اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک غیر ملکی مرد موجود تھے۔ ان کا انداز کچھ مشکوک سا تھا ۔۔۔۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کا تعاقب کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر اب نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کے قریب موجود ہیں۔ اور وہ یوں چھپے ہوئے ہیں جیسے وہ خفیہ طور پر کوٹھی کے اندر داخل ہونا چاہتے ہوں ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اب آپ کو اطلاع کر دوں اوور "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم وہاں ان کی نگرانی کرو۔ ہم لوگ

وہیں آ رہے ہیں اوور "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بہتر ۔۔۔۔ میں خیال رکھوں گا اوور "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوور اینڈ آل "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال دیا۔

"صفدر ۔۔۔۔ تم تنویر کو لے کر نشاط کالونی کوٹھی نمبر تین پہنچ جاؤ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے یہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو کر وہاں چلے گئے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیپٹن شکیل نے بروقت کارروائی کی ہے۔ ورنہ اُسے ان لوگوں کو تلاش کرنے میں خاصا وقت لگ جاتا۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے نشاط کالونی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

بلیک گرل نے جب محسوس کیا کہ اب ٹائیگر مکمل طور پر بیہوش ہو چکا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ روکا اور پھر اس نے ایش ٹرے ایک طرف پھینک کر تیزی سے ٹائیگر کی تلاشی لینی شروع کر دی ——— اور چند لمحوں بعد ہی اس کی جیب سے انگوٹھی برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے انگوٹھی کو غور سے دیکھا۔ کیونکہ وہ تو صرف اس بنیاد پر یہاں آ گئی تھی کہ راشیل نے انگوٹھی دی ہے ——— وہ شاید مادام اشمارا کے مشن کا کوئی کلیو بن جائے۔ انگوٹھی بالکل عام سی تھی۔ اور ایسی انگوٹھیاں بازار میں عام ملتی ہیں۔ اس لئے بظاہر انگوٹھی میں ایسی کوئی خاص بات نظر نہ آ رہی تھی ——— لیکن اس نے سوچا کہ ہیڈ کوارٹر جا کر وہ اطمینان سے اسے چیک کرے گی۔ چنانچہ انگوٹھی کو جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑی اور پھر باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ چکی تھی۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی ہال سے باہر آ گئی۔ اور پارکنگ میں موجود اپنی کار میں بیٹھ

کر اس نے کار ہوٹل سے باہر نکالی اور پھر اس نے کار کا رخ نشاط کالونی کی طرف کر دیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب مادام اشمارا کے پیچھے لگنے کی بجائے اُسے خود مشن کی کامیابی کے لئے ہاتھ پیر مارنے چاہئیں ——— ہو سکتا ہے کہ وہ مادام اشمارا سے پہلے مشن میں کامیاب ہو جائے۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ آئندہ کی پلاننگ بھی کرتی رہی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار نشاط کالونی میں داخل ہو گئی ——— اس نے کوٹھیوں کے نمبر دیکھنے شروع کر دیئے اور پھر اُسے تین نمبر کوٹھی دکھائی دے گئی۔ خاصی وسیع و عریض اور جدید انداز میں بنی ہوئی نو تعمیر شدہ کوٹھی تھی۔ اس نے کوٹھی کے گیٹ پر جا کر کار روکی اور پھر مسلسل ہارن بجانا شروع کر دیا ——— چند لمحوں بعد ہی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نے بلیک گرل کو دیکھتے ہی بڑی تیزی سے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا چلا گیا ——— بلیک گرل کار اندر پورچ میں لیتی چلی گئی۔ پورچ میں کار روک کر جیسے ہی وہ اتری موکل وہاں آ گیا۔

"آئیے میڈم ——— میں آپ کو کوٹھی کا سروے کرا دوں۔ یہ کوٹھی پہلے کی نسبت زیادہ اچھی ہے" ——— موکل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بعد میں دیکھیں گے ——— میں پہلے اس انگوٹھی کو چیک کرنا چاہتی ہوں۔ آپریشن روم میں لے چلو" ——— بلیک گرل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم ——— آئیے" ——— موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ میڈم اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں

مختلف لوگ بڑے بڑے بیگوں میں سے پرزے نکال نکال کر دیوار کے ساتھ مشینیں فٹ کرنے میں مصروف تھے۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز موجود تھی۔ جس کے گرد چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"کوٹھی کی حفاظت کا بندوبست کر لیا ہے نا" ——— بلیک گرل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ——— یہ مشینیں فٹ کرنے کے بعد کوٹھی کا حفاظتی نظام بھی نصب کر دیا جائے گا۔ بہرحال کل شام تک تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے" ——— موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک گرل نے سر ہلا دیا۔ کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ اس نئی جگہ کے بارے میں ابھی کسی کو علم نہیں ہے اس لئے کوئی فوری مسئلہ بھی درپیش نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اس نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔

کرسی پر بیٹھ کر بلیک گرل نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگی۔ موکل بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگا۔

"یہ تو عام سی انگوٹھی لگتی ہے۔ خواہ مخواہ ہی وقت ضائع کیا" چند لمحوں بعد بلیک گرل نے مایوس سے لہجے میں کہا اور انگوٹھی میز پر رکھ دی۔

"میں دیکھوں" ——— موکل نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی اٹھالی۔ اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ اُسے کبھی اوپر سے دیکھتا اور کبھی نیچے سے ——— پھر اچانک اس کی نظر ایک کیل پر پڑ گئی۔ اس نے اس کیل کو دبایا تو ایک ہلکے سے کھٹکے سے انگوٹھی کا اوپر والا حصہ کسی صندوق کے ڈھانے کی طرح کھلتا چلا گیا ——— اور بلیک گرل بھی چونک کر سیدھی ہو گئی لیکن

دوسرے لمحے ان دونوں کے منہ لٹک گئے کیوں کہ اس ڈھکن کے اندر کچھ نہیں تھا۔ دو فلم ایکٹرسوں کے چھوٹے چھوٹے فوٹو لگے ہوئے تھے۔

"یہ تو ہالی ووڈ کی فلم ایکٹرسوں کے فوٹو ہیں" ——— موکل نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان پر کوئی خفیہ تحریر ——— ہو" ——— بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو اسے چیک کر لیا جائے" ——— موکل نے کہا۔

"ہاں ——— یہ دونوں تصویریں نکال لو۔ اور جب لیبارٹری سیٹ ہو جائے تو انہیں اچھی طرح چیک کر لینا" ——— بلیک گرل نے کہا اور موکل نے سر ہلاتے ہوئے دونوں تصویریں نکال لیں اور انگوٹھی کا ڈھکن بند کر کے انگوٹھی واپس میز پر رکھ دی۔ بلیک گرل نے میز کی دراز کھولی اور انگوٹھی اس میں پھینک دی۔

"میرے لئے کوئی کمرہ درست کر دیا ہے۔ میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں" ——— بلیک گرل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— آیئے ——— میں آپ کو پہنچا دیتا ہوں" ——— موکل نے کہا اور پھر وہ تصویریں اٹھائے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک کمرے کے دروازے پر رکا۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے میڈم" ——— موکل نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور بلیک گرل سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ اور موکل تیزی سے مڑ کر واپس آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام اشمار انے کار نشاط کالونی کے چطلے چوک پر ہی روک دی۔ کوٹھی نمبر تین کو وہ کالونی میں داخل ہوتے ہی چیک کر چکی تھی۔

"راشیل ——— تم یہیں رکو ——— جب باقی لوگ آجائیں تو تم انہیں لے کر کوٹھی کے گرد پھیل جانا۔ میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کاشن دوں گی۔ اس کے بعد تم سب نے اندر آجانا ہے۔ اور پھر جو نظر آجائے ختم کر دینا"۔ مادام نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام ——— آپ اکیلی اندر جائیں گی"۔ ——— راشیل نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— کیوں ——— کیا میں موم کی بنی ہوئی ہوں"۔ ——— مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل خاموش ہو گیا۔ اور مادام تیزی سے قدم بڑھاتی کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کوٹھی جدید انداز کی بنی ہوئی تھی ——— اس لئے اس کی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اور پھر چار دیواری اس ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں رخنے سے بنے ہوئے

تھے۔ مادام نے عقب میں آکر ادھر ادھر دیکھا۔ جب کوئی شخص نظر نہ آیا تو وہ ان رخنوں کی مدد سے چند ہی لمحوں میں دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ دیوار پر ایک لمحے کے لئے رک کر اس نے اندر کا جائزہ لیا ——— لیکن اندر کوٹھی کی عقبی طرف سکوت طاری تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے کود گئی۔ اور پھر بائیں باغ کی بڑی سی باڑ کے پیچھے چند لمحوں کے لئے دبکی رہی۔ لیکن جب اس کے کودنے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ باڑ کے پیچھے سے نکلی اور بڑی احتیاط سے چلتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— سامنے ایک بڑی سی کھڑکی نظر آرہی تھی۔ جس میں بڑے بڑے شیشے نصب تھے۔ اندر نیلے رنگ کی لائٹ جلتی نظر آرہی تھی۔ مادام اس کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ کھڑکی کے اندر نیلے رنگ کے پردے لٹکے ہوئے تھے ——— لیکن یہ پردے پوری چوڑائی میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے اندر کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ نیلی لائٹ جلنے سے صاف ظاہر تھا کہ اندر کوئی سو رہا ہے۔ عمارت کے اندر کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور کچھ کھٹکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ——— اس لئے مادام نے اس کھڑکی کے راستے ہی اندر داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا قلم نکالا۔ قلم کی پشت پر ٹیپ کا رول موجود تھا ——— اس نے ٹیپ کھول کر شیشے کی اس جگہ کر اس کی صورت میں چپکایا۔ اور پھر قلم کی نوک سے اس نے بڑے مخصوص انداز میں شیشے پر لکیریں لگائیں اور پھر قلم کی نوک سے ایک مخصوص جگہ پر ٹھوکر ماری ——— اور شیشہ ایک ہلکے سے کھٹکے سے کٹ کر ٹیپ کی مدد سے باہر کو لٹک گیا۔ مادام نے بڑی احتیاط سے شیشے کے ٹکڑے کو ٹیپ سے علیحدہ کر کے نیچے رکھا اور

پھر شیشے میں بن جانے والے سوراخ میں انگلیاں ڈال کر اس نے بڑی آہستگی سے چٹخنی کھول دی۔ اور کھڑکی کے پٹوں کو دھکیل کر اُسے کھول دیا۔ قلم کو دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ ——— بڑی آہستگی سے کھڑکی پر چڑھتی چلی گئی ——— اس نے پردوں کو ہٹایا تو سامنے بستر پر اُسے کمبل اوڑھے کوئی سویا ہوا نظر آنے لگا۔ اور وہ طنزیہ انداز میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر آگے بڑھ کر کمبل ایک جھٹکے سے ہٹا دیا ——— مگر دوسرے لمحے ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا۔ اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔ مادام اشمارا حیرت سے بت بنی کھڑی رہ گئی۔ بستر پر تکیے پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے جب کہ کونے میں کھڑی ہوئی بلیک گرل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی ——— اس کے ہاتھ میں سائلینسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"میں اپنی خواب گاہ میں مادام اشمارا کو خوش آمدید کہتی ہوں۔" بلیک گرل نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تو تم پہلے سے ہوشیار تھیں" ——— مادام نے سنبھل کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ——— اب میں ایسی نیند تو نہیں سوتی کہ تم شیشے کاٹتی رہو اور میں اطمینان سے سوتی رہوں" ——— بلیک گرل نے جواب دیا۔

"سنو ——— میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نجانے کس چکر میں یہاں آئی ہو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف وہ انگوٹھی لینے آئی ہوں جو تم نے ہوٹل شبانہ سے حاصل کی ہے۔"

مادام اشمارا نے کہا۔

"لیکن تمہیں میرے اس ہیڈ کوارٹر کا کیسے پتہ چلا ایک بات ——— اور دوسری بات یہ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر سے میں انگوٹھی لے آئی ہوں" ——— بلیک گرل نے پوچھا۔

"یہ معمولی باتیں ہیں۔ ان کا ذکر چھوڑو ——— مجھے وہ انگوٹھی دے دو۔ وہ تمہارے کسی کام کی نہیں ہے۔ میں واپس چلی جاؤں گی اور یہ میرا تمہارا جھگڑا ختم ——— ورنہ تم جانتی ہو کہ مادام اشمارا کیا نہیں کر سکتی۔ مجھے اکیلی مت سمجھنا" ——— مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گی۔ اس جیسی ہزاروں انگوٹھیاں بازار میں بک رہی ہیں" ——— بلیک گرل نے کہا۔

"مجھے وہی انگوٹھی چاہیئے" ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ انگوٹھی لینے کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاؤ گی۔ اور آئندہ یہاں نہیں آؤ گی۔ تو میں تمہیں وہ انگوٹھی واپس کر سکتی ہوں" ——— بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— یہ میرا وعدہ ہے" ——— مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ——— میں ابھی منگواتی ہوں" ——— بلیک گرل نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی قدموں کی آواز ابھری۔ اور پھر باہر سے ہوکل کی آواز سنائی دی۔

"میڈم ــــ آپ نے بلایا ہے"۔

"ہاں موکل ــــ آپ پیش روم کی میز کی دراز میں وہ انگوٹھی پڑی ہے جو میں ابھی لے آئی ہوں۔ وہ لا دو مجھے" ــــ بلیک گرل نے اندر سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے میڈم" ــــ موکل نے کہا اور پھر قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی۔

"مادام ــــ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیئے۔ لیکن بہرحال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیا ہے"۔ بلیک گرل نے کہا۔

"میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پس ماندہ ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے اُسے مادام کی بات سے پورا پورا اتفاق ہو۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"مادام ــــ تم باتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل تمہیں دیکھ لے" ــــ بلیک گرل نے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر باتھ روم میں چھپ گئی۔

"میڈم" ــــ باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔

"کم ان" ــــ بلیک گرل نے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ مڑی اور دروازے کی چٹخنی کھول دی۔ موکل ہاتھ میں انگوٹھی پکڑے اندر

داخل ہوا۔ اور بلیک گرل نے اس سے انگوٹھی لے لی۔ اور پھر موکل کو واپس جانے کے لئے کہا۔ موکل کے جانے کے بعد اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا ــــ اُسی لمحے مادام بھی باتھ روم سے باہر آ گئی۔

"لو مادام ــــ اپنی انگوٹھی سنبھالو ــــ دیکھو ــــ اپنے وعدے پر قائم رہنا" ــــ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور مادام نے آگے بڑھ کر اس سے انگوٹھی حاصل کرنی چاہی۔ مگر اُسی لمحے بستر کی سائیڈ سے ایک سایہ سا بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹا اور دوسرے لمحے انگوٹھی بلیک گرل کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ مادام کا ہاتھ بھی اسی طرح اٹھا رہ گیا۔ اور وہ دونوں یوں اچھلیں جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو

عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر باہر نکل آیا۔ اُسی لمحے ایک درخت کی آڑ میں سے نکل کر کیپٹن شکیل اس کے قریب پہنچ گیا۔

"عمران صاحب ——— وہ غیر ملکی لڑکی کوٹھی کے عقب میں گئی ہے۔ اس کا دوسرا ساتھی ایک طرف چھپا ہوا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم یہیں رکو ——— باقی ساتھی آجائیں تو تم نے احتیاط سے نگرانی کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے اس غیر ملکی عورت کے اور بھی ساتھی آجائیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں ہی ٹرانسمیٹر پر کال کر لوں گا" ——— عمران نے کیپٹن شکیل کو ہدایت دی۔ اور پھر تیزی سے کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے اندر جانے والی غیر ملکی عورت کے ساتھی کے بارے میں نشاندہی کر دی تھی کہ وہ کہاں موجود ہے ——— اس لئے عمران کو آسانی ہو گئی اور وہ اس کی نظروں میں آئے بغیر ہی کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ کار میں آنے والی یقیناً مادام اشمارا ہو گی۔ کیونکہ بلیک گرل کو ظاہر ہے

اس طرح چھپ کر اپنے ہی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ بھی ہو کیپٹن شکیل کی وجہ سے وہ بروقت پہنچ گیا ——— کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اُسے دیوار میں موجود رخنوں کی وجہ سے اندر پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور وہ نیچے کودتے ہی تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اس نے سامنے ایک کھڑکی کو کھلا ہوا دیکھا۔ اس کے پردے بھی ہٹے ہوئے تھے۔ اور پھر عمران تیزی سے اس کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اچھا ہوا کہ وہ سائیڈ سے کودا تھا۔ اگر اس کھڑکی کے سامنے سے کودتا تو کھڑکی کے اندر سے اُسے چیک کیا جا سکتا تھا۔ عمران کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گیا ——— اس نے بڑی احتیاط سے اندر جھانکا۔ تو چونک پڑا۔ اندرونی دروازے کے قریب بلیک گرل ہاتھ میں ریوالور پکڑے کھڑی تھی۔ جبکہ اس کے سامنے مادام اشمارا بڑے مطمئن انداز میں موجود تھی۔

"مادام ——— مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیئے۔ لیکن بہرحال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیا ہے" ——— بلیک گرل کی آواز سنائی دی۔

"میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کرنے کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پسماندہ ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے" ——— مادام نے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے وہ مادام کی بات سے پورا پورا اتفاق کرتی ہو۔ اس کے بعد کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

"مادام ـــــ تم باتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل تمہیں دیکھ لے" ـــــ بلیک گرل نے مادام سے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر باتھ روم میں چلی گئی۔

"میڈم" ـــــ دوسرے لمحے کمرے کے دروازے کے باہر سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"کم ان" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ مڑی اور دروازے کی چٹخنی کھولنے لگی۔ عمران نے دوسرے لمحے کھڑکی کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا اور بغیر کوئی آواز پیدا کئے وہ اندر کھسک گیا جب تک مادام دروازے کی چٹخنی کھول کر دروازہ کھولتی عمران بیڈ کی سائیڈ میں دبک چکا تھا ـــــ ہلکی لائٹ کی وجہ سے بیڈ کی سائیڈوں میں اندھیرا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ آسانی سے اُسے کوئی نہ چیک کر سکے گا۔

دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی۔ اس نے وہ انگوٹھی بلیک گرل کے حوالے کی اور بلیک گرل نے اُسے واپس جانے کے لئے کہا ـــــ اور پھر اس کے جانے کے بعد بلیک گرل نے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ اُسی لمحے مادام بھی باتھ روم سے باہر نکل آئی۔

"لو مادام اپنی انگوٹھی سنبھالو ـــــ دیکھو ـــــ اپنے وعدے پر قائم رہنا" ـــــ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مادام انگوٹھی لینے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک عمران نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ انگوٹھی مادام کے

ہاتھ تک پہنچتی عمران نے انگوٹھی جھپٹ لی۔ مادام کا ہاتھ اُسی طرح اُٹھا رہ گیا۔ اور عمران انگوٹھی لئے سامنے والی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔

"تم نے وہ مثال سنی ہوئی ہے کہ بلیاں لڑتی ہی رہ گئیں اور روٹی بندر لے اڑا چنانچہ انگوٹھی اب ...." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو" ـــــ ان دونوں کے حلق سے بیک آواز ایک ہی فقرہ نکلا وہ یوں حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھیں جیسے آدمی کسی بھوت کو دیکھتا ہے۔ اور ویسے بات ہی ایسی تھی کہ عمران یوں اچانک ٹپک پڑا تھا جیسے وہ زمین سے نکل آیا ہو۔

"تم مادام سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔ میں بتاتا ہوں وہ میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے آئی تھی۔ لیکن عین نکاح کے موقع پر فرار ہو گئی اور شادی والی انگوٹھی بھی اپنے ساتھ لے گئی ـــــ میں وہی انگوٹھی لینے آیا تھا اور لے کر جا رہا ہوں۔ اور سنو مادام ـــــ اگر تم نے انگوٹھی لینی ہے تو مجھ سے شادی بحال کرنی ہی پڑے گی" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتیں یا جواب دیتیں عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور پھر واقعی کسی بندر کی طرح اڑتا ہوا وہ کھڑکی تک آیا اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے کود چکا تھا ـــــ زمین پر قدم رکھتے ہی اس نے انتہائی تیزی سے سائیڈ میں دوڑ لگائی اور پھر دیوار کے قریب پہنچتے ہی وہ ہوا میں اچھلا اور شاندار ہائی جمپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ دیوار پھلانگ گیا۔

پر آ کھڑا ہوا ——— اس نے اس کام میں اتنی پھرتی اور تیزی دکھائی دی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ جب تک وہ ریوالور نکال کر کھڑکی سے باہر جھانک کر اس کا نشانہ لے سکتیں وہ دیوار پار کر چکا تھا ——— یہی وجہ تھی کہ باہر تک آنے کے باوجود اس پر فائر نہ ہوا تھا۔ اور پھر سڑک پر آتے ہی وہ تیزی سے ایک اور گلی میں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں اپنی کار تک پہنچ گیا۔ صفدر وہیں موجود تھا۔

"سب لوگ واپس چلے جائیں ——— کام ہو گیا ہے"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ سمجھتا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ اور پھر اس کی کار ایک جھٹکا لے کر آگے بڑھی اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران کے کھڑکی سے باہر کودتے ہی وہ دونوں تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکیں ——— مگر باہر اندھیرے میں عمران کہیں نظر نہ آیا۔ تو مادام تیزی سے کھڑکی پار کرنے لگی۔

"ٹھہرو مادام ——— پہلے مجھے بتاؤ کہ یہ کون تھا۔ کیا یہ تمہارا ساتھی تھا" ——— بلیک گرل نے مادام کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"میرا ساتھی ——— میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ علی عمران ہے۔ یہاں کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا" ——— مادام نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تو یہی عمران ہے" ——— بلیک گرل نے مادام کا بازو چھوڑتے ہوئے کہا۔ اور مادام اچھل کر کھڑکی سے باہر نکل گئی۔ اور پھر وہ انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی دیوار کے قریب آئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ چکی تھی ——— عقبی گلی سے نکل کر وہ جیسے ہی سڑک پر آئی راشیل ایک طرف سے نکل کر اس کے قریب آ گیا۔

"انگوٹھی مل گئی مادام" ——— راشیل نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"کیا ابھی ہوٹل سے کوئی آدمی نکلا ہے"——— مادام نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں مادام——— ابھی ایک آدمی گلی سے نکل کر دوڑتا ہوا سڑک پر گیا ہے۔ کیوں"——— راشیل نے جواب دیا۔

"وہ انگوٹھی لے گیا ہے"——— مادام نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ عمران کے اصل ٹھکانے کا اسے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ سوچ رہی تھی کہ اب عمران کو کہاں تلاش کرے——— بہرحال اس نے کار میں بیٹھ کر راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم باقی ساتھیوں کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچو——— میں وہاں آجاؤں گی"——— مادام نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

اس کا دماغ ماؤف سا ہو رہا تھا۔ اب اسے سمجھ آگئی تھی کہ راشیل کو اغوا کر کے لے جانے والا عمران ہی تھا۔ کیونکہ راشیل کو جس عمارت میں پھر لا کر ڈالی تھی وہاں بھی نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا——— اور وہ حبشی بھی یقیناً میک اپ میں ہوگا۔ اسی لئے وہ اسے اس وقت پہچان نہ سکی تھی۔ ورنہ یہ اس کا وہی سیکرٹری ہوگا۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ رانا ہاؤس کی طرف ہی پھیر دیا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اسی عمارت میں گیا ہوگا۔

رانا ہاؤس کے سامنے پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ عمارت

کے پھاٹک پر بڑا سا تالا پڑا ہوا تھا اور اندر مکمل اندھیرا تھا۔ اور مادام نے بڑے مایوسانہ انداز میں کار آگے بڑھا دی——— وہ سمجھ گئی کہ عمران نے متوقع حملے کے پیش نظر پہلے ہی عمارت چھوڑ دی ہوگی۔ اب اسے عمران کی ذہانت اور عیاری سمجھ میں آرہی تھی۔ لیکن اب مسئلہ تھا اس سے انگوٹھی واپس لینے کا——— اس بات کا تو اسے یقین تھا کہ عمران چاہے لاکھ سر پٹکے وہ انگوٹھی میں سے مشن کی مائیکرو فلم حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن مادام کے لئے وہ انگوٹھی بے حد اہم تھی——— پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اس انگوٹھی کے پیچھے بھاگنے کی بجائے وہ کیوں نہ دوبارہ اس انجینئر کو ٹریپ کر کے اس سے دوبارہ نقشہ حاصل کرے۔ یہ خیال آتے ہی وہ مطمئن ہو گئی——— اس نے ایک کیفے کے سامنے کار روکی اور پھر وہ اتر کر برآمدے میں لگے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسے اس انجینئر کی رہائش گاہ کا صرف نمبر ہی معلوم تھا——— اس لئے اس نے سوچا کہ وہ فوراً ہی اس کی رہائش گاہ پر جا دھمکے۔ اور پھر چاہے اسے قتل ہی کیوں نہ کرنا پڑے وہ اس مشن کا نقشہ حاصل کر کے ہی واپس آئے گی——— اس نے سکے ڈال کر نمبر ڈائل کیا۔ اور پھر اسے کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ لیکن دوسری طرف سے رابطہ ہی قائم نہ ہوا۔ گھنٹی بھی نہیں بج رہی تھی۔ مادام نے کریڈل دبا کر سکے نکالے اور انہیں دوبارہ ڈالے اور انکوائری کا نمبر گھما دیا——— لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ کیونکہ انکوائری آپریٹر نے بتایا کہ وہ فون کٹ چکا ہے۔ کیونکہ فون کا مالک طویل عرصے کے لئے غیر ملک چلا گیا ہے اور عمارت اس نے خالی کر دی ہے۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ انگوٹھی عمران سے ہی واپس حاصل کی جائے۔ کیوں کہ اب مشن کی کامیابی ناممکن ہو گئی تھی۔ جہاں پر دفاعی سسٹم نصب تھا وہاں تک پہنچنا ہی ناممکن تھا —— وہ یہی سوچتی ہوئی دوبارہ کار میں آ بیٹھی اور اس نے کار کا رخ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف کر لیا۔ اس وقت رات کافی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے ظاہر ہے اس وقت کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب یہی ایک صورت تھی کہ وہ صبح کو اپنے ساتھیوں سمیت عمران کی تلاش کے لئے نکلتی۔

ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ بے اختیار سیٹ پر ہی اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ واقعی اچھوتا خیال تھا۔ اس طرح نہ صرف وہ عمران سے انگوٹھی واپس حاصل کر سکتی تھی بلکہ اس سے جی بھر کر انتقام بھی لے سکتی تھی —— اور پھر اس نے اس آئیڈیئے پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ مطمئن تھی۔ بے حد مطمئن۔

عمران انگوٹھی لئے سیدھا دانش منزل آیا۔ اور پھر اس نے انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن انگوٹھی کا وہ صندوق جس میں کوئی چیز ہو سکتی تھی بالکل خالی تھا —— اس نے اس کا مائیکرو ٹیسٹ بھی لیا اور دیگر کیمیکلز لگا کر بھی چیک کیا کہ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے لیکن وہاں کچھ ہوتا تو معلوم ہوتا۔ آخر ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ انگوٹھی خالی ہے —— اب اس کے سوا اور کیا سوچا جا سکتا تھا کہ بلیک گرل نے فراڈ کیا ہے۔ اس نے اصلی انگوٹھی واپس کرنے کی بجائے نقلی انگوٹھی واپس کی ہے یہی وجہ تھی کہ وہ بڑی آسانی اور اطمینان سے انگوٹھی واپس کر رہی تھی —— اس سے صاف ظاہر تھا کہ اصلی انگوٹھی بلیک گرل کے پاس ہے۔ اور مادام اشما کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ ابھی جا کر بلیک گرل سے وہ انگوٹھی حاصل کرے —— لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ کیوں کہ بلیک گرل کے نقطہ نظر سے مادام اشما دھوکہ کھا چکی ہے۔ اس لئے وہ فوراً فرار نہ ہو گی۔ بلکہ کچھ دیر انتظار

کرنے کے بعد ہی انگوٹھی کو کسی خفیہ جگہ سے نکالے گی۔ چنانچہ اس نے صبح تک انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

"بلیک زیرو ۔۔۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہدایت دے دو کہ وہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کی نگرانی کریں۔ اگر ان میں سے کوئی کہیں جائے تو اس کا تعاقب کیا جائے۔ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں"

عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اور چونکہ عمران بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔ اس لئے جاتے ہی سو گیا۔ لیکن اس وقت اسے جاگنا پڑا جب سلیمان نے اسے بری طرح جھنجھوڑ دیا

"کیا بات ہے" ۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑے صاحب آئے ہیں ۔۔۔ سر سلطان بھی ان کے ہمراہ ہیں اور آدمی بھی ہیں۔ جلدی کیجئے ۔۔۔ بڑے صاحب بڑے غصے میں ہیں" سلیمان نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ارے باپ رے ۔۔۔ یہ صبح صبح ناشتہ کرانا پڑ جائے گا سب کو" ۔۔۔ عمران نے بستر سے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ حلیہ درست کر سکے۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ ان سب حضرات کی صبح صبح شان نزول کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔۔۔ بہر حال منہ دھو کر کنگھی کر کے اور کپڑے بدل کر وہ دس منٹ بعد ہی ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑا۔

اس نے اپنے چہرے پر حماقتوں کی نقاب چڑھا لی تھی۔ لیکن ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے ۔۔۔ اور اس بار وہ اداکاری نہ کر سکا بلکہ واقعی حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ کیونکہ ڈرائنگ روم میں سر رحمان اور سر سلطان کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی ہاتھ میں رجسٹر سنبھالے بیٹھے ہوئے تھے ۔۔۔ اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مادام اشما بھی سر رحمان کے ساتھ سر جھکائے یوں سمٹی سمٹائی بیٹھی تھی جیسے اس نے کبھی سر اٹھا کر بھی کسی کو نہ دیکھا ہو۔

"ادھر آؤ نالائق ۔۔۔ بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے" ۔۔۔ سر رحمان نے عمران کو دیکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جج ۔۔۔ جناب ۔۔۔ میں نے قاعدہ پڑھ لیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو مولوی صاحب کو سنا دوں۔ الف ۔۔۔ آ ۔۔۔ ب ۔۔۔ با ۔۔۔ ج ۔۔۔ جا" عمران نے باقاعدہ قاعدہ سنانا شروع کر دیا۔

"خاموش رہو بدتمیز ۔۔۔ مولوی صاحب ابھی میرے سامنے تمہارا نکاح حوریہ سے پڑھیں گے۔ اس کے بعد تم دونوں کو میں اپنے ہمراہ لے جاؤں گا۔ اس بار میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح شادی سے بچنے کی کوشش کرتے ہو" ۔۔۔ سر رحمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مگر جناب ۔۔۔ میں تو ابھی زندہ ہوں۔ ابھی حور کہاں سے آ گئی۔ جج ۔۔۔ جناب ۔۔۔ آپ ہی سمجھائیں قبلہ والد صاحب کو" ۔۔۔ عمران نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو عمران ۔۔۔ حوریہ نے بتایا ہے کہ تم نے اسے اغوا کر کے ایک

مکان میں بند رکھا تھا ۔ آج یہ فرار ہو کر سر رحمان کے پاس صبح صبح پہنچ گئی اور بقول سر رحمان کے مطابق یہ ان کی عزت کا سوال ہے ۔ اب یہ شادی ہر قیمت پر ہو گی ——— اس لئے انہوں نے مجھے صبح صبح بلا لیا ۔ اور اب تمہیں شادی تو کرنی ہی ہو گی ۔ مجبوری ہے "——— سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

اور عمران کی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اب وہ کس طرح جان چھڑائے ۔ اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام اشمارا نے انگوٹھی واپس حاصل کرنے کے لئے یہ نیا چکر چلایا ہے ۔

" اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں ۔ لیکن آپ پلیز مجھے ایک منٹ تو اس سے علیحدہ بات کرنے دیں شاید یہ خود ہی بھاگ جائے "——— عمران نے کہا ۔

" بکواس بند کرو ——— شادی سے پہلے تم اس سے بات نہیں کر سکتے ۔ چلو بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے ——— مولوی صاحب ——— شروع کریں اور سنو عمران ——— اگر تم نے انکار کیا تو میں خودکشی کر لوں گا "——— سر رحمان نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال کر اپنی کنپٹی سے لگا دیا ۔

" ارے ارے ——— آپ مجھے مار ڈالیں ۔ لیکن یہ خودکشی تو بزدلوں کا کام ہے "——— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ۔

" جلدی کرو ——— ورنہ تم جانتے ہو جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کر بھی دیتا ہوں ۔ سر رحمان نے کہا اور اب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ معاملات اس کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں وہ سر رحمان کی عادت جانتا تھا کہ انہوں نے واقعی کنپٹی پہ فائر کر دینا ہے ۔

" اچھا ——— ٹھیک ہے ——— میں تیار ہوں لیکن دلہن کو پہنانے کے لئے مجھے انگوٹھی تو لانے دیں "——— عمران نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" نہیں ——— یہ سب بعد میں ہوتا رہے گا ——— تم نکاح پڑھواؤ ابھی اور فوراً "——— سر رحمان نے سخت لہجے میں کہا ۔

" ارے ——— مجھے یاد آیا ۔ ایک انگوٹھی تو میری جیب میں ہے ۔ ابھی میں دے دیتا ہوں "——— عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی انگوٹھی نکالی جو اس نے چیک کرنے کے بعد جیب میں ڈال لی تھی ۔ اور اس وقت پہلی بار مادام اشمارا نے جھٹکے سے سر اٹھایا ——— اس کی آنکھوں میں چمک لہرائی اور پھر جب اس نے عمران کے ہاتھ میں وہی انگوٹھی دیکھی تو وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی ۔ اور اس نے عمران کے ہاتھ سے انگوٹھی جھپٹ لی ۔

" لیکن مادام اشمارا ——— یہ بتا دوں کہ اس انگوٹھی میں کچھ نہیں ہے ۔ بلیک گرل نے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا ہے "——— عمران نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا ۔

اور مادام اشمارا نے چونک کر انگوٹھی کے اس رنگ کو جو انگلی کے گرد ہوتا ہے ایک طرف سے دبایا ۔ دوسرے لمحے وہ علیحدہ ہو گیا ۔ اور مادام نے اچانک دروازے کی طرف چھلانگ لگائی مگر عمران نے تیزی سے ٹانگ آگے بڑھا دی ——— اور مادام منہ کے بل فرش پہ گرتی چلی گئی ۔ انگوٹھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری ۔

" خبردار مادام اشمارا ——— اگر تم نے حرکت کی تو گولی مار دوں گا "——— عمران نے اچانک کرخت لہجے میں کہا ۔ اور اٹھتی ہوئی مادام کا ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا ۔ اور دوسرے لمحے مادام اچھل کر دروازے

کے مخالف کونے میں پڑے ہوئے صوفے پر جا گری۔ سر سلطان اور سر رحمان بے اختیار کھڑے ہو گئے اور عمران نے جھپٹ کر انگوٹھی اٹھالی۔

دوسرے لمحے مادام نے جیب سے ریوالور نکال کر فائر کر دیا۔ اور عمران پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور گولی اس کے قریب سے گزر کر دیوار میں جا لگی۔ مگر مادام کو دوسرا فائر کرنے کی مہلت ہی نہ ملی اور سر رحمان کے ریوالور سے گولی نکلی اور مادام کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

"یہ دیکھئے جناب مائیکرو فلم ——— جس کی وجہ سے مادام مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی" ——— عمران نے رنگ میں سے ایک گول مائیکرو فلم نکالتے ہوئے کہا۔

"بکواس ——— یہ انگوٹھی اس کے پاس تھی میرا کیا تعلق۔ تم لوگ مجھے فراڈ کر رہے ہو۔ میں اب یہ شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے میرے سفارت خانے سے بات کرنے دو" ——— مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو لڑکی ——— ورنہ ابھی گولی مار کر تمہیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دوں گا۔ تم نے اپنے مذموم مقصد کے لئے مجھے استعمال کرنے کی جرأت کی ہے" ——— سر رحمان اس بار مادام پر ہی الٹ پڑے۔ غصے کی شدت سے ان کی آواز پھٹ گئی تھی۔

اُسی لمحے مادام نے اچانک چھلانگ لگائی۔ اس نے دراصل عمران کے ہاتھ پر موجود فلم جھپٹنی چاہی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر زمین پر گر پڑی۔ کیوں کہ سر رحمان نے ٹریگر دبا دیا تھا۔ اور گولی مادام کے بازو میں گھستی چلی گئی تھی۔

"اب اگر حرکت کی تو دل میں گولی مار دوں گا" ——— سر رحمان نے کہا اور مادام وہیں فرش پر پڑی تڑپتی رہی۔ اور پھر بے ہوش ہو گئی۔

"آپ اس کا خیال رکھیں ——— میں مائیکرو فلم پروجیکٹر لے آتا ہوں" عمران نے سر سلطان سے کہا اور پھر وہ تیزی سے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کمرے میں پروجیکٹر لا کر فلم اس میں ڈالی تو دیوار پر نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ ابھر آیا۔ اور سر سلطان اور سر رحمان دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے ——— میں شرمندہ ہوں عمران ——— میں جذبات میں آ گیا تھا" ——— سر رحمان نے شاید زندگی میں پہلی بار عمران کے سامنے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم خود اس سے شادی پر تیار تھے" ——— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت انگوٹھی اس کے پاس تھی اور اگر میں شادی کا چکر نہ چلا دیتا تو یہ فوراً ہی ملک سے نکل جاتی" ——— عمران نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔ اب ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کوئی بہانہ بھی نہ بنا سکتا تھا۔

"میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بلاتا ہوں وہ اس گروہ کو گرفتار کرے گا" ——— سر رحمان نے کہا۔

"ارے خدا کے لئے اُسے نہ بلوائیے وہ مجھ سے فلیٹ کا کرایہ مانگنا شروع کر دے گا" ——— عمران نے معصوم سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فلم مجھے دے دو ۔۔۔۔ یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہے۔ میں ایکسٹو کو کال کرتا ہوں" ۔۔۔۔ سر سلطان اصل بات سمجھ گئے اور عمران نے جلدی سے فلم انہیں دے دی اور سر سلطان ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئے۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ پھر میں چلتا ہوں۔ میری یہاں کیا ضرورت ہے۔ جو کیس ہو وہ تو سیکرٹ سروس کا ہی ہو جاتا ہے" ۔۔۔۔ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے وہ شاید خفت کے باعث جلد از جلد وہاں سے چلا جانا چاہتے تھے۔

"ان مولوی صاحب کو بھی ساتھ لیتے جائیے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ نکاح پڑھوانا ہی شروع کر دیں" ۔۔۔۔ عمران نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"آئیے مولوی صاحب" ۔۔۔۔ سر رحمان نے مولوی صاحب سے کہا جو پہلے ہی گولیاں چلنے کی وجہ سے سہمے بیٹھے تھے۔ اور ان کی بات کرتے ہی وہ یوں دوڑ کر کمرے سے نکلے جیسے وہ پہلے سے اس انتظار میں ہوں۔

"شکر ہے بلا ٹلی ۔۔۔۔ ورنہ آج تو میں پھنس ہی گیا تھا"

عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مادام کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس ڈرامے کا بھی فائدہ ہو گیا ۔۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ انگوٹھی کو بے کار سمجھ کر مادام کے حوالے کر ہی دیتا۔ اُسے یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس کے رنگ میں کوئی فلم ہو سکتی ہے۔ وہ تو اس خانے کے چکر میں رہ گیا تھا۔ اب اسے ملک کی خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا تھا کہ مادام نے بلیک گرل کے فراڈ کا سن کر

وہیں انگوٹھی کے متعلق تسلی کرنا چاہی۔ اور اس طرح اصل بات سامنے آ گئی۔

"آج تم بچ گئے عمران ۔۔۔۔ ورنہ آج سر رحمان فیصلہ کر کے آئے تھے کہ تمہاری شادی کر کے ہی جائیں گے" ۔۔۔۔ سر سلطان نے سر رحمان اور مولوی صاحب کے جانے کے بعد رسیور واپس رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن بکرے کی ماں ساری بکرے کا باپ اور میری مودی باپ کا بکرا کب تک خیر منائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار کہانی

رابن ہڈ

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

رابن ہڈ — ایک ایسا مجرم جو دندناتا ہوا عمران کے ملک میں داخل ہوا اور پھر سب پر حاوی ہوتا چلا گیا۔

رابن ہڈ — جس کا مشن کسی کو بھی معلوم نہ تھا لیکن پاکیشیا میں اس کے داخل ہوتے ہی قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

رابن ہڈ — موت کا دوسرا نام تھا۔ وہ جہاں سے بھی گزر جاتا سیکرٹ سروس صرف لاشیں گنتی رہ جاتی تھی۔

رابن ہڈ — ایک ایسا نام جو سیکرٹ سروس کے لئے دہشت بن کر رہ گیا۔

رابن ہڈ — جس کے مقابلے میں سیکرٹ سروس بچوں کی تنظیم بن کر رہ گئی۔ وہ جب چاہتا اور جسے چاہتا للکار کر مار دیتا۔

رابن ہڈ — جس کی قتل و غارت سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ پاکیشیا کی آدھی آبادی کا خاتمہ کر کے ہی واپس جائے گا۔

رابن ہڈ — جس کے مقابلے میں آ کر عمران کو بھی پہلی بار سوچنا پڑا کہ کیا واقعی اس میں کوئی صلاحیتیں موجود بھی تھیں

شائع ہو گئی ہے

مسلسل ایکشن کے متوالے قارئین کے لئے عمران سیریز کا ایک یادگار ناول

فاسٹ ایکشن

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

- صفدر اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوئیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا۔
- اس ہیوی لوڈر ٹرک پر میگنٹ بم کا خطرناک حملہ جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔
- ایکسٹو دانش منزل کے برآمدے میں بے بس پڑا ہوا تھا اور سٹار برادرز فتح مندی سے دندناتے پھر رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ عمران اور سیکرٹ سروس سنبھل ہی نہ سکی۔
- جب سٹار برادرز اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کو تھے تو عجیب و غریب فاسٹ ایکشن شروع ہو گیا۔ ٹام بیری اور عمران کا فاسٹ ایکشن
- اس قدر جان لیوا کہ ہر لفظ کے ساتھ اعصاب چٹخنے لگیں اور دل ڈوب ڈوب جائے۔



عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد ناول

مکمل ناول

مثالی دنیا



مصنف

مظہر کلیم ایم اے

مثالی دنیا — کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے اور جہاں کرہ ارض کی طرح زماں و مکاں کی کوئی قید نہیں ہے۔

انتہائی پراسرار دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا — جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کر لیا۔

ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس — جس نے یہ طریقہ چوری کر لیا اور پھر اس نے علی الاعلان مثالی دنیا میں آمد و رفت شروع کر دی۔

فاسٹ کلرز — پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

ڈاکٹر رونالڈ — جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا۔ یہ خاتون کون تھی؟ کس طرح کی تھی اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

انتہائی پراسرار اور حیرت انگیز ایڈونچر

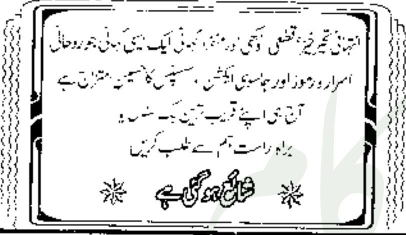
پروفیسر ارشائن — ایک یہودی ماہر روحانیت جس نے پروفیسر یونوکوف سے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا۔ کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا؟

نوفرتیت — مثالی دنیا سے آنے والی وہ شخصیت جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر چٹکی کی فضا میں تحلیل ہو گئی۔ وہ کون تھی؟

عمران — جس نے پروفیسر یونوکوف سے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے جاسوسی صلاحیت ختم ہونے کا یقینی خطرہ پیش آ گیا۔ کیا واقعی جاسوسی صلاحیت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی ——؟

مثالی دنیا — میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت شدہ طریقہ کیا تھا۔ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں ——؟



عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

میکارٹو سینڈیکیٹ
مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کافرستان

ایکریمیا کی ایک ریاست جہاں میکارٹو سینڈیکیٹ ظلم، سفاکی اور بربریت میں اپنی مثال آپ تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جو انسانوں کو بے دریغ ہلاک کرنے، املاک کو تباہ کرنے اور معصوم اور بے گناہ افراد، عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دینے میں معمولی سی جھجک بھی نہ رکھتا تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس نے ایک پاکیشیائی خاتون کے ساتھ بربریت اور سفاکی کی انتہا کر دی اور معاملہ ایکسٹو تک پہنچ گیا۔ پھر؟

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس کے مقابل عمران بھی اس قدر جذباتی ہو گیا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے مقابل غیرت سینڈیکیٹ کا نام دے دیا۔ پھر؟

جیری میکارٹو

سینڈیکیٹ کا سپر ماسٹر جو اپنی طاقت، پھرتی اور مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت کی وجہ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ کیا واقعی وہ ایسا تھا؟

کنگ برادرز

جیری میکارٹو کے باڈی گارڈ جو جوانا اور جوزف سے بھی پھرتی اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے۔ کیا واقعی؟

>>> وہ لمحہ جب جوزف اور کنگ برادرز کے درمیان انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی اور جوزف کو فرش چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

حیرت انگیز اور دلچسپ انجام

>>> وہ لمحہ جب جیری میکارٹو اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کی ایسی خوفناک فائٹ ہوئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک، جان لیوا اور خونریز جسمانی فائٹ۔ انجام کیا ہوا؟

>>> عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل مشن کیا تھا؟ کیا وہ اپنے مشن کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ یا؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

سپیشل مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپیشل سیکشن
پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کا ایک سیکشن جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔

سپیشل سیکشن
جسے ایسی تربیت دی گئی تھی کہ وہ کسی صورت بھی کارکردگی کے لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہ رہے۔

سپیشل سیکشن
جس کی منظوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے بھی دے دی۔ کیوں؟

سپیشل سیکشن
جسے ایک یورپی ملک میں اپنا پہلا مشن مکمل کرنا تھا۔ سپیشل مشن جس پر اس کے مستقبل کا انحصار تھا۔

میجر آصف درانی
سپیشل سیکشن کا سربراہ جو اپنے آپ کو کسی صورت بھی عمران سے کم نہ سمجھتا تھا۔ کیا وہ واقعی ایسا تھا۔ یا؟

وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور سپیشل سیکشن دونوں کو ایک ہی مشن مکمل کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ پھر ——؟

وہ لمحہ
جب عمران اور اس کے ساتھی سپیشل سیکشن کی کارکردگی دیکھ کر حیران رہ گئے۔

سپیشل سیکشن
جس نے جرات اور بہادری کی اپنے پہلے ہی مشن میں بے مثال مثالیں قائم کر دیں۔ ایسی مثالیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی کارکردگی پر یقین ہی نہ آ رہا تھا۔

سپیشل سیکشن
جس کے ممبران اپنی بہترین کارکردگی سے سیکرٹ سروس کے تجربہ کار اور تربیت یافتہ ممبران کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔

سپیشل سیکشن
ایک ایسی ٹیم جو پاکیشیا کے مستقبل کے لئے بہترین ٹیم ثابت ہو سکتی تھی۔

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل سیکشن کے مقابل شکست کھا گئے؟



آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان